Al-Qol-us-Sawab Fee Masla Eesal-e-Sawab

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

انتساب

مفسر قرآن و مفکر اسلام محسن ملک و ملت و عظیم سیرت نگار

ضیاء الامت جسٹس پیر **محمد کرم شاہ** الازہری نور اللہ مرقدہ

جن کے

فیضان کرم نے کتنے بے مایہ قطروں کو سمندر کی سی وسعت دی اور جن

کی ایک ادنیٰ نگاہ التفات نے بے شمار ذروں کو گوہر انمول بنا دیا۔

اور ان کی عظیم یادگار

جامعہ محمدیہ غوثیہ والکلیۃ الغوثیۃ للبنات بھیرہ شریف

اور صاحبزادہ والاشان پیر **محمد امین الحسنات شاہ** مدظلہ العالی

کی خدمت میں جو عصر حاضر میں مسلمانان عالم کیلئے علم و فضل اور رشد و

ہدایت کا منارہ ہیں۔ (قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی)

ب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ آغاز

تمام حمد و ثناء کے لائق وہ ذات برحق ہے جس کی رحمت کا کوئی ٹھکانہ نہیں اور جس کا فرمان عام ہے

لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا.

مجھے ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے قریب ایک گاؤں (رنجھائی) میں ایک پروگرام پر برادرم جناب قاری محمد عابد صاحب و قاری عبدالستار صاحب کے حکم کے تحت جانے کا اتفاق ہوا جو صرف کسی کے ایصال ثواب کے لیے منعقد کیا گیا تھا پروگرام کے بعد برادرم قاری عابد صاحب نے حکم فرمایا کہ میں اس موضوع پر کچھ نہ کچھ لکھوں لیکن میں اپنی بے بضاعتی اور کم مائیگی علم سے ہمیشہ خائف رہا مگر چند در چند ان کے اصرار پر آخر ہمت کر کے قدم رکھا اور سمجھ لیا کہ السعی منی والاتمام من اللہ اور حسن اتفاق کہ میں نے ابھی پچاس صفحات ہی لکھے تھے کہ استاد مکرم مناظر اسلام وارث علوم سید المرسلین عالم باعمل صوفی باصفا حضرت علامہ محمد عباس رضوی صاحب مدظلہ العالی کا ایک پروگرام موضع حبیب آباد (چونڈی) اسی موضوع پر تھا کہ آپ نے نہایت شفقت فرماتے ہوئے مجھے بھی ساتھ چلنے کا حکم فرمایا وہاں آپ نے جو لیکچر دیا اس کے نوٹس آپ نے مجھے عطا فرمائے اور فرمایا کہ میں اس کو ایک کتاب کی شکل دوں کیونکہ میرا پروگرام آخر سو صفحات تک کا تھا اور خوش قسمتی سے دوبارہ محترم جناب پیر سردار احمد صاحب قادری مدظلہ العالی نے اسی موضوع پر اعتراضات کے جوابات اور وما اہل بہ لغیر اللہ پر لیکچر

دینے کی آپ کو دعوت دی تو اس موضوع کی تیاری کے وقت بھی میں آپ کے پاس اکثر حاضر رہتا تھا جس کی وجہ سے مزید مواد میسر آیا حقیقت تو یہی ہے کہ میں صرف ایک ترتیب دینے والا ہوں ورنہ یہ کتاب بھی آپ ہی کی طرف سے ہدیہ قارئین ہے۔ باقی میں قارئین کی خدمت میں عرض کروں گا کہ میں ایک انسان ہوں اور الانسان مرکب من الخطاء والنسیان اگر کسی مقام پر کوئی غلطی ملاحظہ فرمائیں تو دامن کرم سے اسے مخفی فرما کر زبان طعن دراز نہ فرمائیں بلکہ بندہ ناچیز کو مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں اور اگر اس میں کوئی بھلائی پائیں تو وہ خدا کی طرف سے ہے تو اس بھلائی کی وجہ سے میرے حق میں دعا فرمائیں کہ خدا مجھے ہدایت اور ثابت قدمی عطا فرمائے۔ اور خدائے لم یزل عزوجل سے دعا گو ہوں کہ وہ احباب جنہوں نے میری راہبری اور معاونت فرمائی خدا ان کو اجر عظیم عطا فرمائے خصوصاً حضرت علامہ مولانا مفتی پیر محمد رضاء المصطفےٰ ظریف القادری صاحب' پروفیسر ابرار حسین ساقی صاحب' حضرت علامہ غلام مرتضیٰ ساقی صاحب استاذ القراء حافظ خضر حیات صاحب اور رانا نعیم اللہ خان صاحب وغیرہم۔

اور خدائے بزرگ و برتر اس حقیری کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرما کر ہمارے لیے ذریعہ نجات بنائے۔

آمین۔

قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام على سيد المرسلين شفيع المذنبين وعلى آله وخلفائه وصحابته وازواجه وعترته واولياء امته اجمعين

اما بعد

فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

والذين جاؤ من بعدهم يقولون [illegible] ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين [illegible] سبقونا بالايمان ولا تجعل في قلوبنا [illegible] غلا للذين آمنوا ربنا انك رءوف [illegible] رحيم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] میں نفع پہنچتا ہے

نمبر (۱) ما تسبب الیہ المیت فی حیاتہ۔

یعنی وہ صورت جس میں مردہ حالت حیات میں سبب تھا۔

نمبر (۲) دعاء المسلمین لہ و استغفارھم و الصدقۃ والحج

[illegible]

[illegible] (کتاب الروح [illegible])

[illegible]

صدقہ جاریہ علم نافع اور نیک اولاد کی دعا سے فائدہ

حدیث نمبر (۱)

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلاثۃ الا من صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعو لہ۔ [illegible]

[illegible]

اخرجہ مسلم فی صحیحہ کتاب [illegible] احمد فی مسندہ [illegible] والنسائی فی سننہ کتاب [illegible] والترمذی فی سننہ کتاب الاحکام [illegible] و ابو داؤد فی السنن کتاب الوصایا [illegible]

والبيهقي في السنن الكبرى [illegible] وفي الشعب الايمان [illegible] برقم [illegible]
وابو يعلى في مسنده [illegible] برقم [illegible] والبغوي في شرح السنة [illegible]
برقم [illegible] والدولابي في الكنى والاسماء [illegible] وابن عبد البر في جامع بيان
العلم وفضله [illegible] وابن حبان في الصحيح [illegible] برقم [illegible] وابن ابي الدنيا
في كتاب العيال [illegible] برقم [illegible] والطبراني في كتاب الدعاء [illegible]
والاصبهاني في الترغيب والترهيب [illegible] برقم [illegible] والديلمي في الفردوس
الاخبار [illegible] برقم [illegible] والبخاري في الادب المفرد [illegible] برقم [illegible]

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مرنے کے بعد انسان کے عمل کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے لیکن تین عمل ایسے ہیں جو مرنے کے بعد بھی جاری رہتے ہیں اور ان کا ثواب ملتا رہتا ہے۔

نمبر (۱) صدقہ جاریہ!

جیسے کوئی مسلمان کسی راستے میں پانی کی سبیل یا نل لگوا کر فوت ہو جائے تو جب تک لوگ اس سے پانی حاصل کرتے رہیں گے اس کو ثواب ملتا رہے گا اسی طرح کوئی مسجد تعمیر کرا کر چلا بسا تو جب تک وہ مسجد قائم رہے گی اور لوگ اس میں نماز وغیرہ پڑھتے رہیں گے اس کو مرنے کے بعد بھی فائدہ پہنچتا رہے گا اور اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی رہیں گی۔

نمبر (۲) علم نافع!

یعنی جو لوگوں کو ایسا علم سکھا کر دار فانی کو چھوڑ گیا جس سے ان کو دینی نفع حاصل ہوا یا کوئی دینی کتاب لکھ کر اس دنیا سے رخصت ہو تو جب تک لوگ اس سے

[illegible]

نمبر (۳) نیک اولاد!

[illegible]

[illegible]

امام نووی فرماتے ہیں:

[illegible]

الصدقة الجارية

[illegible] نے کہا ہے کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے [illegible]

صدقہ جاریہ

(مسلم مع نووی [illegible])

اور مزید وضاحت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں

[illegible] عليها

[illegible] اور ان دونوں کے ثواب کے پہنچنے پر اتفاق ہے

[illegible] حتى تدفن فله قيراطان [illegible]

[illegible]

يُرحمُ الميت ايضا بدعاء هذا الحي [illegible]

[illegible]

اس کے لیے دو قیراط ثواب ہے اور ان
دونوں میں سے چھوٹا قیراط جبل احد کی مثل
ہے پس اس کا میت پر نماز پڑھنا اور اس
کے لیے دعا کرنا اس پر رحم کا سبب ہے اور
میت کے لیے بھی اس زندہ کی دعا کے سبب
رحمت ہوتی ہے۔

ابن قیم الجوزیہ لکھتے ہیں:

فاستثناء هذه الثلاث من عمله يدل على انها منه فانه هو الذي تسبب اليها. (كتاب الروح ۲۹۸)

پس ان تینوں کا استثناء بتاتا ہے کہ یہ مرنے والے کے ہی عمل ہیں کیونکہ وہی ان کا سبب بنا تھا۔

شوکانی صاحب نیل الاوطار لکھتے ہیں

فيه دليل على ان ثواب هذه	اس میں یہ دلیل ہے کہ موت کی وجہ سے ان
الثلاثة لا ينقطع بالموت فان	تینوں عملوں کا ثواب منقطع نہیں ہوتا۔ علماء
العلماء معنى الحديث ان عمل	نے کہا ہے کہ اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ
الميت ينقطع بموته و ينقطع تجدد	بے شک موت کے ساتھ تمام عمل منقطع ہو
الثواب له الا في هذه الاشياء	جاتے ہیں اور مرنے والے کو نیا ثواب
الثلاثة لكونه كان سببها فانها منه	نہیں ملتا مگر ان تین چیزوں کے ذریعہ سے ان کا

كتبه وكذا ما يخلفه من العلم كالتصنيف والتعليم وكذا الصدقة الجارية وهي الوقف وفيه الإرشاد إلى فضيلة الصدقة الجارية والعلم الذي يبقى بعد موت صاحبه والشروع في التزويج الذي هو سبب حدوث الأولاد.

[illegible] تصنیف اور تعلیم اور اسی طرح صدقہ جاریہ جو وقف ہے۔ اور اس ارشاد میں فضیلت ہے صدقہ جاریہ [illegible] رہا اور شادی جو اولاد کے ہونے کا سبب ہے۔

(نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار ۲۳۰/۳)

[illegible] ہے۔

حدیث نمبر (2)

عن جرير بن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ من سن في الإسلام سنة حسنة فله أجرها وأجر من عمل بها من بعده من غير أن ينقص من أجورهم شيء

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی اسلام میں (ایک طریقہ) اچھا [illegible] ثواب بھی اسے ملے گا جو اس نیک کام کو کریں گے ان کے ثواب میں بھی کمی نہیں کی جائے گی۔

[illegible] في الصحيح [illegible]

[illegible] وابن ماجه في السنن ١٨ [illegible] واحمد في مسنده [illegible] برقم

[illegible] في مسنده [illegible] برقم ١٠٥ [illegible] والطبراني في الكبير

[illegible]

[illegible] والبيهقي في

[illegible] في الجامع [illegible]

[illegible] والبغوي في شرح السنة

[illegible] وابن حبان في الصحيح [illegible] برقم [illegible] وابن

عبدالبر في التمهيد [illegible]

[illegible] اچھی تربیت سے جو اولاد پروان چڑھے گی اور نیک کام کرے [illegible] کے بدلے میں ثواب ملے گا اور اس کے ثواب میں بھی کمی نہیں ہوگی۔

حدیث نمبر (۳)

عن ابی هریرة [illegible] رسول الله [illegible]

[illegible] روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

[illegible] مومن کی وفات کے بعد جن اعمال صالحہ

[illegible] کا ثواب [illegible]

[illegible]

[illegible]

وبيتا اكراه وصدقة اخرجها	[illegible]
من ماله في صحته وحياته يلحقه	[illegible]
من بعد موته	اپنی زندگی اور حالت صحت میں کیا تو اس کو

[illegible]

اخرجه ابن خزيمة في الصحيح ۱۲۱/۳ والاصبهاني

في الترغيب والترهيب (۱۹۹/۱)

[illegible] قرآن و احادیث کی روشنی میں

[illegible]

والذين جاءوا من بعدهم يقولون	اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں
ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا	اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے
بالايمان [illegible]	اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے
	پہلے ایمان لے آئے

ابن قیم الجوزیہ لکھتے ہیں

فاثنى الله سبحانه عليهم باستغفار	[illegible]
هم للمؤمنين قبلهم فدل على انتفا	[illegible]
عهم باستغفار الاحياء	[illegible]
(كتاب الروح ۲۹۹)	سے فائدہ پہنچتا ہے۔

حدیث نمبر (۴)

عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا له الدعاء

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میت پر نماز پڑھو تو اس کے لیے خلوص سے دعا کرو۔

اخرجه ابو داؤد فی السنن کتاب الجنائز [illegible] وابن ماجه فی السنن باب الجنائز [illegible] وابن حبان فی صحیحه [illegible] والبیهقی فی السنن الکبری [illegible] والعقیلی فی کتاب الاحکام [illegible]

حدیث نمبر (۵)

عن عثمان بن عفان قال. کان النبی ﷺ اذا فرغ من دفن المیت وقف علیه فقال استغفروا لاخیکم و اسئلوا له بالتثبیت فانه الان یسئال.

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو قبر پر کھڑے ہوتے اور فرماتے کہ اپنے بھائی کے لیے ثابت قدمی کی دعا مانگو اس لیے کہ اب اس سے سوال ہو رہا ہے۔

اخرجه ابو داؤد فی السنن کتاب الجنائز [illegible] والحاکم فی المستدرک [illegible] [illegible] والبیهقی فی السنن الکبری [illegible] والهندی فی کنز العمال [illegible] برقم [illegible] واحمد فی المسند [illegible]

حدیث نمبر ۳ سے معلوم ہوا کہ جب کوئی مسلمان فوت ہو جائے تو اس کی نماز جنازہ اور بعد میں تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ خلوص سے اس کی بخشش کے لیے دعا کریں کیونکہ نیک دعا اس کے لیے فائدہ مند ہوتی ہے اسی لیے اسلام میں نماز جنازہ کو رکھا گیا کہ لوگ اپنے مسلمان بھائی کے لیے دعا کریں۔

حدیث نمبر ۵ سے معلوم ہوا کہ دفن کے بعد قبر پر دعا مانگنا بھی سنت ہے اور میت کی ثابت قدمی کے لیے دعا کرنی چاہیے۔ مگر بعض لوگ جنازہ کے بعد دعا مانگنے کو بھی بدعت کہتے ہیں اور یہی لوگ ایصال ثواب کے بھی قائل نہیں ہیں حالانکہ اس حدیث سے دونوں چیزیں یعنی دعا بعد از نماز جنازہ اور ایصال ثواب یعنی زندوں سے مردوں کو فائدہ پہنچنا ثابت ہو رہا ہے۔

دعا میت کے لئے بلندی درجات کا ذریعہ ہے۔

حدیث نمبر (۶)

عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ ان الله لیرفع الدرجة للعبد الصالح فی الجنة فیقول یا رب انی لی هذه فیقول باستغفار ولدک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ جنت میں کسی نیک آدمی کے درجات بلند کرتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے کہ اے رب یہ درجہ مجھے کہاں سے ملا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیرے بیٹے نے تیرے لئے استغفار کی ہے۔

۱ اخرجه البخاری فی الادب المفرد ۳۰ رقم ۳۶ وابن ماجه فی السنن کتاب الادب ۲۲۸ [illegible] واحمد فی مسنده ۲ / ۵۰۹ رقم [illegible] والطبرانی فی الاوسط [illegible] وفی کتاب الدعاء ۳ / ۱۳۶۷ رقم [illegible] والبغوی فی شرح السنة ۵ / [illegible]

برقم ۲۹۶/۲۳ والبیهقی فی السنن الکبری ۷/۷۹ والبزار فی مسنده ۳/۲۰۳ برقم ۱۲۸۱
والاصبهانی فی الترغیب والترهیب ۱/۲۷۸ برقم ۳۳۸)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی خوش قسمت اپنی اولاد چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہو تو اس کے بعد اس کے لئے استغفار کرے تو اس کو قبر میں بھی راحت نصیب ہوتی ہے اور جنت میں بھی اس کے درجات کو بلندی نصیب ہوتی ہے۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نیک اولاد کی دعا سے نیک مسلمان کے درجات بلند ہوتے ہیں تو گنہگار کے گناہ بھی معاف کیے جاتے ہوں گے اور اس کے عذاب میں بھی تخفیف کی جاتی ہوگی بہر حال وہ بہت خوش قسمت ہوتے ہیں جن کے مرنے کے بعد ان کی اولاد یا کوئی اور مسلمان ان کے لیے دعا کرے کیونکہ مرنے کے بعد جب مسلمان کو دفن کر دیا جاتا ہے تو اس کو قبر میں جس چیز کی خواہش ہوتی ہے وہ دعا ہے کہ مردہ انتظار کرتا ہے کہ کوئی میرے لیے استغفار کرے میرے لئے دعا کرے جس سے مجھے نفع حاصل ہو جیسا کہ ارشاد محبوب رب علا ﷺ ہے:

قبر میں میت دعا کی منتظر ہوتی ہے۔

حدیث نمبر (۷)

عن عبداللہ بن عباس رضی اللّٰہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ
تعالی عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
ما المیت فی القبر الا کالغریق نے فرمایا کہ میت قبر میں اس حالت میں
المتغوث ینتظر دعوۃ تلحقہ من اب ہوتی ہے جس طرح کوئی ڈوبتا ہوا آدمی۔
او ام او اخ او صدیق فاذا لحقتہ ... کہ اسے کوئی دعا

كان احب اليه من الدنيا و ما فيها و ان الله تعالى ليدخل على اهل القبور من دعاء اهل الارض امثال الجبال و ان هدية الاحياء الى الاموات الاستغفار لهم (اخرجه البيهقي في شعب الايمان ٢٠٣/٦ برقم ٧٩٠٥ والديلمي في فردوس الاخبار ٢٩١/٣ برقم ٩٦٦٢ و مشكوة ٢٠٦ و مظهري زير آيت وان ليس للانسان و عزيزي زير آيت والقمر اذا اتسق)

پہنچے ماں یا باپ یا بھائی یا کسی دوست کی طرف سے تو جب اس کو دعا پہنچتی ہے تو وہ دعا اسے دنیا و مافیہا سے محبوب ہوتی ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ زمین والوں کی دعا سے اہل قبور کو پہاڑوں کے برابر ثواب عطا کرتا ہے اور بے شک اہل قبور کے لئے زندوں کا ہدیہ ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا ہے۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مرنے کے بعد بھی مردہ جس چیز کا انتظار کرتا ہے وہ یہ کہ اس کی مغفرت طلب کی جائے اس کے لئے دعا کی جائے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ دعا بعد نماز جنازہ و دفن ہے کیونکہ حدیث مبارکہ میں فی القبر کے الفاظ ہیں یعنی قبر میں وہ اس حالت میں ہوتا ہے جس طرح کوئی آدمی پانی میں ڈوبتا ہے اور اس کو تنکے سے سہارے کی امید ہوتی ہے اسی طرح وہ مردہ بھی قبر میں دعا کا منتظر ہوتا ہے کہ مجھے کسی عزیز کی طرف سے تحفہ مل جائے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ دفن کے بعد تیس دن وغیرہ تک مردے کے اہل خانہ جو چوکی پر بیٹھتے ہیں اور عزیز و اقارب آکر تعزیت کرتے اور مرنے والے کے لئے دعا کرتے ہیں یہ بھی اس کو فائدہ دیتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مسلمانوں کی دعا مردہ کو اس دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بھی عزیز ہوتی ہے اور للہ

تعالیٰ بھی اس کو قبول فرما کر اپنی رحمت و فضل سے تمام بھیجتا ہے کہ اس کا ثواب مردہ کو پہاڑوں کے برابر عطا فرماتا ہے۔

لہٰذا ہم کو بھی چاہیے کہ جب بھی نماز وغیرہ عبادات کریں تو اپنے عزیز، اقارب اور تمام مومنین کی مغفرت کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے رہیں تاکہ ان کو فائدہ حاصل ہو کیونکہ مردہ اس طرح دعا کا محتاج ہوتا ہے جیسے زندہ کھانے پینے کا

زندوں کے کھانے پینے کی طرح مردہ دعا کا محتاج ہوتا ہے

حدیث نمبر (۸)

عن سفیان بن عیینہ قال کان یقال الاموات احوج الی الدعاء من الاحیاء الی الطعام

(اخرجہ ابن رجب حنبلی فی اھوال القبور و احوال اھلھا الی النشور ۳۲)

اور صاحب تفسیر مظہری ثناء اللہ پانی پتی نے ابن ابی الدنیا کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس میں اضافہ ہے اور وہ یہ ہے

وابن ابی الدنیا از سفیان روایت کردہ کہ چنانچہ زندگان سوئے طعام محتاج اند مردگان سوئے دعا زیادہ محتاج اند" (تذکرۂ موتیٰ و قبور ص۳۰)

یعنی ابن ابی الدنیا نے حضرت سفیان بن عیینہ سے روایت کی ہے کہ جس طرح زندہ لوگ کھانے اور پینے کے محتاج ہیں مردے دعا کے اس سے زیادہ محتاج ہیں۔

تعزیت کے دنوں میں بیٹھنے (بچھوڑی) کا ثبوت اور مردہ کے لئے استغفار

حدیث نمبر (۹)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طویل روایت میں ہے کہ

قال فلبثوا بذلک یومین او ثلاثۃ ثم جاء رسول اللہ ﷺ وھم جلوس فسلم ثم جلس فقال استغفروا لماعز بن مالک قال فقالوا غفر اللہ لماعز بن مالک

کہ ہم ماعز بن مالک کی تعزیت پر دو یا تین دن تک بیٹھے رہے پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہم بیٹھے ہوئے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے سلام فرمایا پھر آپ ﷺ بیٹھ گئے پھر فرمایا ماعز بن مالک کے لیے بخشش کی دعا کرو وہ کہتے ہیں ہم نے کہا اللہ تعالیٰ ماعز بن مالک کی بخشش فرما۔

اخرجہ مسلم فی الصحیح کتاب الحدود [illegible] والنسائی فی السنن الکبری [illegible] والطحاوی فی مشکل الآثار [illegible]

میت کا بعد از نماز جنازہ دعا کرنا

حدیث نمبر (۱۰) حضرت عبداللہ بن سلام حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ میں شمولیت سے رہ گئے تو جب وہاں پہنچے تو فرمایا!

ان سبقتمونی بالصلوٰۃ علیہ فلا تسبقونی بالدعاء لہ

اگر تم نے مجھ سے پہلے نماز پڑھ لی ہے تو دعا میں مجھ سے پہل نہ کرو میرے ساتھ مل کر اس کے لیے دعا کرو۔

(مبسوط [illegible])

بحکم خدا نبی اکرم ﷺ کا اہل بقیع کے لیے دعا کرنا۔

حدیث نمبر (۱۱)

عن علقمة بن ابي علقمة عن امه انها قالت سمعت عائشة زوج النبي ﷺ تقول قام رسول الله ﷺ ذات ليلة فلبس ثيابه ثم خرج قالت فامرت جاريتي بريرة تتبعه فتبعته حتى جاء البقيع فوقف في ادناه ما شاء الله ان يقف ثم انصرف فسبقته بريرة فاخبرتني فلم اذكر له شيئا حتى اصبح ثم ذكرت ذلك له فقال اني بعثت الى اهل البقيع لاصلي عليهم

اخرجه النسائي في الجنائز [illegible] المستدرك ۱، ۴۸۸

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے کپڑے پہنے اور باہر تشریف لے گئے آپ فرماتی ہیں میں نے اپنی لونڈی بریرہ سے کہا کہ آپ ﷺ کے پیچھے جا تو وہ پیچھے گئی یہاں تک کہ آپ ﷺ بقیع جا پہنچے پس اس کے قریب کھڑے رہے جتنی دیر خدا نے چاہا کھڑے رہے پھر واپس لوٹے تو بریرہ نے آپ سے پہلے آکر مجھے بتا دیا۔ میں نے آپ سے کوئی ذکر نہ کیا یہاں تک کہ صبح ہوئی پھر آپ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا کہ اہل بقیع کے لیے دعا کروں

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ

فقال ان ربك يامرك ان تاتي اهل البقيع فتستغفر لهم

(مسلم شریف ج ۱، ۳۱۳)

یعنی جبرئیل نے عرض کی کہ بے شک آپ کا رب آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اہل بقیع کے پاس آکر ان کے لیے استغفار کریں۔

اور مسند اسحاق بن راہویہ کی روایت میں ہے

انی امرت ان ادعو لهم — یعنی مجھے حکم دیا کہ ان کے لیے دعا کروں

(مسند اسحاق بن راہویہ ۲/۵۳۳ برقم ۵۷۲)

دعائے صالحین کا فیض پہنچتا ہے کہ ان کے درجات بلند کیے جاتے ہیں اور گناہگاروں کو یہ کہ ان کے گناہ معاف کیے جاتے ہیں خصوصاً اولاد کی دعا سے والدین کو بہت نفع حاصل ہوتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ

حدیث نمبر (۱۲)

عن یحیی بن سعید ان سعید بن المسیب کان یقول ان الرجل لیرفع بدعاء ولده من بعده وقال بیدیه نحو السماء فرفعهما (اخرجه مالک فی الموطا کتاب القرآن باب العمل فی الدعاء و قرطبی فی تفسیره ۵/۶۳)

یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ جب سعید بن مسیب کہتے تھے کہ جب شخص مرنے کے بعد آدمی کا درجہ اس کی اولاد کی دعا سے بلند کر دیا جاتا ہے اور انہوں نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے کہا بلا شبہ اولاد کی دعا والدین کے حق میں بہت جلد قبول ہوتی ہے۔

اولاد کی دعا والدین کے لیے اجابت والی دعا ہوتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۳)

عن واثلة رضی الله تعالی عنه اربعة دعوتهم مستجابة الامام العادل والرجل یدعو لاخیه بظهر

حضرت واثلہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ چار آدمیوں کی دعا مستجاب ہے، امام عادل اور وہ آدمی جو اپنے بھائی

الغيب و دعوة المظلوم و رجل يدعو لوالديه

كنز العمال ٢ / ٩٠ برقم ٣٣٠٥

کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرے اور مظلوم کی دعا اور وہ آدمی جو اپنے والدین کے لیے دعا کرے۔

حدیث نمبر (۱۴)

عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله ﷺ دعوتان ليس بينهما و بين الله حجاب" دعوة المظلوم و دعوة المرء لأخيه بظهر الغيب

طبراني في الكبير ١١ / ٩٨ برقم ١٢٣٣٢

كنز العمال ٢ / ٩٩ برقم ٣٣٠٠ و

برقم ٣٣٦٦

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو دعائیں ایسی ہیں کہ ان کے اور اللہ تعالیٰ (کی بارگاہ) کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے مظلوم کی دعا اور اس آدمی کی دعا جو اپنے بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرے۔

حدیث نمبر ۱۳ سے معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا چار قسم کے لوگوں کی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ حدیث نمبر ۱۴ سے معلوم ہوا کہ مظلوم اور اس آدمی کی دعا جو اپنے مسلمان بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں کرے بغیر کسی پردے کے بارگاہ رب العالمین میں پہنچتی ہے اسی لیے نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنے بھائیوں کے لیے ان کی مغفرت کی دعائیں کرتے تھے جیسا کہ حدیث میں ہے۔

حکم نبوی ﷺ نجاشی کیلیے دعا کرو بعد از وفات

حدیث نمبر (۱۵)

عن ابی هريرة قال لما مات النجاشی قال النبی ﷺ استغفروا له
(احمد فی مسنده ۲ ، ۲۸۱ برقم ۷۱۸۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نجاشی (شاہ حبشہ) کا انتقال ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لیے مغفرت طلب کرو۔

وفی روایة الی الیوم الذی مات فیه فقال استغفروا الله لاخیکم
(نسائی فی المجتبیٰ ۴، ۷۲ وابن حبان فی الصحیح ۲، ۳۰۷)

یعنی جس روز نجاشی کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنے بھائی کے لیے مغفرت طلب کرو۔

صحابہ کا قبل از جنازہ دعا فرمانا

حدیث نمبر (۱۶)

عن ابی ملیکة قال سمعت ابن عباس یقول وضع عمر بن الخطاب علی سریره فتکنفه الناس یدعون ویثنون ویصلون علیه قبل ان یرفع وانا فیهم
(مسلم فی الصحیح ۲، ۲۷۳ واحمد فی مسنده ۱، ۱۱۲)

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس کو فرماتے سنا کہ جب حضرت عمر بن خطاب کو چارپائی پر رکھا گیا تو لوگ آپ کو گھیرے ہوئے تھے اور دعا کر رہے تھے اور تعریف کر رہے تھے اور صلوٰۃ پڑھ رہے تھے قبل اس کے کہ ان کو اٹھایا جائے اور میں بھی ان میں تھا۔

مومنین کی دعا کی وجہ سے گناہوں کا ختم ہونا۔

حدیث نمبر (۱۷)

عن انس قال قال رسول الله ﷺ امتي امة مرحومة تدخل قبورها بذنوبها وتخرج من قبورها لا ذنوب عليها تمحص عنها باستغفار المؤمنين

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت امت مرحومہ ہے کہ اپنی قبروں میں گناہوں کے ساتھ داخل ہوگی اور جب قبروں سے نکلے گی تو بے گناہ ہوگی مومنین کے دعاؤں کی وجہ سے (یعنی استغفار)

(اخرجه الطبراني في الاوسط ۲۰۰۲ والديلمي في فردوس الاخبار ۱۹۸۳ برقم ۲۶۹ والسيوطي في شرح الصدور ۲۹۰ وصاحب مظهري في تفسيره زير آيت وان ليس للانسان)

اس حدیث مبارکہ اور گذشتہ احادیث سے ثابت ہوا کہ مسلمان مردوں کو مسلمان زندوں کی دعا سے فائدہ پہنچتا ہے۔

نبی کریم ﷺ بھی مومنین کے لیے دعائیں مانگتے رہے اور صحابہ کرام بھی اپنے بھائیوں کے لیے مغفرت طلب کرتے رہے

اور خدا اور رسول جل جلالہ و ﷺ نے حکم بھی فرمایا اور تمام امت مسلمہ آج تک اپنے مردہ اقارب کے لیے دعائے مغفرت کرتی آرہی ہے جس سے میت کو نفع حاصل ہوتا ہے۔

جیسا کہ ابن قیم الجوزیہ نے لکھا ہے کہ

و دعاء النبی ﷺ للاموات فعلاً و تعلیماً و دعاء الصحابة والتابعین والمسلمین عصراً بعد عصر اکثر من ان یذکر و اشهر من ان ینکر

(شرح فقہ اکبر ص ۳۰۲)

اور نبی اکرم ﷺ نے مردوں کے لیے خود بھی دعائیں مانگیں اور لوگوں کو بھی سکھائیں اور صحابہ کرام اور تابعین عظام اور ہر زمانہ میں مسلمان مردوں کے لیے دعائیں مانگتے چلے آئے ہیں اور یہ اتنا زیادہ ہے کہ اس کو بیان نہیں کیا جا سکتا اور اتنا مشہور ہے کہ اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا

اور حقیقت بھی یہی ہے کہ مردوں کے لیے مغفرت کی دعا کرنا حکم خدا اور حکم رسول ﷺ اور سنت انبیا سابقہ بھی ہے جیسا کہ قرآن مجید سے ثابت ہے۔

فوت شدہ والدین کے لیے دعا کرنا واجب اور دعا کرنا مومنین کے لیے سنت نوح علیہ السلام بھی ہے۔

آیت!

رب اغفرلی و لوالدی و لمن دخل بیتی مؤمنا و للمؤمنین و المؤمنات

(پارہ ۲۹ سورہ نوح آیت ۲۸)

میرے رب بخش دے مجھے اور میرے والدین کو اور اسے بھی جو میرے گھر میں ایمان کے ساتھ داخل ہوا اور بخش دے سب مومن مردوں اور عورتوں کو۔

اس آیت کے تحت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی لکھتے ہیں۔

رب اغفرلی اے پروردگار میرے مجھ کو بخش دے جو کچھ تیری مرضی کے

خلاف کچھ ہو اور میرے حق میں وہ کرو جو عظیم بخشش ہو۔ جیسے ترک اولیٰ اور اجتہاد میں خطا ہو جائے۔ والوالدی اور بخش دے میرے ماں باپ کو اگرچہ وہ مر گئے تھے لیکن والدین کے مرنے کے بعد بھی اولاد پر واجب ہے کہ ان کی مغفرت کی دعا مانگے اور اپنے مقدور بھر ان کے واسطے صدقے بھی دیئے جائیں اور حضرت نوح علیہ السلام کے باپ کا نام ملک بن متوشلخ تھا اور آپ کی ماں کا نام شمخا تھا جو انوش کی بیٹی لیکن وہ انوش نہیں ہیں جو آپ کے آباؤ اجداد میں ہیں بلکہ یہ دوسرے شخص ہیں

اور عطا نے کہا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام سے آباؤ اجداد میں حضرت آدم تک کوئی کافر نہ تھا سب مسلمان موحد تھے اور آپ کی والدہ بھی مسلمان تھیں۔

ولمن دخل بیتی مومنا اور بخش دے اس کو جو داخل ہو میری کشتی میں جو میرا چلتا گھر ہے یعنی وہ مسلمان ہو اس لیے کہ آپ کی کشتی میں ابلیس بھی تھا اور وہ بخشش کا مستحق نہ تھا اور مسلمانوں کی بخشش اس واسطے طلب کی کہ ایسا نہ ہو کہ ان کی برائیوں اور گناہوں کی شامت سے کشتی ڈوب جائے تو بے گناہ بھی ڈوب جائیں اس لیے کہ دنیا کے عام عذابوں میں جو آزمائش اور جانچ کے لیے آتے ہیں ان میں کافر اور مسلمان کا فرق اور امتیاز نہیں ہوتا اس لیے کہ جو بلا کسی قوم پر آتی ہے تو انہیں ان کے بچے اور دیوانے بھی ہلاک ہو جاتے ہیں بلکہ جانوروں کی بھی خرابی ہوتی ہے۔ وللمومنین والمومنات اور بخش دے تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو قیامت تک جو ہوتے رہیں تاکہ ان کی اولاد کے گناہ جو آگے پیدا ہونے والے ہیں اس وقت میں ان کے باپ میں تاثیر نہ کریں اور کشتی ڈوب نہ جائے (عزیزی)

والدین اور مومنین کے لیے دعا کرنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بھی سنت ہے

آیت ۱ ربنا اغفرلی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب

(پارہ ۱۳ سورہ ابراہیم آیت ۴۱)

اے ہمارے رب بخش دے مجھے اور میرے ماں باپ کو اور سب مومنوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔

فرشتے بھی مومنین کے لیے استغفار کرتے ہیں۔

آیت ۱

والملائکۃ یسبحون بحمد ربہم ویستغفرون لمن فی الارض

اور فرشتے تسبیح کرتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ اور استغفار کرتے ہیں اہل زمین کے لیے

(پارہ ۲۵ سورہ شوری آیت ۵)

قرآن مجید میں سورہ الاعراف آیت نمبر ۱۵۱ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے اور سورہ یوسف میں (۹۲)۔ ۹۷_۹۸ میں حضرت یوسف علیہ السلام و یعقوب علیہ السلام کی دعاؤں کا ذکر ہے اور سورہ مومن ۷_۸ میں حاملین عرش کی اہل ایمان کے لیے دعاؤں کا ذکر ہے۔

قرآن و حدیث سے معلوم ہوا کہ دعا کرنا مومنین کے لیے حکم خدا سنت انبیاء سنت ملائکہ ہے اور جس کے لیے دعا کی جائے اسے فائدہ بھی پہنچتا ہے۔

ابن قیم الجوزیہ لکھتے ہیں۔

ومعلوم أن هذا بأمور الدين أولى منه بأمور الدنيا فدخول المسلم مع جملة المسلمين في عقد الإسلام من أعظم الأسباب في وصول نفع كل من المسلمين إلى صاحبه في حياته وبعد مماته ودعوة المسلمين تحيط من ورائهم.

اور یہ تو ظاہر ہے کہ دینی معاملات میں بہ نسبت دنیوی معاملات کے اجتماعی طاقت کی زیادہ ضرورت ہے تو اسلام کی لڑی میں منسلک ہونا باہمی اتفاق کا دنیوی زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی سب سے بڑا سبب ہے اور مردوں کو ثواب پہنچنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

وقد أخبر الله سبحانه وتعالى عن حملة العرش ومن حوله أنهم يستغفرون للمؤمنين ويدعون لهم وأخبر عن دعاء رسله واستغفارهم للمؤمنين كنوح وإبراهيم ومحمد ﷺ أجمعين.

اور تحقیق اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے عرش اٹھانے والے فرشتوں اور ارد گرد کے فرشتوں کی طرف سے خبر دی ہے کہ وہ مومنین کے لیے استغفار کرتے ہیں اور خبر دی ہے کہ اس کے رسول جیسے نوح، ابراہیم اور محمد ﷺ بھی مومنین کے لیے دعا استغفار کرتے ہیں۔

فالعبد بإيمانه قد تسبب إلى وصول هذا الدعاء إليه فكأنه من سعيه يوضحه أن الله سبحانه جعل الإيمان سببا لانتفاع صاحبه بدعاء إخوانه من المؤمنين وسعيهم فإذا أتى به فقد سعى

پس انسان اپنے ایمان کی وجہ سے ان کی نیک دعاؤں سے فائدہ اٹھانے کا سبب بن گیا اور یہ سب اس کے مساعی میں سے ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی دعاؤں اور کوششوں سے فائدہ اٹھانے کے لیے

في السبب الذي يوصل اليه
وقد دل على ذلك قول النبي
ﷺ لعمرو بن العاص ان اباك
لو كان اقر بالتوحيد نفعه ذلك
يعني العتق الذي فعل عنه بعد موته
فلو اتى بالسبب لكان قد سعى في
عمل يوصل اليه ثواب العتق و هذه
طريقة لطيفة حسنة جدا
وقالت طائفة اخرى القرآن لم
ينف انتفاع الرجل بسعي غيره و
انما نفى ملكه لغير سعيه و بين
الامرين من الفرق ما لا يخفى
فاخبر سبحانه و تعالى انه لا
يملك الا سعيه واما سعي غيره
فهو ملك لساعيه فان شاء ان
يبذله لغيره و ان شاء ان يبقيه
لنفسه وهو سبحانه و تعالى لم يقل
لا ينتفع الا بما سعى و كان شيخنا
يختار هذه الطريقة و يرجحها

ایمان کو اور سبب ایمان کے لیے سبب بنا دیا
ہے۔ پس جب کوئی ایمان لے آیا تو اس
نے وہ سبب کمایا جس کی وجہ سے وہ اپنے
بھائیوں کے عملوں اور دعاؤں سے فائدہ
اٹھا سکتا ہے۔ اور بے شک اس پر دلیل نبی
اکرم ﷺ کا قول جو عمرو بن عاص سے فرمایا
تھا کہ اگر تیرا باپ توحید کا اقرار کر لیتا تو
اسے تمہارے عمل کا نفع پہنچتا یعنی اس کے
مرنے کے بعد تم نے اس کی طرف سے جو
غلام آزاد کیے ہیں اسے اس نیکی کا ثواب
مل جاتا اور یہ بہت ہی عمدہ اور اچھا طریقہ
ہے۔ اور کہا یہ مطلب ہے کہ قرآن نے
دوسروں کے عملوں سے فائدہ پہنچنے کی نفی
نہیں کی بلکہ غیر کے عملوں سے ملکیت کی نفی
کی ہے اور ان دونوں باتوں میں بڑا فرق
ہے وہ مخفی نہیں ہیں۔ پس حق سبحانہ نے خبر
دی کہ نہیں مالک وہ مگر اپنی سعی کا اور جو
سعی غیر کی ہے اس کا مالک غیر ہے پھر اگر
وہ چاہیں تو دوسرے کو دے دیں ورنہ

کتاب الروح ص [illegible]

چاہیں تو اپنے لیے ہی محفوظ رکھیں اور خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اپنی کوشش کے علاوہ فائدہ نہیں پہنچتا

[illegible] قبر کے [illegible] شیخ (ابن تیمیہ) نے بھی یہی مسلک پسند فرمایا اور انہیں کو ترجیح دی ہے۔

مردوں کو صدقہ کا ثواب بھی پہنچتا اور نفع دیتا ہے۔

حدیث نمبر(۱۸)

عن عائشة ان رجلا قال للنبی ﷺ ان امی افتلتت نفسها واظنها لو تکلمت تصدقت [illegible] تصدق عنها قال نعم تصدق عنها

اخرجه البخاری فی الصحیح کتاب الوصایا [illegible] ومسلم [illegible] وابن حبان فی الصحیح [illegible] برقم [illegible] والبیهقی فی السنن الکبری [illegible]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری والدہ اچانک انتقال کر گئی ہیں [illegible] بولنے کا موقع ملتا تو صدقہ کرتیں کیا میں ان کی طرف سے صدقہ و خیرات کر سکتا ہوں رسول ﷺ نے فرمایا ہاں ان کی طرف سے صدقہ کرو [illegible] مسلم کی روایت میں فلها اجر یعنی ان کو ثواب پہنچتا کے لفظ ہیں۔

اجماعِ امت

امام نووی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ

وفی هذا الحدیث جواز الصدقة عن المیت واستحبابها [illegible] وهذا کله اجمع علیه المسلمون

[illegible] ہے اور یہ ایسے امور ہیں کہ ان پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔

[illegible]

ابن قدامہ [illegible] لکھتے ہیں

والذی [illegible] الامة علی [illegible] والصدقة والحج عنه [illegible] لا [illegible]

[illegible]

امام محمد [illegible] لکھتے ہیں۔

واجمعوا علی ان الاستغفار [illegible] والدعاء والصدقة والحج والعتق [illegible] اور صدقہ اور حج اور غلام آزاد کرنا میت کو

حدیث نمبر (۱۹)

ماں کی طرف سے پانی کا صدقہ

حدیث نمبر (۲۰)

بئرا وقال هذه لام سعد	انتقال ہو گیا ہے ان کے لیے کون سا صدقہ افضل ہے آپ ﷺ نے فرمایا پانی۔ پس سعد نے کنواں کھدوایا اور کہا یہ کنواں سعد کی ماں کے لیے ہے

أخرجه أبو داود في السنن كتاب الزكاة [illegible] ١٦٨١ وأحمد في مسنده ٥/٢٨٥ [illegible] رقم ٢٢٥٣٢ و ٢٣٣٢٤ والبيهقي في السنن الكبرى ٤/١٨٥ والنسائي في السنن الكبرى [illegible] رقم [illegible] والطبراني في الكبير [illegible] رقم [illegible] وابن عساكر في تاريخ دمشق [illegible] وسعيد بن منصور في السنن [illegible] رقم [illegible] وابن سعد في الطبقات الكبرى ٣/٦١٥ وابن أبي شيبة في المصنف [illegible] والنسائي في المجتبى كتاب الوصايا ٦/٢٥٤

اس سے معلوم ہوا کہ کوئی چیز سامنے رکھ کر ایصالِ ثواب کرنا [illegible] سنت ہے۔ حضرت سعد [illegible] اشارہ قریب کا لفظ استعمال [illegible] هذه لام سعد [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] پانی کا صدقہ افضل تھا [illegible] پانی کی سخت تھی اور پانی کی قلت تھی [illegible] پانی کی [illegible] ضرورت تھی۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

ماں کی طرف سے باغ صدقہ کرنا

حدیث نمبر (۲۱)

عربی	اردو
عن ابن عباس ان سعد بن عبادة [illegible] امه وهو غائب عنها [illegible] يا رسول الله [illegible] امي [illegible] وانا غائب عنها فهل ينفعها [illegible] تصدقت [illegible] عنها قال نعم قال [illegible] اشهدك ان حائطي المخراف صدقة عليها	حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ فوت ہو گئیں اور وہ موجود نہ تھے پس جب وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری ماں فوت ہو گئی اور میں موجود نہ تھا کیا ان کی طرف سے صدقہ [illegible] تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں پس انہوں نے عرض کیا میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا مخراف نامی باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے

[illegible]

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

برقم ۱۹۳۳ و ابو یعلی فی مسندہ ۲۹۴۳ و الطبرانی فی الکبیر ۹ رقم ۲۲ و فی الاوسط ۸ برقم ۹۲۰۹ و ابن سعد فی الطبقات ۳ / ۱۱۵)

جب حضرت سعد بن عبادہ کی والدہ فوت ہوئیں تو وہ اس وقت رسول ﷺ کے ہمراہ غزوہ میں تھے... انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا... صدقہ کا ثواب پہنچے گا؟... صدقہ کیا کرتے تھے۔

صدقہ نورانی طبق میں رکھ کر مرنے والے کو پیش کیا جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۲)

عن انس رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ما من اھل بیت تموت منھم و یتصدقون عنہ بعد موتہ الا اھداھا له جبرئیل علی طبق من نور ثم یقف علی شفیر القبر فیقول یا صاحب القبر العمیق ھذہ ھدیۃ اھداھا الیک اھلک فاقبلھا فتدخل علیه فیفرح بھا و یستبشر و یحزن جیرانہ الذین لا یھدی الیھم شیء

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے... میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا... جس گھر میں سے کوئی فوت ہو... اس کی طرف سے صدقہ کریں تو جبرئیل صدقہ نور کے طبق میں رکھ کر... قبر کے کنارے کھڑے ہو کر فرماتے ہیں اے... یہ ہدیہ تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے... قبول کر... پس وہ خوش ہوتا ہے... اور اس کے پڑوسی...

ہوتا ہے اور بشارت حاصل کرتا ہے اور اس
[illegible] تمنا [illegible]
[illegible] نہیں بھیجا جاتا۔

[illegible]

[illegible]

اس حدیث [illegible] سے معلوم ہوا کہ جب انسان مرتا ہے اور اس کے مرنے
کے بعد [illegible] ایصال ثواب کے لیے کچھ صدقہ و خیرات کرتے ہیں تو
[illegible] ایک نورانی تھال میں رکھ کر
[illegible] ہدیہ اس کی قبر میں داخل کر دیا جاتا
[illegible] دنیا میں چھوڑا [illegible]
[illegible] مجھے تحفے بھیجتے ہیں [illegible] مجھے نفع حاصل
[illegible] جن کو کوئی ایصال ثواب کرنے والا نہیں ہوتا وہ قبر میں [illegible]
[illegible]
[illegible]

والدین [illegible] صدقہ کرنے والے کو بھی پورا
ثواب [illegible]

حدیث نمبر (۲۳)

عن بريدة قال من ضحى عن ولده وعن ابويه فليس منه اجره كملا ولو حولهما وقلب لزوجه ... ضحى عنك او تصدق عنك ... اخرجه ابو نعيم في مسنده ...

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے اپنے فوت شدہ والدین یا ماں باپ کی طرف سے قربانی کی اس کو اس کا پورا اجر ملے گا اور میت کو بھی اجر ... اس کی روح کو پہنچے گا کہ بیٹے ... نے تیری طرف سے قربانی یا صدقہ ...

جو صدقہ کرنا چاہتا ہے چاہیے کہ والدین کی طرف سے کرے۔

حدیث نمبر (۲۴)

عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما على احدكم اذا اراد ان يتصدق لله صدقة تطوعا ان يجعلها عن والديه اذا كانا مسلمين فيكون لوالديه اجرها وله مثل اجورهما بعد ان لا ينقص من اجورهما شيء

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی جب نفلی صدقہ و خیرات کرنے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ ماں باپ کی طرف سے صدقہ کرے اگر وہ مسلمان ہوں تو اس صدقہ کا ثواب اس کے ماں باپ کو بھی ملے گا اور ان دونوں جتنا ثواب اس کو بھی ملے گا اور ان دونوں کے ثواب میں کمی بھی نہیں کی جائے گی۔

اخرجه الطبراني في الاوسط ...

[illegible]

والسیوطی فی الجامع الصغیر ۲ ۱۳۵)

[illegible]

ایصال ثواب صرف اہل ایمان کے لئے ہے۔

حدیث نمبر (۲۵)

[illegible]

باپ توحید کا اقرار کرلیتا پھر تم اس کی طرف

[illegible]

[illegible]

۲ ۵۰۳ برقم ۱۶۳۹۰)

حدیث نمبر (۲۶)

عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان العاص بن وائل اوصی ان یعتق عنه مائة رقبة فاعتق ابنه هشام خمسین رقبة فاراد ابنه عمرو ان یعتق عنه الخمسین الباقیة فقال حتی اسأل رسول الله ﷺ فاتی النبی ﷺ فقال یا رسول الله ان ابی اوصی ان یعتق عنه مائة رقبة وان هشاما اعتق عنه خمسین و بقیت علیه خمسون رقبة افاعتق عنه فقال رسول الله ﷺ انه لو کان مسلما فاعتقتم عنه او تصدقتم عنه او حججتم عنه بلغه ذلک

[illegible]

نے فرمایا کہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو پھر تم اس
کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا صدقہ
دیتے [illegible] تو [illegible] کا
ثواب پہنچتا۔

[illegible] والبیہقی فی السنن [illegible]
[illegible] وعبدالرزاق فی المصنف [illegible])

[illegible] کی طرف سے صدقہ
[illegible]
ثواب ملتا ہے۔ اور اہل اسلام کا بھی یہی عقیدہ ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]۔

[illegible] صدقہ [illegible] قبر میں [illegible]
[illegible]

حدیث (۲۷)

[illegible]
[illegible]

[illegible]

۱۸ [illegible] ابن عدی فی الکامل

[illegible]

اس حدیث سے معلوم ہوا صدقہ جو متوفی سے [illegible] کی طرف سے [illegible]
صدقہ [illegible] متوفی قبر میں پاتا [illegible] نفع [illegible]
چھٹکارے کا سبب بن جاتا ہے

مردے کو روزوں کا ثواب بھی ملتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۸)

عن عائشة ان رسول الله ﷺ قال من مات و علیه صیام صام عنه ولیه

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ [illegible] رسول ﷺ نے [illegible] فوت [illegible] روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھ لے۔

اخرجه البخاري في الصحيح كتاب الصوم [illegible] ومسلم في الصحيح كتاب الصوم [illegible] وابو داود في السنن كتاب الصوم [illegible] والبيهقي في السنن الكبرى [illegible] وابن حبان في الصحيح [illegible] وابن عبد البر في التمهيد [illegible]

حدیث نمبر (۲۹)

عن ابن عباس قال جاء رجل الى النبي ﷺ فقال يا رسول الله ان امي ماتت و عليها صوم شهر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر [illegible]

[illegible]

بطریق اولیٰ ادا کرنا چاہیے۔

ابن تیمیہ لکھتے ہیں۔

[illegible]

الميت وعتق وصوم ان يحصل عن
الميت وفي المسند عن النبي صلى
الله عليه وسلم انه قال لعمرو بن
العاص لو ان اباك اسلم فتصدقت
عنه او صمت او اعتقت عنه نفعه
ذلك وهذا مذهب احمد وابي
حنيفة وطائفة من اصحاب مالك
والشافعي وما احتج بعضهم
بقوله تعالى وان ليس للانسان الا ما
سعى " فقابله قد ثبت بالسنة
المتواترة واجماع الامة انه يصلى
عليه ويدعى له ويستغفر له وهذا
من سعي غيره وكذلك قد ثبت
ما سلف من انه ينتفع بالصدقة عنه
والعتق وهو من سعي غيره وما
كان من جوابهم في موارد
الاجماع فهو جواب الباقي في
مواقع النزاع وللناس في ذلك
اجوبة متعددة لكن الجواب

فرمایا جو شخص فوت ہو اور اس پر
روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی
روزے رکھے اور یہ بھی آپ ﷺ سے
ثابت ہے کہ ایک عورت جس کی ماں فوت
ہو گئی تھی اور اس پر روزہ تھا آپ ﷺ نے
اسے حکم دیا کہ وہ اپنی ماں کی طرف سے
روزے رکھے اور مسند میں آپ ﷺ سے
روایت ہے کہ آپ نے حضرت عمرو بن
العاص کو فرمایا کہ تیرا باپ مسلمان ہوتا اور
تو اس کی طرف سے صدقہ کرتا یا روزہ رکھتا
یا اس کی طرف سے غلام آزاد کرتا تو اسے
ان اعمال سے نفع ہوتا اور یہ مذہب امام احمد
اور امام ابو حنیفہ کا اور [illegible]
شافعی [illegible]
(اور آیت قرآنی) وان ليس للانسان الا ما
سعى [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

ابن قیم الجوزیہ لکھتے ہیں کہ

[illegible]

[illegible]

والاعتبار۔

ثواب بتا کر اشارہ کیا کہ تمام بدنی و مالی [illegible]

اقسام بدنی، مالی اور مرکب کا ثواب نص اور

قیاس سے ثابت ہو گیا۔

روزوں کا کفارہ میت کی طرف سے

حدیث نمبر (۳۰)

[illegible]

[illegible] مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔

حدیث نمبر (۳۱)

[illegible]

کا ولی اس کی نذر کو پورا کرے۔

میت کی نذر پوری کرنا

حدیث نمبر (۳۲)

عن ابن عباس ان امراة جاءت الى النبي ﷺ فقالت ان امي ماتت و عليها صوم من نذر فقال لها النبي ﷺ كنت قاضية عن امك دينا لو كان عليها قالت نعم فقال فصومي عن امك

(اخرجه ابن حبان في الصحيح ۲۸۹ برقم ۲۳۹۰)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کی کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا اور ان پر نذر کے روزے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا کیا اگر اس پر قرض ہوتا تو ادا کرتی؟ اس عورت نے جواب دیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اپنی ماں کی طرف سے روزے رکھو۔

حدیث نمبر (۳۳)

عن ابن عباس قال ركبت امراة البحر فنذرت ان تصوم شهرا فماتت قبل ان تصومه فاتت اختها النبي ﷺ فذكرت ذلك له فامرها ان تصوم عنها

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت دریا میں گئی، اور نذر مانی کہ ایک ماہ کے روزے رکھوں گی تو وہ روزے رکھنے سے پہلے فوت ہوئی تو اس کی بہن نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا اس کے متعلق تو آپ ﷺ نے اس کی

(اخرجه النسائی فی المجتبیٰ [illegible]
کتاب الایمان والنذر ۲/۱۴۲ و
احمد فی مسنده ۲/۲۱۶)

میت کی طرف سے روزہ اور حج

حدیث نمبر (۳۴)

عن بریدة قال بینا انا جالس عند رسول الله ﷺ اذ اتته امرأة فقالت انی تصدقت علی امی بجاریة و انها ماتت قال فقال وجب اجرک وردها علیک المیراث قالت یا رسول الله انه کان علیها صوم شهر افاصوم عنها قال صومی عنها قالت انها لم تحج قط افاحج عنها قال حجی عنها

(اخرجه مسلم فی الصحیح کتاب الصوم ۱/۳۶۲ و احمد فی مسنده ۳۵۹ [illegible] و ابو داؤد فی سننه کتاب [illegible] و الترمذی کتاب [illegible] و البیهقی فی السنن الکبریٰ [illegible])

[illegible] میں لونڈی پھر تیری طرف لوٹ آئی [illegible] روزے رکھو۔ اس نے پھر عرض کیا میری ماں نے حج نہیں کیا تھا میں اس کی طرف [illegible]

میت کی طرف سے روزے رکھنے سے متعلق اقوال

نمبر(۱)

قال عبد اللہ بن عباس یصام عنہ فی النذر ویطعم عنہ فی قضاء رمضان وھذا مذھب الامام احمد

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نذر کے روزے رکھے جائیں اور رمضان کے روزوں کا فدیہ دیا جائے اور یہی مذہب امام احمد کا ہے۔

نمبر(۲)

قال ابو ثور یصام عنہ النذر والفرض وکذلک قال داود بن علی واصحابہ یصام عنہ نذرا کان او فرضا.

حضرت ابو ثور نے کہا کہ نذر اور فرض کے روزے رکھے جائیں اور اسی طرح داؤد بن علی اور ان کے اصحاب نے بھی کہا کہ میت کی طرف سے نذر اور فرض دونوں روزے رکھے جائیں۔

نمبر(۳)

قال الاوزاعی یجعل ولیہ مکان الصوم صدقہ فان لم یجد صام عنہ وھذا قول سفیان الثوری فی احدی الروایتین عنہ

حضرت اوزاعی نے کہا کہ اس کا وارث روزے کی جگہ صدقہ کرے گا اگر وہ صدقہ نہ کر سکے تو اس کی طرف سے روزے رکھے گا اور یہی قول سفیان ثوری کا دو روایتوں میں سے ایک میں ہے۔

نمبر (۴)

قال ابو عبيد القاسم بن سلام يصام عنه النذر ولا يطعم عنه في الفرض.

حضرت ابو عبید قاسم بن سلام نے بیان کیا کہ نذر کے روزے میت کی طرف سے رکھے جائیں، اور فرض میں اس کی طرف سے کھانا کھلایا جائے۔

نمبر (۵)

قال الحسن اذا كان عليه صوم شهر فصام عنه ثلاثون رجلا يوما واحدا جاز

حضرت حسن بصری نے کہا کہ جب میت پر ایک ماہ کے روزے ہوں اور اس کی طرف سے تیس آدمی ایک ایک روزہ رکھیں تو جائز ہے۔ (کتاب ...)

مردوں کو حج کا ثواب بھی ملتا ہے اور والدین کی طرف سے حج کرنے والا قیامت کو نیکوں کے ساتھ اٹھے گا۔

حدیث نمبر (۳۵)

عن ابن عباس من حج عن ابويه او قضى عنهما مغرما بعث يوم القيامة مع الابرار

اخرجه ... الدار قطني ... والطبراني في الاوسط ...

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جو کوئی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے گا یا ان کی طرف سے قرض ادا کرے گا تو قیامت کو نیکوں کے ساتھ اٹھے گا۔

میت کی طرف سے حج کرنے والا دوزخ سے بری لکھا جائے گا۔

حدیث نمبر (۳۶)

عن ابن عباس من حج عن میت کتب للمیت حجة وکتب للحاج براءة من النار

اخرجه الدیلمی فی فردوس الاخبار (۲/۲۲۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی میت کی طرف سے حج کرے گا تو میت کے لیے حج لکھا جائے گا اور حج کرنے والے کے لیے دوزخ سے برات لکھی جائے گی۔

جو کوئی والدین کے لیے حج کرے گا تو قبول کیا جائے گا۔

حدیث نمبر (۳۷)

عن زید بن ارقم قال قال النبی ﷺ اذا حج الرجل عن والدیه تقبل منه ومنهما واستبشرت ارواحهما وکتب عند الله برا

اخرجه الدارقطنی فی السنن کتاب الحج (۲/۲۶۰)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے گا تو اس کی طرف اور اس کے والدین کی طرف سے قبول کیا جائے گا اور اس کے والدین کی ارواح کو بشارت دی جائے گی اور ان کو اللہ کے نزدیک نیک لکھا جائے گا۔

حدیث نمبر (۳۸)

عن ابی هریرة من حج عن میت فللذی حج مثل اجره

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

جو کوئی میت کی طرف سے حج کرے گا تو
اس کو اس کی مثل ثواب ملے گا۔

اخرجه الطبرانی فی الاوسط [illegible] والهیثمی فی مجمع الزوائد

۳: ۲۸۲ والبغدادی فی تاریخ بغداد ۱۱: ۳۵۳

حدیث نمبر (۳۹)

عن ابن عمر رضی الله تعالی عنه [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۷۹۲ والمتقی الهندی فی کنز العمال [illegible]

[illegible]

[illegible] حج کرنا بعد وفات۔

حدیث نمبر (۴۰)

عن ابن عباس [illegible]

[illegible]

[illegible]

تحج افيجزئ عن امها ان يحج عنها فقال نعم لو كان على امها دين فقضيته عنها لم يكن يجزئ عنها فليحج عن امه

اخرجه النسائي في المجتبى كتاب الحج ٢/٣

رہا کہ میری ماں فوت ہوگئی ہے اور اس نے حج نہیں کیا تو کیا میں اس کی طرف سے حج کروں تو آپ نے فرمایا ہاں تو کیا ہو گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کی والدہ پر قرض ہوتا تو وہ اسے ادا کرتی تو کیا وہ ادا ہوتا پس اس کو اپنی ماں کی طرف سے حج کرنا چاہیے۔

حدیث نمبر (۴۱)

عن ابن عباس ان امراة سالت النبي ﷺ عن ابيها مات ولم يحج قال حجي عن ابيك

اخرجه النسائي في المجتبى مناسك الحج ٢/٣ و احمد في مسنده ٢/١

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ میرا باپ فوت ہو گیا ہے اور اس نے حج نہیں کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے باپ کی طرف سے حج کرو۔

حدیث نمبر (۴۲)

عن انس قال جاء رجل الى النبي ﷺ فقال ان ابي مات ولم يحج حجة الاسلام فقال ارايت لو كان على ابيك دين اكنت تقضيه عنه

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا باپ فوت ہو گیا ہے اور اس نے حج جو کہ فریضہ اسلام

قال نعم قال فهذه دين عليه فاقضه
[illegible]
[illegible]

ہے نہیں یا حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ بتاؤ اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو کیا تو اسے ادا کرتا اس سے قرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہاں ادا کرتا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ بھی اس پر قرض ہے اسکو بھی ادا کرو۔

میت کی طرف سے حج کی نذر پوری کرنا۔

حدیث نمبر (۴۳)

عن ابن عباس ان امرأة جاءت الى النبي ﷺ فقالت ان امي نذرت ان تحج فماتت قبل ان تحج افاحج عنها قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين اكنت قاضيته قالت نعم فقال اقضوا الذي له فان الله احق بالوفاء

اخرجه البخاري في الصحيح [illegible]
نسائی کتاب الحج [illegible]

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میری والدہ نے حج کی نذر مانی تھی لیکن وہ حج کرنے سے پہلے انتقال کر گئی تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں تم اس کی طرف سے حج کرو بھلا سوچو کہ اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتی؟ عرض کیا ہاں۔ فرمایا تو اسکے اس قرض کو ادا کرو کیونکہ اللہ زیادہ حق دار ہے کہ اس سے کیا ہوا وعدہ وفا کیا جائے۔

فوت شدہ بہن کی طرف سے حج کرنا۔

حدیث نمبر (۳۴)

عن ابن عباس قال جاء رجل الی النبی ﷺ فقال ان اختی ماتت ولم تحج فاحج عنها فقال ارایت لو کان علیها دین فقضیته فالله احق بالوفاء

اخرجه ابن حبان فی الصحیح ۱۲۲ برقم ۳۹۹۲ و ابن سعید فی مسنده ۵۸ برقم [illegible]

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا کہ میری بہن فوت ہو گئی اور اس نے حج نہیں کیا تو کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بھلا تمہاری بہن پر قرض ہوتا تو کیا تو ادا کرتا؟ پس اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کا حق ادا کیا جائے۔

افضل ترین صدقہ میت کی طرف سے حج کرنا ہے۔

حدیث نمبر (۳۵)

وقال ﷺ ما وصل ذو رحم رحمه بافضل من حجة يدخلها عليه بعد موته في قبره

(اخرجه السيوطي في الشرح الصدور ۳۰۰)

اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ [illegible] افضل ترین صدقہ میت کے بعد اس کی طرف سے حج [illegible] ہے۔

حدیث نمبر (۳۴) سے معلوم ہوا کہ [illegible] ماں باپ کی زندگی میں خدمت [illegible] سے بھی اجر ملتا ہے اور اگر وہ فوت ہو جائیں اور ان پر [illegible]

[illegible]

حدیث نمبر (۳۵) [illegible]

[illegible]

اس کو ادا کرنے والا بھی نیکوں کے ساتھ اٹھے گا

[illegible]

ابن قیم الجوزیہ

کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں

طہارت و نماز کے موضوع پر بہترین مدلل کتاب

القول الجلی

فی

صلوۃ النبی ﷺ

[illegible]

علی المیت من الحقوق من الدین وغیرہ هو محض حق الحی فاذا ابرء وصل الابراء الیه وسقط من ذمته فکلاهما حق للحی فای نص او قیاس او قاعدة من قواعد الشرع یوجب وصول احدهما ویمنع وصول الآخر

(کتاب الروح ۳۰۹ ـ ۳۱۰)

جب مردوں کو زندوں کی حق کا فائدہ پہنچتا ہے تو اس سے بخششوں اور ہدیوں کا حق فائدہ پہنچنا چاہیے ان دونوں صورتوں میں کوئی فرق نہیں یہ نفل کا ثواب ہدیہ دینے والے کا حق ہے۔ جب اس نے یہ ثواب میت کے لیے ہدیہ کر دیا تو اس کی طرف منتقل ہو گیا جس طرح میت پر حقوق میں سے کوئی حق ہو قرضہ وغیرہ جو کہ محض زندہ کا حق ہے پس جب اس نے اس کو اس سے بری کر دیا تو یہ بری کرنا اسے پہنچ جاتا ہے اور اس کا حق ساقط ہو جاتا ہے تو یہ دونوں ہی زندہ کا حق ہیں پس کون سی نص قیاس یا شرعی قانون ہے کہ ایک کا پہنچنا واجب کرے اور دوسرے کا پہنچنا ممنوع قرار دے۔

حدیث نمبر (۳۰) سے ... [illegible] ... ایصال ثواب ... [illegible] ... جاتا ہے۔ ... (۳۱) ... [illegible]

علاوہ والے کو بھی ثواب اتنا ہی ملتا ہے۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

حدیث نمبر (۳۹) سے ثابت ہوا کہ [illegible]
[illegible]
[illegible] ثواب [illegible]

حدیث نمبر (۴۰) سے معلوم ہوا کہ اگر والدین نے اپنی حیات میں [illegible]
[illegible] ثواب [illegible]

حدیث نمبر (۴۱) تا (۴۳) سے بھی معلوم ہوا کہ [illegible] کا ثواب بھی پہنچتا ہے۔

حدیث نمبر (۴۴) سے معلوم ہوا کہ [illegible] بھائی وغیرہ کی طرف سے بھی [illegible]
ان کو بھی پہنچتا ہے۔

بوڑھے باپ کی طرف سے حج کرنا۔

حدیث نمبر (۴۶)

عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ [illegible]
قال جاء رجل الی النبی ﷺ فقال [illegible]
یا رسول اللہ [illegible]
کبیر لا یستطیع الحج افاحج [illegible]
عنہ قال فقال رسول اللہ ﷺ [illegible]
نعم فحج عن ابیک [illegible]

[illegible] فی الصحیح [illegible]
[illegible] و احمد فی [illegible]

مسند [illegible]

حدیث نمبر ([illegible])

عن ابن عباس رضی الله تعالی عنه [illegible] | حضرت ابن عباس [illegible]

[illegible] | [illegible] ایک عورت [illegible]

[illegible] رسول الله | [illegible]

[illegible] الله علی عباده فی | [illegible]

الحج [illegible] | [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

یستطیع ان یستوی علی الراحلة | [illegible] کو میرے باپ سے

فهل یقضی عنه [illegible] احج عنه | [illegible]

قال نعم | [illegible]

واخرجه فی الصحیح البخاری ابواب | طرف سے [illegible]

العمرة ([illegible]) | [illegible] رسول اللہ ﷺ نے [illegible]

سید ثابت ابی المعالی لکھتے ہیں

ثم [illegible] | [illegible]

[illegible] عن [illegible] ان اصل الحج یقع | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] وعن محمد ان الحج یقع عن | [illegible]

الحاج وللمحجوج عنه ثواب | [illegible] والے کی طرف سے ادا ہو جاتا ہے

النفقة والاولی اصح | خواہ فرض ہو یا نفل اور امام محمد سے روایت

[illegible]

واقع ہو جاتا ہے۔ حج کروانے (محجوج عنہ) والے کو اس کے نفقہ کا ثواب ہے اور پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔

خرجه الشيخ ترمذي في شرح الصدور باب في المعنى ٢٣٠

تسبیح و ذکر و تلاوت سے میت کو فائدہ۔

حدیث نمبر (۲۸)

عن ابن عباس قال مر النبي ﷺ بقبرين فقال انهما ليعذبان وما يعذبان في كبير اما احدهما فكان لا يستتر من البول واما الآخر فكان يمشي بالنميمة ثم اخذ جريدة رطبة فشقها نصفين فغرز في كل قبر واحدة فقالوا يا رسول الله ﷺ لم فعلت هذا قال لعله يخفف عنهما ما لم ييبسا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں پر سے گزرے تو فرمایا ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ان میں سے ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلخوری کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک ہری شاخ لی اس کے دو ٹکڑے کیے اور ہر ایک قبر پر گاڑ دیا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا تو آپ نے فرمایا کہ جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہیں ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔

اخرجه البخاري في صحيحه كتاب الجنائز [illegible] ومسلم في الصحيح كتاب الجهاد [illegible] وابو داؤد في السنن كتاب الجهاد [illegible] والنسائي في المجتبى كتاب الجهاد [illegible] والبيهقي في السنن الكبرى [illegible] وابن خزيمة في الصحيح كتاب الوضوء [illegible] برقم [illegible] وابن ابي شيبة في المصنف كتاب الجنائز [illegible] واحمد في مسنده [illegible] برقم [illegible] وابو عوانة في مسنده [illegible] والبيهقي في اثبات عذاب القبر [illegible] وابن حبان في الصحيح [illegible] والترمذي في الجامع [illegible]

وعن جابر بن عبدالله

ابو يعلى في مسنده [illegible] برقم (٢٠٥٠) ومسلم في الصحيح [illegible]

وعن ابي هريرة

اسحاق بن راهويه في مسنده [illegible] برقم [illegible] وابن ابي شيبة في المصنف [illegible] واحمد في مسنده [illegible] برقم [illegible] والبيهقي في اثبات عذاب القبر [illegible] برقم (١٢٦)

وعن يعلى بن سيابة

عبد بن حميد في المسند [illegible] برقم [illegible] والبيهقي في اثبات عذاب القبر [illegible] برقم [illegible] واحمد في مسنده [illegible] برقم [illegible] وعبد بن حميد في المنتخب [illegible] برقم (٤٠٣)

وعن يعلى بن مرة

احمد في مسنده [illegible] والبيهقي في دلائل النبوة [illegible]

وعن ابی بکرة

احمد فی مسنده ٥/٣٥ برقم (٢٠٤٢٣) والبیهقی فی اثبات عذاب القبر ٩٨ برقم (١٢٣)، ١٢٥ والطبرانی فی الاوسط ٣/٢٩٩ برقم (٣٠٦٢) وابن عدی فی الکامل ٢/٢٩٤ وعبدالرزاق فی المصنف ٣/٥٨٩ برقم (٦٧٥٣) عن قتادة

نوٹ: یاد رہے یہاں لعل کا لفظ شک کے لیے نہیں بلکہ تعلیل کے لیے ہے۔ اور مذکورہ بالا حوالہ جات میں شاخ کا رکھنا مشترک ہے۔

شرح نووی۔

واستحب العلماء قراءة القرآن عند القبر لهذا الحديث لانه اذا كان يرجى التخفيف بتسبيح الجريد فتلاوة القرآن اولى والله اعلم وقد ذكر البخاري في صحيحه ان بريدة بن الحصيب الاسلمي الصحابي رضي الله عنه اوصى ان يجعل في قبره جريدتان ففيه انه رضي الله تعالى عنه تبرك بفعل النبي ﷺ (مسلم مع نووي ...)

اور اس حدیث کی بناء پر علماء نے قبر پر قرآن مجید پڑھنے کو مستحب جانا ہے۔ جب کھجور کی شاخ کی تسبیح سے تخفیف عذاب کی امید ہے تو قرآن مجید کی تلاوت سے بدرجہ اولیٰ امید ہوگی، واللہ اعلم۔ اور بے شک امام بخاری نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے کہ بریدہ بن حصیب اسلمی صحابی نے وصیت کی کہ ان کی قبر پر دو کھجور کی شاخیں رکھی جائیں۔ حضرت بریدہ نے نبی ﷺ کے فعل سے برکت حاصل کی۔

پس معلوم ہوا کہ ان سب روایات میں راجح یہ ہے کہ تخفیف عذاب ان شاخوں کی تسبیح کی وجہ سے ہے۔

اور یہی مسئلہ [illegible] کی سمجھ اور [illegible] یا وجہ سے [illegible]

[illegible] قبر پر [illegible] شاخیں رکھنا [illegible] سے معلوم ہوا [illegible] وغیرہ کی تسبیح سے قبر والے عذاب

میں تخفیف ہوتی ہے تو [illegible] تلاوت قرآن مجید یا [illegible] وغیرہ [illegible]

فائدہ مند ہوگا۔

میت کو تر شاخوں اور تسبیحات سے فائدہ پہنچنا اور علامہ سندھی کا اس

سے استدلال۔

انه يسبح ما دام رطبا فيحصل التخفيف ببركة التسبيح

یعنی جب تک وہ شاخیں تر رہیں گی تسبیح کرتی رہیں گی بسبب تسبیح کی برکت کی وجہ سے ان سے عذاب میں تخفیف ہوگی۔

اور آگے لکھتے ہیں کہ

وعلى هذا فيطرد في كل ما فيه رطوبة من الاشجار وغيرها وكذلك فيما فيه بركة كالذكر وتلاوة القرآن

یعنی اور اسی سے معلوم ہوا کہ ہر وہ چیز جس میں رطوبت پائی جاتی ہے [illegible] اور اسی طرح ہر وہ چیز جس میں برکت پائی جاتی ہو جیسے ذکر [illegible] اور تلاوت قرآن مجید۔

(حاشیہ سندھی علی نسائی [illegible] قدیمی کتب خانہ)

[illegible] اور [illegible] کا استدلال۔

قال القرطبي استدل بعض علمائنا على قراءة القرآن على القبر بحديث العسيب الذي شقه النبي ﷺ باثنين وغرسه وقال لعله يخفف عنهما ما لم ييبسا

قال الخطابي هذا عند أهل العلم محمول على أن الأشياء ما دامت على خلقتها أو خضرتها وطراوتها فإنها تسبح حتى تجف رطوبتها وتحول خضرتها أو تقطع عن أصلها قال غير الخطابي فإذا خفف عنهما بتسبيح الجريد فكيف بقراءة المؤمن القرآن

قال وهذا الحديث أصل في غرس الأشجار عند القبور

(شرح الصدور ص ٣٠٥)

امام قرطبی فرماتے ہیں

کہ ہمارے بعض علماء نے میت کو ثواب پہنچنے پر حدیث عسیب سے استدلال کیا ہے اور وہ یہ کہ نبی کریم ﷺ نے ملاحظہ فرمایا کہ دو قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے تو جب ہمارے آقا ﷺ نے کھجور کی شاخ منگوائی اور اس کے دو ٹکڑے کیے اور دونوں قبروں پر ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا اور فرمایا کہ جب تک یہ تر رہیں گی قبر والوں سے عذاب میں تخفیف ہوگی۔

خطابی کہتے ہیں کہ اہل علم کے نزدیک یہ اس بات پر محمول ہے کہ جب تک اشیاء اپنی اصل حالت پر رہتی ہیں یعنی تر رہتی ہیں تو خدا کی تسبیح کرتی ہیں۔ خطابی کے علاوہ دوسرے علماء کہتے ہیں کہ جب بوسیدہ ٹہنیوں کی تسبیح سے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے تو مومن اگر قرآن پڑھے تو اس کا کیا حال ہوگا [illegible] اور یہ حدیث قبروں پر درخت لگانے کی [illegible] بھی اصل ہے۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

اسلاف کی وصیتیں۔

حضرت سیدنا ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت۔

وكان ابو برزة يوصي اذا مت فضعوا في قبري معي جريدتين قال فمات في مفازة بين كرمان وقومس فقالوا كان يوصي ان نضع في قبره جريدتين وهذا موضع لا نصيبهما فيه فبينما هم كذلك اذ طلع عليهم ركب من قبل سجستان فاصابوا معهم سعفا فاخذوا منه جريدتين فوضعوهما معه في قبره

شرح الصدور ص [illegible]

حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت کی تھی کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے ساتھ میری قبر میں دو شاخیں رکھ دینا (راوی) کہتے ہیں کہ وہ کرمان اور قومس کے درمیان ایک صحرا میں وفات پا گئے تو ساتھیوں نے ذکر کیا کہ وہ تو ہمیں وصیت کرتے تھے کہ ہم ان کے ساتھ ان کی قبر میں دو شاخیں رکھیں اور یہ جگہ ایسی ہے کہ یہاں شاخیں نہیں پاتے ہیں، وہ اسی حالت میں تھے کہ اچانک سجستان کی طرف سے کچھ سوار آتے دکھائی دیئے ان کے پاس کھجور کی شاخیں تھیں انہوں نے ان سے دو شاخیں لے لیں اور انہیں ان کی قبر میں ان کے ساتھ رکھ دیا۔

حضرت سیدنا بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ کی وصیت

عن مورق قال اوصى بريدة ان تجعل في قبره جريدتان

[illegible]

مورق سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ نے وصیت کی کہ ان کی قبر میں دو شاخیں رکھ دی جائیں۔

حضرت سیدنا ابوالعالیہ کی وصیت

ان ابا العالية وصى مورقا العجلي ان تجعل في قبره جريدة او جريدتان

بے شک ابو عالیہ نے مورق عجلی کو وصیت کی کہ ان کی قبر میں ایک یا دو شاخیں رکھی جائیں۔

(طبقات الکبری [illegible])

قبر پر تسبیحات و تکبیرات پڑھنے سے قبر کا کشادہ ہونا

حدیث نمبر (۳۵)

عن جابر بن عبدالله انصاری رضی الله تعالى عنه قال خرجنا مع رسول الله ﷺ يوما الى سعد بن معاذ حين توفي قال فلما صلى عليه رسول الله ﷺ ووضع في قبره وسوي عليه سبح رسول الله ﷺ فسبحنا طويلا ثم كبر فكبرنا فقيل يا رسول الله ﷺ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دن نکلے جب حضرت سعد بن معاذ فوت ہوئے کہتے ہیں کہ جب آپ ﷺ نے ان پر نماز پڑھی اور ان کو قبر میں رکھ دیا گیا اور ان کی قبر برابر کی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے تسبیح پڑھی ہم بھی پڑھتے رہے طویل تسبیحات پڑھیں پھر آپ ﷺ

لم سبحت فسبحنا ثم كبرت فكبرنا فقال لقد تضايق على هذا العبد الصالح قبره حتى فرجه الله عزوجل

اخرجه احمد في مسنده ۳ ۱۰۳ برقم ۱۴۹۳۳

... تسبیحات پڑھیں ہم نے بھی تسبیحات پڑھیں پھر [illegible] رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا آپ ﷺ نے تسبیح اور تکبیر کیوں کہی پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اس نیک بندے پر قبر تنگ ہو گئی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی قبر کو کشادہ کر دیا۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ دعا و تسبیحات کا قبر پر پڑھنا جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دعا و تسبیحات سے قبر والے کی مدد ہوتی ہے اور اس کی قبر کشادہ ہوتی ہے۔ اور معلوم ہوا کہ بلند آواز سے پڑھنا بھی جائز ہے کیونکہ آپ ﷺ نے بلند آواز سے پڑھیں۔

قبرستان سے گزرنے والے کے لیے ثواب کی ثواب

حدیث نمبر (۵۰)

عن علی قال قال رسول الله ﷺ من مر علی المقابر وقرأ قل هو الله ...

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص

احد احدی و عشرین مرۃ ثم وھب — قبرستان سے گزرے اور گیارہ مرتبہ قل
اجرہ للاموات اعطی من الاجر — شریف (سورۃ اخلاص) پڑھ کر قبرستان
بعدد الاموات — والوں کو بخشے تو جتنے وہاں مردے ہوں
گے ان کی تعداد کے برابر اسے ثواب ملے گا۔

(کنز العمال ج ۱۵ ص ۲۵۵ رقم ۴۲۵۹۶ و فردوس الاخبار ج ۴ ص ۳۹۲ رقم ۵۹۰۹،
و تذکرۃ فی احوال الموتی ص ۵۵ و شرح الصدور ص ۳۰۳ و مظہری و [illegible]
روح البیان و مرقاۃ [illegible] کشف الخفاء ج ۲ ص ۲۹۲ رقم
۲۶۳۰ میں روایت [illegible] کا ذکر ہے۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ نے قبرستان سے گزرنے
والے کو تعلیم فرمایا کہ جب بھی تم مسلمانوں کے قبرستان سے گزرو تو سورۃ اخلاص گیارہ
مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب اہل قبرستان کو بخشو تو ان کے علاوہ تمہیں بھی یہ فائدہ ہوگا کہ اس
قبرستان میں جتنے بھی مسلمان مردے ہونگے ان کی تعداد کے برابر تم کو ثواب ملے گا
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تلاوت قرآن مجید کا جو ثواب مردوں کو بخشا جائے گا وہ
بھی ان کو پہنچے گا اور فائدہ دے گا۔

جن کو تلاوت قرآن کا ایصال ثواب کیا گیا وہ ثواب بھیجنے والوں کی
شفاعت کریں گے۔

حدیث نمبر (۵۱)

ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

من دخل المقابر ثم قرأ فاتحة الكتاب وقل هو الله احد والهکم التکاثر ثم قال انی جعلت ثواب ما قرأت من کلامک لاهل المقابر من المؤمنین والمؤمنات کانوا شفعاء له الی الله

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص قبرستان میں داخل ہو پھر سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص اور سورۃ الھٰکم التکاثر پڑھے پھر یہ کہے کہ [illegible] میں نے تیرے کلام سے جو پڑھا ہے اس کا ثواب اس قبرستان کے مومن مردوں اور عورتوں کو بخشا [illegible]

[illegible] قیامت [illegible] اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی شفاعت کریں گے۔

اس حدیث [illegible] قرآن پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو بخشنا بھی [illegible] ثواب [illegible] شفاعت کریں گے۔

زندوں کے قرآن پڑھنے کی وجہ سے گنہگاروں کے عذاب میں تخفیف۔

حدیث نمبر (۵۲)

عن انس ان رسول الله ﷺ قال من دخل المقابر فقرأ سورة یس خفف الله عنهم وکان له بعدد من فیها حسنات

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ [illegible] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible] قبرستان میں داخل [illegible] حسنات [illegible]

قبرستان پر تخفیف کر دیتا ہے اور اس کو اس
میں جتنے مردے ہونگے ان کی تعداد کے
برابر ثواب مل جائے گا۔

(شرح الصدور [illegible] و تذکرہ فی احوال الموتی للقرطبی ۱۰ و فردوس الاخبار ۱۰۸/۴ برقم (۵۶۳۳) و مظہری و ضیاء القرآن)

حدیث نمبر (۵۳)

عن معقل بن یسار قال قال رسول اللہ ﷺ اقرؤا علی موتاکم یٰسٓ

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے مردوں پر سورہ یٰسین پڑھا کرو۔

اخرجہ النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ [illegible] برقم [illegible] و ابو داود فی السنن کتاب الجنائز [illegible] و احمد فی مسندہ [illegible] و ابن ماجہ فی السنن [illegible] والبیہقی فی السنن الکبریٰ [illegible] و فی شعب الایمان [illegible] برقم [illegible] والطبرانی فی الکبیر [illegible] برقم [illegible] والبخاری فی التاریخ الکبیر کتاب الکنی [illegible] والبغوی فی شرح السنۃ [illegible] برقم [illegible] و فی معالم [illegible] و ابن حبان فی الصحیح [illegible] برقم [illegible] و عبد الحق الاشبیلی فی العاقبۃ [illegible] برقم [illegible] و محمد بن نصر فی قیام اللیل [illegible] والحاکم فی المستدرک [illegible] والبیہقی فی السنن الصغیر [illegible] برقم [illegible]

امام قرطبی فرماتے ہیں۔

في حديث اقرؤوا على موتاكم يس [illegible] هذا يحتمل أن تكون هذه القراءة عند الميت في حال موته ويحتمل أن تكون عند قبره

[illegible]

آگے فرماتے ہیں کہ:

[illegible]

محب طبری نے اس کو عام رکھا۔

ابن تیمیہ نے لکھا

يصل الى الميت قراءة أهله وتسبيحهم وتكبيرهم وسائر ذكرهم لله تعالى اذا أهدوه الى الميت وصل اليه.

[illegible] ہے۔

(فتاوی ابن تیمیہ ۲۴، ۳۲۴)

ابن قیم نے لکھا:

وقد ذكر عن جماعة من السلف أنهم أوصوا أن يقرأ عند قبورهم وقت الدفن قال عبد الحق يروى [illegible]

تحقیق سلف کی ایک جماعت سے منقول ہے کہ انہوں نے وصیتیں کی کہ مرتے کے [illegible] قبر [illegible] پاس

عن عبد الله بن عمر امر ان يقرأ عند قبره سورة البقرة

(كتاب الروح ۱۳)

قبر پر تلاوت کرنا عبدالحق نے فرمایا روایت کی گئی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حکم دیا تھا کہ ان کی قبر کے پاس سورۂ بقرہ تلاوت کی جائے۔

امام نووی فرماتے ہیں

وذهب جماعات من العلماء الى انه يصل الى الميت ثواب جميع العبادات من الصلوة والصوم والقراءة وغير ذالك

علماء کی کثیر جماعتوں کا موقف یہ ہے کہ میت کو تمام عبادات کا ثواب پہنچتا ہے خواہ نماز ہو یا روزہ ہو یا تلاوت وغیرہ وغیرہ۔

(مسلم مع نووی ۱/۱۳)

نوٹ۔ قرأت علی القبور پر مزید وضاحت کے لیے استاذ محترم مفتی العلماء حضرت مولانا علامہ محمد عباس صاحب رضوی کی تصنیف القول المنصور فی القراۃ علی القبور کا مطالعہ کریں۔

میت کی طرف سے کھانا کھلانا۔

حدیث نمبر (۵۴)

ان عمران بن حصين لما حضرته الوفاة قال اذا انا مت فشدوا على سريري بعمامة فاذا رجعتم فانحروا

جب عمران بن حصین کی وفات کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو میری چارپائی پر مجھے عمامہ سے باندھ دینا

واطعموا — پھر جب تم وہاں جاؤ (جنازہ سے) تو

اخرجه وهب لعمه عند حضور الموت — میرے لیے ایک اونٹ کا بچہ ذبح کرنا اور

۲۵ للامی سلیمان محمد بن عبداللہ بن — کھلانا۔

احمد م ۳۷۹)

مردوں کو نیک ہمسایوں سے بھی فائدہ پہنچتا ہے۔

حدیث نمبر (۵۵)

عن ابن عباس عن النبی ﷺ قال اذا مات احدکم المیت فاحسنوا کفنه وعجلوا انجاز وصیته واعمقوا له فی قبره وجنبوه جار السوء قیل یا رسول الله ﷺ وهل ینفع الجار الصالح فی الاخرة قال هل ینفع فی الدنیا قالوا نعم قال کذلک ینفع فی الاخرة

شرح الصدور ۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی مر جائے تو اس کو اچھا کفن دو اور اس کی وصیت جلدی پوری کرو اور قبر کو گہری کھودو اور اسے برے پڑوسی سے بچاؤ، عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ کیا مردے کو اچھا ہمسایہ نفع دیتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا دنیا میں اچھا ہمسایہ نفع دیتا ہے؟ عرض کی گئی ہاں یا رسول اللہ ﷺ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح آخرت میں بھی نفع دیتا ہے۔

فضائل اعمال میں ضعیف احادیث کا حکم

[illegible]

ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ حدیث ہے ہی موضوع۔ چنانچہ

ملا علی قاری لکھتے ہیں

لا یلزم من عدم الصحة وجود الوضع کما لا یخفی (موضوعات الکبری [illegible])

یعنی کھلی بات ہے کہ حدیث کے صحیح نہ ہونے سے موضوع ہونا لازم نہیں آتا۔

مزید فرماتے ہیں کہ

قلت لا یلزم من عدم صحة ثبوته وضعه وغایته انه ضعیف (موضوعات الکبری [illegible])

یعنی میں کہتا ہوں کہ اس کے صحیح نہ ہونے سے موضوع ہونا لازم نہیں غایت یہ کہ وہ ضعیف۔

علامہ زرکشی فرماتے ہیں

قال الزرکشی بین قولنا لم یصح وقولنا موضوع بون کبیر فان الوضع اثبات الکذب وقولنا لم یصح انما هو اخبار عن عدم الثبوت ولا یلزم منه اثبات العدم (موضوعات الکبری)

علامہ زرکشی نے کہا کہ ہم محدثین کا کسی حدیث کو یہ کہنا کہ یہ صحیح نہیں اور کسی کو یہ کہنا کہ یہ موضوع ہے اس میں بڑا فرق ہے۔ موضوع کہنے کے معنی یہ ہیں کہ یہ روایت جھوٹی بنائی ہوئی ہے اور جب ہم یہ کہیں کہ یہ صحیح نہیں (یعنی ضعیف ہے) اس کے یہ معنی نہیں کہ یہ حدیث جھوٹی بنائی ہوئی ہے بلکہ اس کا حاصل تو سلب ثبوت ہے۔

ابو طالب محمد بن علی مکی فرماتے ہیں

لا حرج فی فضائل الاعمال و تفضیل الاصحاب متقبلة محتملة على كل حال مقاطيعها و مراسيلها لا تعارض ولا ترد كذلك كان السلف يفعلون	فضائل اعمال و تفضیل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حدیثیں جیسی بھی ہوں ہر حال میں مقبول و ماخوذ ہیں۔ مقطوع ہوں خواہ مرسل نہ ان کی مخالفت کی جائے اور نہ انہیں رد کیا جائے ائمہ سلف کا یہی طریقہ تھا۔

(قوت القلوب فی معاملة المحبوب ۱/۱۷۸)

ابن عبدالبر فرماتے ہیں

وقد قال ابن عبد البر انهم يتساهلون في الحديث اذا كان من فضائل الاعمال.	اور تحقیق ابن عبد البر نے کہا کہ جب حدیث فضائل اعمال کے بارہ میں ہو تو علماء اس میں تساہل فرماتے ہیں۔

(المقاصد الحسنة ۲۳۵)

امام احمد بن حنبل۔ امام ابن مہدی۔ امام ابن مبارک اور امام جلال الدین سیوطی۔

و يجوز عند اهل الحديث و غيرهم التساهل في الاسانيد الضعيفة و رواية ما سوى الموضوع من الضعيف والعمل به تدريب الراوي ۲۹۸	اور محدثین وغیرہم علماء کے نزدیک ضعیف سندوں میں تساہل اور موضوع کے علاوہ ضعیف حدیث کی روایت اور اس پر عمل فضائل اعمال وغیرہ میں جائز ہے

اور اسی صفحہ پر ہے کہ

ابن حنبل وابن مهدی وابن المبارک قالوا اذا روینا فی الحلال والحرام شددنا واذا روینا فی الفضائل ونحوها تساهلنا

(التدریب ص ۲۹۹)

امام احمد بن حنبل، امام ابن مہدی و امام ابن مبارک فرماتے ہیں جب ہم حلال و حرام میں حدیث روایت کریں تو سختی کرتے ہیں اور جب فضائل میں روایت کریں تو نرمی کرتے ہیں۔

فضائل اعمال میں حدیث ضعیف پر عمل نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے۔

امام ابو زکریا نووی شارح مسلم لکھتے ہیں۔

قال العلماء من المحدثین والفقهاء وغیرهم یجوز ویستحب العمل فی الفضائل والترغیب والترهیب بالحدیث الضعیف ما لم یکن موضوعا

محدثین و فقہاء وغیرہم علماء نے فرمایا۔ فضائل اور نیک باتوں کی ترغیب اور بری باتوں سے خوف دلانے میں حدیث ضعیف پر عمل جائز و مستحب ہے جب کہ موضوع نہ ہو۔

(الاذکار المنتخبة من کلام سید الابرار ﷺ ص ۷)

ملا علی قاری فرماتے ہیں

والضعیف یعمل به فی فضائل

اور ضعیف حدیث پر فضائل اعمال میں

الاعمال اتفاقا ولذا قال ائمتنا ان مسح الرقبة مستحب او سنة (الموضوعات الکبری)

یا اتفاق عمل کیا جاتا ہے اسی لیے ہمارے ائمہ کرام نے فرمایا کہ وضو میں گردن کا مسح مستحب یا سنت ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

ورد فی فضائل رجب الاحادیث باسانید ضعیفة لا باس بالعمل بها اذ وجد فی نفسه قوة فلیعمل بها (ما ثبت بالسنة ص ۲۹)

اور رجب کے مہینے کی فضیلتوں میں حدیثیں ضعیف سندوں سے آئی ہیں ان پر عمل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں جب اپنی جان میں قوت پائے تو ان پر عمل کرے۔

شارح شفا خفاجی فرماتے ہیں۔

الذی یصلح للتعویل علیه ان یقال اذا وجدت فی فضیلة عمل من الاعمال لا یحتمل الحرمة والکراهیة یجوز العمل به ویستحب لانه مامون الخطر ومرجو النفع (نسیم الریاض شرح شفا ص ۴۳)

یعنی اعتماد کے قابل یہ بات ہے کہ جب کسی عمل کی فضیلت میں کوئی حدیث پائی جائے اور وہ حرمت و کراہت کے قابل نہ ہو تو اس حدیث پر عمل جائز و مستحب ہے کہ اندیشہ سے امان ہے اور نفع کی امید۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

من بلغه عن الله شیء فیه فضیلة فاخذ به ایمانا ورجاء ثوابه اعطاه

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس

[illegible] | [illegible] کی بات میں کوئی فضیلت [illegible] پہنچے وہ اسے یقین [illegible] سے ثواب کی امید سے اس بات پر عمل کرے اللہ تعالی اسے وہ فضیلت عطا فرمائے گا اگرچہ وہ خبر ٹھیک نہ ہو۔

[illegible]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت میں ہے کہ

[illegible] من شر فانی لا اقول الشر | کہ تمہیں جس بھلائی کی خبر پہنچے وہ میں نے فرمائی ہو یا نہ فرمائی ہو میں اسے فرماتا ہوں اور جس بری بات کی خبر پہنچے میں بری بات نہیں فرماتا۔

[illegible]

ابن ماجہ میں ہے

[illegible] | جو اچھی بات تمہیں میری طرف سے پہنچے وہ میں نے فرمائی ہے۔

[illegible] اخذتک به. | اس پر عمل کرو چاہے وہ میں نے نہ فرمائی ہو۔

(کنز العمال ۱۰ ۲۲۹ برقم ۲۹۲[illegible])

اہل علم کے عمل کرنے سے بھی ضعیف حدیث قوی ہو جاتی ہے۔

عربی	اردو
رواه الترمذي وقال هذا حديث	[illegible]
غريب والعمل على هذا عند اهل	[illegible]
العلم قال النووي واسناده ضعيف	[illegible]
نقله ميرك فكان الترمذي يريد	[illegible]
تقوية الحديث بعمل اهل العلم	[illegible]
ونقل عنه نفعه الله تعالى كما قال	[illegible]
الشيخ محيي الدين ابن عربي انه	[illegible]
بلغني عن النبي ﷺ انه من قال لا	[illegible]
اله الا الله سبعين الفا غفر الله	[illegible]
تعالى ومن قيل له غفر له ايضا	[illegible]
فكنت ذكرت التهليلة بالعدد	[illegible]
المروي من غير ان انوي لاحد	[illegible]
بالخصوص فحضرت طعاما مع	[illegible]
بعض الاصحاب وفيهم شاب	[illegible]
مشهور بالكشف فاذا هو في اثناء	[illegible]
الاكل اظهر البكاء فسألته عن	[illegible]
السبب فقال ارى امي في العذاب	[illegible]
فوهبت في باطني ثواب التهليلة	[illegible]
المذكورة له فضحك وقال اني	[illegible]
اراها الان في حسن المآب فقال	[illegible]

[illegible] فيعرف صحة الحديث [illegible] — [illegible]

بصحة [illegible] وصحة كشفه — [illegible] حدیث کی صحت [illegible]

بصحة الحديث — کی صحت سے پہنچی [illegible] کشف کی

[illegible] ۹۳ [illegible] — صحت حدیث کی صحت سے جانی۔

(رضویہ جلد ۵)

امام سیوطی تعقبات میں امام بیہقی سے ناقل ہیں

تداولها الصالحون بعضهم عن بعض وفي ذلك تقوية للحديث المرفوع. — [illegible] ایک دوسرے سے [illegible] اور اس سے اس حدیث مرفوع کی تقویت ہے۔

(تعقبات على الموضوعات ۱۳)

اسی میں فرمایا

قد صرح غير واحد بان من دليل صحة الحديث قول اهل العلم به وان لم يكن له اسناد يعتمد على مثله — متعدد ائمہ نے تصریح فرمائی ہے کہ اہل علم کی موافقت صحت حدیث کی دلیل ہوتی ہے اگرچہ اس کے لیے کوئی سند قابل اعتماد نہ ہو۔

(تعقبات على الموضوعات ۱۲)

[illegible] حدیث [illegible] فضائل [illegible]

ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد [illegible])

[illegible] کہتے ہیں کہ ضعیف حدیث بھی قابل عمل

ہوتی ہے۔ [illegible]

[illegible]

وقت تو ضروری عمل کرنا چاہیے۔

ایصالِ ثواب عند المتقدمین والمتأخرین

نمبر (۱)

[illegible]

[illegible] بعد موتہ۔ [illegible] بعد کہ ان کو اس سے نفع حاصل ہو۔

([illegible] الصدور [illegible] والتذکرۃ [illegible] [illegible])

نمبر (۲)

[illegible] امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا [illegible] ایصالِ ثواب کے لیے غلام آزاد کرنا۔

[illegible]

[illegible] مصنف ابن ابی شیبہ [illegible] [illegible]
شرح الصدور [illegible] و تذکرہ للقرطبی [illegible] کرتے تھے۔
للقرطبی ۴۸)

نمبر (۳)

طریقہ انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

عن الشعبی قال کانت الانصار اذا مات لهم الميت اختلفوا الى قبره يقرءون القرآن
امام شعبی سے مروی ہے کہ انصار کا طریقہ تھا کہ جب ان کا کوئی آدمی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر پر جایا کرتے اور وہاں قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ [illegible] شرح الصدور [illegible] تذکرہ للقرطبی [illegible] کتاب الروح [illegible] بحوالہ [illegible] المصور)

نمبر (۴) امام طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ان الموتی یفتنون فی قبورهم سبعا فکانوا یستحبون ان یطعم عنهم تلک الایام
مردے سات دن تک قبروں میں آزمائے جاتے ہیں تو وہ (صحابہ) سات دن تک ان کی طرف سے کھانا کھلانا مستحب سمجھتے تھے

[illegible]

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

نمبر (۵) امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عن احمد بن حنبل قال اذا دخلتم المقابر فاقرؤا بفاتحة الکتاب والمعوذتین وقل هو الله احد واجعلوا ذلک لاهل المقابر فانه یصل الیهم ثم قولوا اللهم ان فضله لاهل المقابر

محمد بن احمد مروزی سے روایت ہے کہ حضرت امام احمد بن حنبل نے فرمایا [illegible] قبرستان میں داخل ہو تو سورہ فاتحہ اور معوذتین اور قل ہو اللہ احد پڑھو [illegible] اس کا ثواب [illegible] کو پہنچاؤ [illegible]

المغنی لابن قدامة المقدسی [illegible]

[illegible]

یاد رہے کہ پہلے امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قراءت علی القبر [illegible] [illegible]

قراءت علی القبور پر امام احمد بن حنبل کا رجوع

اخبرنی الحسن بن احمد الوراق [illegible] حدثنی علی بن موسی الحداد وکان صدوقا قال کنت مع احمد بن حنبل ومحمد بن قدامة الجوهری فی جنازة فلما دفن المیت جلس رجل ضریر [illegible]

امام ابوبکر [illegible] کہتے ہیں مجھے حسن بن احمد وراق نے [illegible] علی بن موسیٰ حداد نے [illegible] اور وہ سچے ہیں [illegible] میں امام احمد بن حنبل اور محمد بن قدامہ جوہری کے ساتھ ایک جنازہ میں تھا [illegible] میت کو دفن [illegible]

عند القبر فقال له احمد يا هذا ان القراءة عند القبر بدعة فلما خرجنا من المقابر قال محمد بن قدامة لاحمد بن حنبل يا ابا عبد الله ما تقول في مبشر الحلبي قال ثقة قال كتبت عنه شيئا قال نعم فاخبرني مبشر عن عبد الرحمن بن العلاء بن اللجلاج عن ابيه انه اوصى اذا دفن ان يقرأ عند راسه بفاتحة البقرة وخاتمتها وقال سمعت ابن عمر رضي الله تعالى عنه يوصي بذالك فقال له احمد فارجع وقل للرجل يقرأ

الامر بالمعروف والنهي عن المنكر للخلال ص [illegible] كتاب الروح [illegible]

المغني لابن قدامة [illegible]

جب ایک شخص قبر پر قرآن پڑھنے بیٹھ گیا تو امام احمد بن حنبل نے اس سے کہا تم نے پاس قرآن پڑھنا بدعت ہے راوی کہتے ہیں جب ہم قبرستان سے نکلے تو محمد بن قدامہ نے امام احمد سے پوچھا کہ آپ مبشر حلبی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں تو امام احمد نے کہا کہ وہ ثقہ ہے کہا میں اس سے روایت لکھتا ہوں تو امام احمد نے فرمایا ہاں انہوں نے کہا کہ مجھے تو مبشر حلبی نے انہوں نے عبد الرحمن بن العلاء بن اللجلاج سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ان کے والد نے وصیت کی کہ جب مجھے دفن کرچکو تو میرے سرہانے سورۂ بقرہ کا ابتدا و آخر تلاوت کرنا کیونکہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے سنا کہ انہوں نے یہی وصیت فرمائی تھی تو امام احمد نے ان سے فرمایا کہ فوراً پلٹ جاؤ اور اس شخص کو کہو کہ وہ قرآن مجید پڑھے۔

نمبر (۶) امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

[illegible]

[illegible]

آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

[illegible]

نمبر (۷) مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

[illegible]

جمعۃ المبارک کی رات ایک قبرستان میں داخل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] قل ھو اللہ احد پڑھا اور کہا اے اللہ میں ان دو رکعتوں کا ثواب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] نہیں [illegible]

[illegible] (ضیاء القرآن ایضاً) اس پر امت کا اجماع ہے۔

نمبر (۹) امام ابن قدامہ مقدسی حنبلی

[illegible]

المسلمین [illegible] فی کل عصر [illegible] اس پر اجماع ہے [illegible]

مصر [illegible] ہمیشہ سے ہر دور میں اور ہر شہر میں لوگ

[illegible] پڑھتے ہیں اور

[illegible] اس کا ثواب اپنے مرنے والوں کو بخشتے ہیں

[illegible] اس کا کسی نے انکار نہیں کیا۔

نمبر (۱۰) حضرت حماد مکی

[illegible]

[illegible] حلقہ باندھے [illegible]

[illegible]

[illegible] قل ہو اللہ احد [illegible] اس کا ثواب

[illegible] ہمیں بخشتا ہے جس کو ہم ایک سال سے تقسیم

[illegible] رہے ہیں۔

نمبر (۱۱) امام [illegible] کی وصیت

عن خيثمة انه وصى ان يقرأ عند قبره فقرأ قومه [illegible]

[illegible]

نمبر (۱۲) امام ابن الصلاح

ایک سوال کہ کیا انسان کو جائز ہے کہ وہ قرآن پڑھے اور اس کا ثواب اپنے والدین [illegible] [illegible] اس میں فرق ہے جواب فرماتے ہیں کہ

اما قراءة القرآن فقيه خلاف بين الفقهاء والذي عليه عمل اكثر الناس تجويز ذلك وينبغي ان يقول اذا اراد ذلك اللهم اوصل ثواب ما قرأته لفلان [illegible] فيجعله دعاء ولا يختلف في ذلك القريب والبعيد

[illegible] اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

[illegible] ۹۲ ۹۳

نمبر (۱۳) امام قرطبی

امام قرطبی فرماتے ہیں کہ شیخ [illegible] [illegible]

قرآن کا ثواب نہیں پہنچتا یہ کیسی بات ہے۔

[illegible]	[illegible] ذلک فی
[illegible]	[illegible] فقد رحمت عنه
[illegible]	[illegible] ذلک
[illegible] پہنچتا ہے۔	وانه [illegible] له ثواب ذلک

(شرح الصدور ۳۰۳)

نمبر (۱۴) امام جلال الدین سیوطی

[illegible] قرآن مجید	[illegible]
[illegible]	المقبور محروم [illegible]
[illegible]	اصحابنا وغیرهم
[illegible]	(شرح الصدور ۳۰۳)

نمبر ۱۵ فتاوی نووی

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	ثواب القرأة فقال احمد و بعض
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] لا [illegible]
[illegible] نہیں پہنچتا۔	(فتاوی الامام النووی ۹۵)

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

نمبر (۱۵) امام برہان الدین ابوالحسن علی بن ابی بکر المرغینانی

الاصل في هذا الباب ان الانسان له ان يجعل ثواب عمله لغيره صلوة او صوما او صدقة او غيرها عند اهل السنة والجماعة. اس باب میں اصل یہ ہے کہ اہل سنت [illegible] کے نزدیک انسان اپنے عمل کا ثواب [illegible] سکتا ہے خواہ نماز ہو یا روزہ یا صدقہ [illegible] ان کے علاوہ۔

(الهداية مع الدراية باب الحج عن الغير ۲۹۶)

نمبر (۱۶) غیر مقلدین کے امام شوکانی لکھتے ہیں۔

وقال في شرح الكنز ان للانسان ان يجعل ثواب عمله لغيره صلوة او صوما او حجا او صدقة او قراءة القرآن او غير ذلك من جميع انواع البر ويصل ذلك الى الميت وينفعه عند اهل السنة [illegible]

(نيل الاوطار ۴ ۹۹)

نمبر (۱۷) شاہ عبدالحق محدث دہلوی

و مستحب است که تصدق کرده شود از میت بعد از رفتن وی از عالم [illegible] اور مستحب ہے کہ میت کی طرف سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حدیث صحیحه خصوصا و بعضے [illegible]

از علماء گفته اند که می رسد به [illegible]

[illegible] مگر صدقه و دعا و در بعضی [illegible]

روایات آمده است که روح میت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نمبر (۱۸) علامہ ثناء اللہ پانی پتی

جمہور فقہاء حکم کردہ اند کہ [illegible] جمہور فقہاء نے حکم دیا ہے کہ قرآن مجید

ثواب قرأت قرآن و اعتکاف [illegible] اعتکاف وغیرہ اور اسی طرح

وغیرہ ہر عبادت بمیت می رسد و [illegible] کا ثواب میت کو پہنچتا ہے [illegible]

بہ قول ابو حنیفہ و مالک و احمد [illegible] حنیفہ، امام مالک، امام احمد کی یہی قول

و حافظ شمس الدین بن [illegible] ہے اور حافظ شمس الدین بن عبد الواحد نے

عبد الواحد گفتہ اند کہ رفتہ در [illegible] ہر شہر میں مسلمان [illegible] قدیم سے

شہر مسلمانان جمع می شوند و [illegible] اپنے مردوں کے لئے قرآن [illegible]

برائے موتی قرآن مجید می [illegible]

خوانند پس اجماع شد

(تذکرۃ الموتی و القبور ۲۹)

نمبر (۱۹) شاہ عبد العزیز محدث دہلوی

طعامیکہ ثواب آن بہ حضرت [illegible] کا ثواب [illegible]

امامین کریمین نیت کنند و برآں [illegible] پڑھا جائے [illegible] فاتحہ قل

فاتحہ و قل و درود خواندہ متبرک [illegible] شریف اور درود شریف پڑھا جائے تبرک

می شود و خوردن بسیار خوب [illegible] اس کا کھانا [illegible] ہے۔

است۔ (فتاوی عزیزی ۱ / ۷۱)

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

[illegible]

عشر مرّات فاذا فرغ قال اللّٰهم [illegible]

صلّیت هذه الصلوة و انت تعلم [illegible]

بما اردت بها اللّٰهمّ ابعث [illegible]

الی قبر فلان [illegible] الله تعالی [illegible]

[illegible]

درجة و شفاعة و یستحب ان تعالی [illegible]

یتصدّق عن المیّت بعده الی سبعة فرمائے [illegible]

[illegible]

[illegible] ارشاد

فرمایا کہ میت پر سب سے سخت اس کی پہلی [illegible]

[illegible]

مزید آگے لکھتے ہیں

رجل [illegible] عن ابیه المیت	کسی آدمی نے کھانا تیار کیا اپنے مرے
فلو لابیه والآخر بلا من غیر	ہوئے باپ کی طرف سے تو وہ اس سے
ان ینقص من اجر الاب وکذلک	لئے اور جس نے باپ کے لئے بنایا
الصدقات والدعوات لوالدیه	تھا اس کے اجر سے کچھ کم بھی نہیں ہوگا اور کسی
ولجمیع المؤمنین والمؤمنات	طرح والدین اور تمام مومن مردوں اور
یصلون الاجر لوالدیه والجمیع	عورتوں کے لئے صدقات اور دعائیں کہ
للمؤمنین والمؤمنات فی [illegible]	ان کا اجر والدین اور تمام مومن مردوں اور
[illegible] لا فضل لمن تصدق [illegible] ان	عورتوں کو ہوگا اور فقہ کی تاتارخانیہ میں ہے
ینوی لجمیع المؤمنین والمؤمنات	کہ جو شخص صدقہ کرے اس کے لئے افضل
لانها تصل الیهم ولا ینقص من	یہ ہے کہ وہ تمام مومن مردوں اور عورتوں
اجره شیء	کے لئے نیت کرے کیونکہ وہ ان کو پہنچے گا
[illegible]	اور اس کے اجر میں سے بھی کچھ کم نہیں
(۳۰۹/۲۱۰)	ہوگا۔

نمبر (۲۱) شاہ ولی اللہ کا تیجہ اور قرآن خوانی

روز سوم کثرت هجوم مردم آن	تیسرے دن لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ شمار
قدر بود که بیرون از حساب است	سے باہر ہے اکیاسی ختم کلام اللہ شمار میں
هشتاد و یک کلام الله به شمار	آئے اور زیادہ بھی ہوں گے کلمہ طیبہ کا تو

امده و زیاده هم شده باشد و کلمه اندر نیست۔

را احصر بیست

(ملفوظات شاہ عبدالعزیز ۸۰ بحوالہ جاء الحق)

نمبر (۲۲) حاجی امداد اللہ مہاجر مکی

جب مثنوی شریف ختم ہو گئی بعد ختم حکم شربت بنانے کا دیا اور ارشاد ہوا کہ [illegible]

(شمائم امدادیہ ۱۲۵)

نمبر (۲۳) مروجہ طریقہ ایصال ثواب اور پیر و مرشد رشید احمد گنگوہی و اشرف علی تھانوی۔

[illegible]

اس مسئلہ میں رکھنا چاہیے۔

(ایصالِ ثواب مسئلہ و توضیحات شرعیت مفتی خلیل احمد برکاتی صاحب ۱۳۱۔۱۳۹)

نمبر (۲۴) رشید احمد گنگوہی دیوبندی اور فاتحہ مروجہ

سوال: فاتحہ مروجہ یعنی طعام را روبرو نہادہ دست برداشتہ چہ حکم دارد

ترجمہ: فاتحہ مروجہ یعنی کھانا سامنے رکھ کر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا کیا حکم رکھتا ہے۔

جواب:

واگر کسے ایں طور مخصوص معمول آوردن طعام نمی شود محمود نیست مضائقہ نیست و ایں را ضروری دانستن مذموم است و بہتر است کہ ہرچہ خواہد خواندہ ثواب بمیت رساند و طعام را بہ نیت تصدق بفقراء خوراند و ثواب بمردہ رساند

اور اگر کوئی اس مخصوص عمل کو بجا لائے تو کھانا سامنے نہیں رکھتا اس سے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں اور اس کو ضروری جاننا (فرض واجب وغیرہ) بدعت ہے اور بہتر یہ ہے کہ جو کچھ پڑھنا چاہے پڑھ کر اس کا ثواب میت کو بخش دیا جائے اور کھانا صدقہ کی نیت سے فقیروں کو کھلا دیا جائے اور اس کا ثواب مردے کو پہنچا دیا جائے۔

(فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول ص ۹۰ کراچی)

نمبر (۲۵) شاہ اسمٰعیل دہلوی

مرنے والے کے بارے میں فوت شدہ لوگوں کو طعام سے فائدہ پہنچانا ان کی دعا

[illegible]

فاتحہ اور سورہ اخلاص کا ثواب بہت ہے۔

(صراط مستقیم مترجم ۸۹ ادارہ نشریات لاہور)

نمبر (۳۶) اشرف علی تھانوی دیوبندی

[illegible]

ہے بلکہ ثواب ہے۔ (فتاوی اشرفیہ ۵۳ کراچی)

نمبر (۳۷) مولوی ظہیر الدین نبیرہ شاہ رفیع الدین دہلوی اور

ایک قطرہ پانی کی میت قبر میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

نمبر (۲۸) غیر مقلدین سے علامہ شوکانی، محمد بن اسمٰعیل، میر نذیر حسین، ثناء اللہ وغیرہم۔

[illegible]

نہیں آپ شرح المنہاج میں فرماتے ہیں کہ:

[illegible]

لاحول مجہر العیب [illegible]

[illegible]

نمبر (۲۸) فتاوی علمائے حدیث

سوال [illegible]

[illegible]

جواب [illegible]

[illegible]

[illegible] کو ذیل میں نقل [illegible]

متاخرین علمائے اہلحدیث سے علامہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شرح بلوغ المرام جلد اول ص ۲۰۷ میں ہے۔

وهذه الادعية وصولها نافعة للميت بلا خلاف واما غيرها من قراءة القرآن فالشافعي يقول لا يصل ذلك اليه وذهب احمد وجماعة من العلماء الى وصول ذلك اليه وذهب جماعة من اهل السنة والحنفية الى ان للانسان ان يجعل ثواب عمله لغيره صلوة كان او صوما او حجا او صدقة او قراءة قرآن او ذكرا او اي نوع من انواع القرب وهذا هو القول الارجح دليلا وقد اخرج الدارقطني ان رجلا سأل النبي صلى الله عليه وسلم انه كيف يبر ابويه بعد موتهما فاجابه بانه يصلي لهما مع صلوته ويصوم لهما مع صيامه واخرج ابوداود من حديث معقل بن يسار عنه صلى الله عليه وسلم اقروا على

یعنی یہ زیارت قبور کی دعائیں وغیرہ بلا اختلاف میت کو نافع ہیں۔ اور ان کے علاوہ قرآن پڑھنا تو امام شافعی کہتے ہیں کہ اس کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا ہے۔ اور امام احمد اور علماء کی ایک جماعت کا مذہب ہے کہ قرآن پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ اور علمائے اہلسنت کی ایک جماعت اور حنفیہ کا مذہب ہے کہ انسان کو جائز ہے کہ اپنے عمل کا ثواب غیر کو بخشے، نماز ہو یا روزہ یا صدقہ یا قرآن یا ذکر یا کوئی اور نیکی کی قسم کی کوئی عبادت اور یہی قول دلیل کی رو سے زیادہ راجح ہے۔ اور دارقطنی نے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ ان کے مرنے کے بعد کیونکر نیکی واحسان کرے تو آپ نے فرمایا اپنی نماز کے ساتھ دونوں کے لئے نماز پڑھے۔ اور اپنے روزہ کے ساتھ دونوں کے لئے روزہ رکھے۔ اور ابوداود میں

[illegible]

ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ یہی مذہب قوی ہے۔

[illegible]

الولد كما وقع في البخاري في

حديث سعد فلان لم نكبه على

المشهور عنهم و مقصود من

الولد بعد لما روى الدارقطني ان

رجلا قال يا رسول الله انه كان لي

ابوان ابرهما في حال حياتهما

فكيف لي برهما بعد موتهما فقال

صلى الله عليه وسلم ان من بعد

البر ان تصلي لهما مع صلاتك و ا

ن تصوم لهما مع صيامك و

بالصيام من الولد لهذا الحديث و

الحديث ابن عباس عند البخاري و

مسلم ان امراة قالت يا رسول الله

ان امي ماتت و عليها صوم نذر

فقال ارايت لو كان دين على امك

فقضيته و كان يؤدي عنها

[illegible] عن امك و

خرج مسلم و ابو داود و الترمذي

من حديث بريدة ان امراة [illegible]

[illegible]

كن على امي صوم شهر افصوم
عنها فالصوم عنها ومن غير
الولد ايضاً لحديث من مات وعليه
صيام صام عنه وليه متفق عليه و
بقراءة يس من الولد وغيره
لحديث اقرؤا على موتاكم يس
بالدعاء من الولد لحديث او ولد
صالح يدعو له ومن غيره لحديث
استغفروا لاخيكم وسلوا له
التثبيت ولقوله تعالى والذين
جاؤا من بعدهم يقولون ربنا
اغفرلنا ولاخواننا الذين سبقونا
بالايمان ولصلاة الجنازة من بدعاء
ليس [illegible] لجميع ما فعله
الولد [illegible] من اعمال
[illegible] لحديث ولد الانسان من سعيه
[illegible]

کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کی
ماں مرگئی اور اس کے ذمہ نذر کے روزے
تھے آپ نے فرمایا کہ تیری ماں [illegible]
[illegible] کی طرف سے روزہ رکھ تو
[illegible]
آپ نے فرمایا [illegible] کی طرف
سے [illegible] صحیح مسلم [illegible]
عورت نے [illegible] ماں [illegible] میت
کے روزے [illegible] کی طرف
سے [illegible] آپ نے فرمایا [illegible]
طرف سے [illegible] اور غیر [illegible]
کا بھی ثواب میت کو [illegible]
حدیث متفق علیہ [illegible]
جب [illegible] روزے [illegible]
[illegible] کی طرف سے [illegible]
[illegible] کا ثواب بھی میت کو پہنچتا ہے
اولاد کی طرف سے بھی اور غیر اولاد کی
طرف سے بھی اس واسطے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا ہے کہ اپنے مردوں پر یسین پڑھو

اور دعا کا نفع بھی میت کو پہنچتا ہے اولاد دعا
کرے یا کوئی اور کار خیر جو اولاد اپنے
والدین کے لیے کرے سب کا ثواب
والدین کو پہنچتا ہے اس واسطے کہ حدیث
میں آیا ہے کہ انسان کی اولاد اس کی سعی
سے ہے (جب علامہ شوکانی اور علامہ محمد بن
اسمعیل امیر کی تحقیق ایصال ثواب قراۃ
[illegible]
[illegible]
[illegible])

آپ شرح منہاج میں فرماتے ہیں۔

لا يصل عندهم ثواب القراءة على [illegible]
المشهور والمختار الوصول اذا [illegible]
سأل الله ايصال ثواب قراءته و [illegible]
ينبغي الجزم به لانه دعاء فاذا [illegible]
جاز الدعاء [illegible] بما ليس [illegible]
للداعي فلان يجوز بما هو له اولى [illegible]
ويبقى الامر فيه موقوفا على [illegible]
استجابة الدعاء هذا المعنى لا [illegible]

نمبر (۳۰) مولوی ابوالبرکات احمد

سوال: قبرستان میں [illegible] پر [illegible] صحابیات [illegible] فرمائیں۔
جواب: اس مسئلہ میں اختلاف ہے میت کو دفن کے بعد اس کے سرہانے پر سورہ بقرہ کی
ابتدائی آیات ھم المفلحون تک اور آخری آیات فانصرنا علی القوم
تک اور پیروں کی طرف [illegible] پڑھنے کی روایت حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما سے موقوفا و مرفوعا طبرانی، مسند احمد، بزار وغیرہ میں نقل ہے۔ اس
روایت کی سند [illegible] ہے۔ [illegible]

نمبر (۳۱) غیر مقلدین (وہابیوں) کے پیشوا نواب صدیق حسن

اور طریقہ ختم خواجگان رحمۃ اللہ علیہم

یہ ختم [illegible] مقصد [illegible] مقصد حاصل ہوتا ہے طریقہ اس کا
یہ ہے کہ پہلے باتفاق ایک بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر [illegible]
[illegible]
[illegible] ختم کا [illegible]
[illegible] یہ ختم منسوب ہے [illegible] ان بزرگوں کی تعیین نام میں
اختلاف ہے [illegible] حصول [illegible] ان بزرگوں کے چاہے اور جب تک [illegible]
[illegible] ختم [illegible] ہے
[illegible]
[illegible]

[illegible] تے تھے اور [illegible] عظمت [illegible] حلقہ میں پڑھے گئے ہیں
اور انوار تجلیات حضرت [illegible] نقشبندیہ [illegible] محمد [illegible] رضی اللہ تعالیٰ سے ختم [illegible]
[illegible] واسطے [illegible] حضرت کے [illegible] ہیں [illegible] ثانی کے ختم میں بھی معمول [illegible]
اسی طور پر [illegible] شیخ محمد [illegible] جعفر
صادق و ابو یزید بسطامی و [illegible] خرقانی [illegible] ہیں تا ان سے شاہ
نقشبند [illegible] کا [illegible] اتفاق ہے کہ [illegible] حصول مرادات و دفع بلا و قہر اعداء و
حساد و رفع درجات و وصال قربات و ظہور تجلیات میں [illegible] جدید [illegible]
فریہ کا تریاق مجرب ہے طریقہ اس ختم کا یہ ہے کہ [illegible] استغفار پڑھے اور سات بار [illegible]
اور [illegible] بار [illegible] سورہ اخلاص پھر سات بار [illegible]
[illegible] وقت [illegible] ہوئے [illegible] حاجت کا سوال [illegible] مقصود [illegible] ہے
[illegible]
اس پر [illegible] ہے

[illegible] کثیر [illegible] حضرت [illegible] نقشبند [illegible]
لمس وصال [illegible] لاتحصی [illegible] نقشبندیہ
سورۃ الاخلاص [illegible]
[illegible] کان [illegible]
ذلک ترتیب [illegible]
[illegible]
[illegible]

المکتوبات لمحمد معصوم ... السادات السادات ... السادات ومن حالط السادات ... السادة والسعادة وهو الحفظ ... و فصل الورد المخصوص في لطريقة النقشبندية بعد اسم الذات وسمي الاثبات كذا ذكره ... السعود انتهى

ے اس طریقہ مجددیہ کو بھی بابت ... ترتیب کے ذکر کیا ہے والد مرحوم میرے نقشبندی تھے اور قاضی محمد علی شوکانی بھی نقشبندی تھے اور اہل خاندان شاہ ولی اللہ محدث و مرزا مظہر جانجاناں بھی اسی طریقہ ... پر تھے ... شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے ... اعمال مشائخ ختم خواجگان نیز مجرب ہے ... طریقہ او معروف و مشہور ختم یا مدبّر العجائب بالخیر یا مدبّر یک ہزار و صد بار اول و آخر درود شریف صد بار نیز خواہ تنہا خواہ بجماعت نیز مجرب است انتہی۔

دوسرا طریقہ

یہ طریقہ ختم خواجگان کا ہے ... سوا روپے ... چیز کو مع تسمیہ پڑھے ... سات بار درود ایک سو بار الم نشرح ... ایک ہزار بار پھر فاتحہ سات بار درود ایک سو بار ... شیرینی پر فاتحہ حضرات مشائخ پڑھ کر تقسیم کر دے۔ واللہ اعلم۔

ختم حضرت مجدد شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ۔

یہ ختم واسطے حصول ... مقصد و حل مشکلات کے مجرب ہے پہلے سو بار درود

[illegible]

لازم کرلو۔

ختم قادریہ

[illegible]

مشائخ طریقت کو دے کر تقسیم کرے۔

دیگر ختم قادریہ

[illegible]

درود ایک سو گیارہ بار پڑھے۔

اللھم صل علی محمد معدن الجود والکرم وعلی آلہ محمد وبارک وسلم

[illegible]

ختم دفع شر

[illegible]

ختم برائے میت

جس کے پاس ختم قرآن یا تہلیل ہو اس سے کہ کہ دس بار قل ھو اللہ احد مع بسم اللہ پڑھے پھر دس بار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر دس بار اللھم اغفرہ وارحمہ پھر ... سورۃ فاتحہ پڑھے ... ثواب ان کلمات طیبات کا خواص حلقہ میں پڑھے گئے اور ثواب ختم قرآن تہلیل کا فلاں کی روح کو پیش کیا گویا حلقے کے بیچ میں ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

([illegible])

اب ان مجددی کی عبارت کا مطالعہ فرمائیں جس کا ترجمہ نواب صدیق حسن نے کیا ہے یعنی خریطۃ الاسرار کی عبارت

نمبر (۳۲) محمد بن علی حقی النازلی لکھتے ہیں

اعلموا ان الامام الهمام الفائق الذی هو فی التعبیر والحدیث ناطق و فی جمیع الطرق والاسرار سابق وهو سیدی جعفر صادق و ابو یزید البسطامی و ابو الحسن الخرقانی ومن دونهم الی شاه النقشبند قدس الله اسرارهم و

مفہوم کے لئے گذشتہ نواب صدیق حسن بھوپالوی کی عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

نفعنا بهم آمين انهم اتفقوا فی
قضاء الحاجات و حصول
المرادات و دفع البلاء و
قهر الاعداء والحساد ورفع
الدرجات و وصول القربات و
ظهور البركات قد استمر هذه
الفائدة الجليلة والاسرار الغريبة و
هی الاستغفار مائة مرة والفاتحة
سبع مرات و الصلوة علی النبی
ﷺ مائة مرة والم نشرح تسعة و
سبعين مرة و قرائة سورة اخلاص
الفو واحدة ثم الفاتحة سبع مرات
و عند تمام الکل یصلی علی النبی
ﷺ مائة مرة ثم يسأل حاجته و
يطلب مقصوده فانها تقضى باذن
الله تعالى ولا يتجاوز الى اربعة ايام
و [illegible]
وجربنا كثيرا ولكن اوصى من
وصل الى مراده ان لا يخشى مرة

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

لا حد من السفهاء لئلا يستعملوها
[illegible] ذلك الترتيب
[illegible]
[illegible] صباحا و
مساحا او دبر كل المكتوبات
الخمس عادات السادات سادات
العادات ومن حفظ [illegible]
[illegible] وهو اعظم
الركن و افضل الورد لمخصوص
في الطريقة النقشبندية بعد اسم
[illegible] في ارواح
المشائخ بركة هذا الورد يعدون
[illegible]
[illegible]
[illegible]
كذا ذكره ابو السعود

(خزينة الاسرار الكبرى ٢٢٠)

نمبر (۳۳) علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں

الحمد الله رب العلمين، ليس في الايه ولا في الحديث ان الميت لا ينتفع بدعاء الخلق له وبما يعمل عنه من البر بل ائمة الاسلام متفقون على انتفاع الميت بذالك وهذا مما يعلم بالاضطرار من دين الاسلام وقد دل عليه الكتاب والسنة والاجماع فمن خالف ذالك كان من اهل البدع

(مجموعہ فتاوی [illegible])

الحمد للہ رب العالمین مذکورہ آیت اور حدیث میں یہ (بالکل) نہیں ہے کہ میت ان اعمال سے نفع حاصل نہیں کرتی جو مخلوق اس کیلئے کرتی ہے (بلکہ تمام آئمہ حدیث متفق ہیں) کہ میت عمل سے نفع حاصل کرتی ہے [illegible] یہ بات اسلام [illegible] آئمہ اسلام میت کے [illegible] نفع حاصل ہونے پر متفق ہیں اور یہ اسلام کے ضروری مسائل میں سے ہے۔ اور اس پر کتاب و سنت اور اجماع دلالت کرتے ہیں اور جو کوئی اس کی مخالفت کرے وہ بدعتی ہے۔

نمبر (۳۴) ابن قیم کا فتوی

وذهب بعض اهل البدع من اهل الكلام انه لا يصل الى الميت شئ منه لا دعاء ولا غيره

بعض اہل بدعت اہل کلام میں سے کہتے ہیں کہ میت کو کسی چیز کا ثواب نہیں پہنچتا نہ دعا کا اور نہ کسی اور عمل کا۔ (کتاب [illegible] ص ۲۹۸)

نمبر (۳۵) محمد بن اسماعیل امیر کا فتوی

وأن هذه الأدعية ونحوها نافعة للميت بلا خلاف وأما غيرها من قراءة القرآن له فالشافعي يقول لا يصل ذلك إليه وذهب أحمد وجماعة من العلماء إلى وصول ذلك إليه وذهب جماعة من أهل السنة والحنفية إلى أن للإنسان أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاة كان أو صوما أو حجا أو صدقة أو قراءة قرآن أو ذكرا أو أي نوع من أنواع القرب وهذا هو القول الأرجح دليلا

یعنی یہ دعائیں میت کو نفع دیتی ہیں اور قرآن کی تلاوت کے بارے میں اختلاف ہے امام شافعی کہتے ہیں کہ اس کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا اور امام احمد اور علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ قرآن پڑھنے کا ثواب میت کو پہنچتا ہے اور اہل سنت میں سے ایک جماعت اور حنفیہ کا یہی مذہب ہے کہ انسان اپنے عمل کا ثواب غیر کو پہنچا سکتا ہے نماز ہو روزہ ہو حج ہو صدقہ یا قرأت قرآن یا ذکر یا عبادت کی کوئی اور قسم اور یہی قول دلیل کی رو سے زیادہ راجح ہے۔

(سبل السلام شرح بلوغ المرام ۲ ۵۸۲ ۵۸۷)

نمبر (۳۲) نواب وحید الزمان غیر مقلد کا فتویٰ

لا خلاف بين أهل السنة في أن الأموات ينتفعون بسعي الأحياء في أمرين أحدهما ما تسبب إليه الميت

یعنی اس میں اہل سنت کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے کہ مردے زندوں کی کوشش سے دو امور میں نفع پاتے ہیں ایک وہ جس کا سبب میت نے اپنی حیات میں

في حجته والثاني دعاء المسلمين
واستغفارهم له والصدقة والحج
واختلف اصحابنا في ثواب
العبادات البدنية كقراءة القرآن و
غيره ومذهب المحققين من اهل
الحديث ان ثواب كل عبادة بدنية
كالصوم والقرآن والصلاة كما
الصدقة يصل اليهم سواء
لهم شئ لثواب او بصفه ونفعه [illegible]
نص عليه الامام احمد وفي بعض
الى الميت كل شيء من صدقة
وصلوة وحج واعتكاف وقراءة و
ذكر وغير ذلك

هدیہ سعدی

[illegible]

دوسری عبادات پہنچتا ہے

نمبر (۳۷) فقہ محمدیہ کلاں

مولوی نور الحسن غیر مقلد نے لکھا ہے

[illegible]

قرآن پڑھنا مستحب ہے، اس لئے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے ایک کھجور کی ٹہنی تازہ دو ٹکڑے کر کے گاڑی تھیں اس لئے کہ جب ٹہنی کی تسبیح سے تخفیف عذاب کی امید ہے تو پھر قبر کے پاس قرآن پڑھنے سے بطریق اولیٰ امید ہے۔ (فتاویٰ ... ص ۳۰۳)

نمبر (۳۸) فقہ حنفی کی مشہور کتاب حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے

فللانسان ان یجعل ثواب عمله لغیره عند اهل السنة والجماعة صلوة کان او صوما او حجا او صدقة او قراءة القرآن والاذکار او غیر ذلک من انواع البر ویصل ذلک الی المیت وینفعه

یعنی کوئی انسان اپنے عمل کا ثواب کسی غیر کو پہنچائے اہل سنت کے نزدیک یہ جائز ہے وہ عمل نماز ہو یا روزہ حج ہو یا صدقہ تلاوت قرآن مجید ہو یا ذکر یا اس کے علاوہ نیک اعمال میں سے کوئی عمل بھی ہو اور میت کو ان اعمال کا ثواب پہنچتا ہے اور اسے نفع دیتا ہے۔

(حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ۱ ۳۴۱ ۳۴۲)

نمبر (۳۹) حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں

وهذا جائز عند اهل السنة وهو ان یجعل الانسان ثواب عمله لغیره صلوة کان او صوما او صدقة او غیرها کقراءة القرآن والطواف والعمرة والاذکار ونحوها

اور یہ اہل سنت کے نزدیک جائز ہے کہ انسان اپنے عمل کا ثواب کسی دوسرے کو بخشے خواہ وہ نماز ہو یا روزہ ہو یا صدقہ ہو یا اس طرح کی جیسے قرات قرآن طواف عمرہ اور ذکر اور اسی طرح کی دوسری نیکیاں

(فتح باب العنایة بشرح النقایه ۱/۱۰۳) تک ہے۔

نمبر (۴۰)　　　امام نووی اور منکرین پر فتوی

عن بعض اصحاب الکلام من ان　بعض متکلمین نے جو کہا ہے کہ میت و
المیت لا یلحقه بعد موته ثواب　اس کی موت کے بعد ثواب نہیں پہنچتا یہ
فهو مذهب باطل قطعا وخطا　مذہب قطعی باطل ہے جو قرآن حدیث اور
بین مخالف نصوص الکتاب　اجماع امت کے خلاف ہے جن کی
والسنه واجماع الامه فلا یلتفت　طرف بالکل توجہ نہ کی جائے۔
الیه

(شرح مسلم نووی ۱/۱۲)

نمبر ۴۱　　　مولوی عبدالجبار بن عبداللہ غزنوی غیر مقلد کا فتوی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] صدقات [illegible] اموات [illegible]

[illegible]

[illegible] فی التصدق اختلاف [illegible] وصدقہ

[illegible]

فان الصدقة تصل الی المیت وینتفع به بلا خلاف بین المسلمین و

[illegible] فی کتابه [illegible]

اصحاب الکلام من ان المیت لا یلحقہ بعد موتہ ثواب فھو مذھب
باطل قطعا و خطاء بین لنصوص الکتاب والسنۃ واجماع الامۃ فلا
التفات الیہ ولا تعریج علیہ۔ شرح فقہ اکبر [illegible]
[illegible]

(فتاوی [illegible] جلد [illegible] ص ۳۳۴)

قرآن واحادیث اور اقوال متقدمین ومتاخرین سے یہ بات پایۂ ثبوت [illegible]
[illegible] حقیقت کو اسلام قبول کرتا ہے اور مسلمان دور نبوی ﷺ سے [illegible]
[illegible] مختلف طریقوں سے [illegible]
[illegible]
[illegible] اور احادیث سے اس بات کا بھی ثبوت ملتا
[illegible]
[illegible]

ما رآہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن

اخرجہ احمد فی مسندہ [illegible] والحاکم فی المستدرک [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ومحمد فی الموطا [illegible])

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے [illegible]

اور اگر یہ کام بدعت و حرام ہوتا

عن ابن عمر قال رسول الله

علی الضلالة

امتی نہیں ہوئی۔

کھانا سامنے رکھ کر قرآن پڑھنا

کھانا سامنے رکھ کر تلاوت قرآن مجید کرنا بہت ہی اچھا ہے کیونکہ کھانا کھانے سے پہلے ہی اللہ کے رسول ﷺ نے بسم اللہ پڑھنے کا حکم دیا ہے اور بسم اللہ قرآن مجید کی آیت کا حصہ ہے جس کے پڑھنے سے کھانے میں برکت ہوتی ہے تو قرآن مجید کی چند آیات پڑھنے سے کیا اس میں برکت نہ ہوگی۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ مبارک بھی یہی تھا کہ کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھتے اور پڑھنے کا حکم فرماتے تھے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے

نمبر (۱)

عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ اذا اكل احدكم طعاما فليقل بسم الله فان نسي في اوله فليقل بسم الله اوله و آخره

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو بسم اللہ پڑھے اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو کہے بسم اللہ اولہ و آخرہ۔

(ترمذی ج ۲ ص ۳۳۳)

معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی آیت پڑھنے سے کھانے میں برکت پیدا ہوتی ہے بسم اللہ بھی قرآن مجید کی آیت ہے، اس کے پڑھنے سے حرام نہیں تو چند آیات پڑھنے سے کیسے کھانا حرام ہوگا۔

علامہ محمود آلوسی حنفی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق وضاحت فرماتے ہیں کہ

ان تحریم الحلال علی وجهین [illegible]

الاول [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الحلال مطلقا او موکدا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

احمد بن شمعون الواعظ فی اماليه [illegible]

و ابن نجار عن عائشة ان رجلا اتی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ کھانے پر تلاوت قرآن مجید درست ہے کھانا حرام نہیں ہوتا ہے اور یہ ایک جائز عمل ہے اور کھانے وغیرہ پر اگر تلاوت قرآن مجید کی جائے تو وہ حرام نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کا کھانا ناجائز ہوتا ہے بلکہ نبی اکرم ﷺ نے تو حکم دیا کہ اپنے کھانے کو ذکر الہی کے ساتھ ہضم کرو جیسے کہ حدیث نبوی ﷺ میں ہے

حدیث نمبر (۳)

عن حسن قال قال رسول الله ﷺ اذیبوا طعامکم بذکر الله ولا تناموا علیه فتقسو له قلوبکم (المنهاج فی شعب الایمان ۲ ص ۳۰۹)

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ اپنے کھانوں کو ہضم کرو اور اس سے غافل نہ ہو جاؤ کہ تمہارے دل سخت ہو جائیں۔

حدیث نمبر (۴)

عن سلمه قال خفت ازواد الناس واملقوا فاتوا النبی ﷺ فی نحر ابلهم فاذن لهم فلقیهم عمر فاخبروه فقال ما بقاؤکم بعد

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غزوہ میں لوگوں کا زاد راہ ختم ہو گیا اور وہ فاقوں میں مبتلا ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تاکہ آپ ﷺ سے اونٹ

[illegible] فدخل عمر على النبي ﷺ [illegible]
[illegible] رسول الله ﷺ [illegible]
[illegible] رسول الله ﷺ [illegible]
[illegible]
[illegible] عليه [illegible]
[illegible] الناس حتى [illegible]
ثم قال رسول الله ﷺ أشهد أن لا
إله إلا الله وأني رسول الله
[illegible]
[illegible]

[illegible] کی اجازت حاصل کریں [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] کی ملاقات حضرت عمر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہوئے پس عمر
[illegible] ﷺ کے پاس
[illegible] رسول ﷺ [illegible]
[illegible] زندہ [illegible]
[illegible] ﷺ نے فرمایا [illegible]
میں اعلان کردو کہ اپنا بچا ہوا زادِ راہ لے
آئیں۔ پس آپ ﷺ نے اس پر برکت
کی دعا کی پھر ان سے فرمایا کہ اپنے اپنے
برتن بھر لو لوگوں نے اپنے اپنے برتن بھر
لیے جب فارغ ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے
علاوہ کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ کا
رسول ہوں۔

ہے اور اس کا کھانا بھی جائز ہے۔

حدیث نمبر (۵)

فقالت الله و رسوله اعلم فانطلق ابو طلحة حتى لقي رسول الله ﷺ فاقبل رسول الله ﷺ و ابو طلحة معه حتى دخلا فقال رسول الله ﷺ هلمي ما عندك يا ام سليم فاتت بذلك الخبز فامر به رسول الله ﷺ ففت و عصرت عليه ام سليم عكة لها فادمته ثم قال فيه رسول الله ﷺ ما شاء الله ان يقول ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة حتى اكل القوم كلهم و شبعوا و القوم سبعون رجلا او ثمانون

تو ام سلیم نے کہا اللہ اور اس کا رسول جانے پس نکل پڑے ابو طلحہ یہاں تک کہ جا ملے پھر ابو طلحہ چلے اور آپ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ آئے تو رسول اللہ ﷺ ابو طلحہ کے ساتھ تشریف لائے تو فرمایا اے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو تمہارے پاس ہے لاؤ تو وہ لے آئیں تو انہوں نے روٹی پیش کی آپ ﷺ نے روٹی کے ٹکڑے کرنے کا حکم دیا پھر ام سلیم نے ایک کپی سے گھی نچوڑ کر روٹی پر لگایا پھر رسول اللہ ﷺ نے اس پر کچھ پڑھا جو اللہ نے چاہا پھر اس کے بعد فرمایا دس آدمیوں کو اجازت دو ان کو اجازت دی گئی تو انہوں نے کھایا اور سیر ہو کر چلے گئے پھر دس آدمیوں کو بلایا تو انہوں نے بھی کھایا اور سیر ہو کر چلے گئے پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ تو انہیں بلایا گیا تو انہوں نے کھایا اور سیر ہو کر چلے گئے یہاں تک کہ تمام آدمیوں نے کھا لیا اور سیر ہو کر چلے گئے اور وہ ستر یا اسی آدمی تھے۔

مسلم باب جواز استتباعه غیره الی دار من یثق برضاه بذلک برقم ۲۰۳۷

ومشکوٰۃ ۵۳۵ وترمذی ابواب المناقب ۲۰۳ ۲۰۳ وشرح السنۃ ۳ ۲۰ و

مسند [illegible] ۳ وسعید ۱۸۹ ودلائل النبوۃ لابی نعیم ۲ ۵ ۳

اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طریقہ کار تھا کہ وہ کہا کرتے تھے کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ سے جو کھانا [illegible] جو کھانا منظور تھا وہ پڑھا تو لازما وہ دعا اور کلام الہیہ تھے یا قرآن مجید کا کوئی حصہ ہی ہوگا۔

حدیث نمبر (۲)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب حضرت سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا تو ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک پتھر کے برتن میں آپ ﷺ کے لیے حیس بھیجا حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا جاؤ اور تمہیں جو بھی مسلمانوں میں سے ملے بلا لاؤ پس مجھے جو بھی ملا میں اسے بلا لایا پس وہ سب داخل ہوتے اور کھانا کھاتے اور نکلتے جاتے ووضع النبی ﷺ یده علی الطعام فدعا فیه وقال فیه ما شاء الله

اور رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست اقدس کھانے پر رکھا پھر اس پر دعا فرمائی اور جو خدا نے چاہا اس پر پڑھا۔

اور میں نے کسی کو نہیں چھوڑا جو بھی ملا میں نے اسے دعوت دی یہاں تک کہ سب نے کھایا اور سیر ہو گئے اور ان میں سے ایک جماعت نکل گئی اور کچھ باقی رہ گئے تو نبی کریم ﷺ نہیں چاہتے تھے کہ وہ بیٹھے رہیں [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں۔

[illegible]

ایصال ثواب کے لیے دن مقرر کرنا

تعین کی دو قسمیں ہیں

شرعی: **عادی:**

شرعی:

[illegible]

عادی:

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

یہ شریعت کی طرف سے کوئی قید نہیں جب چاہیں عمل میں لائیں یعنی کام
کرنے سے پہلے نیت ضروری ہے اور زمانہ غیر معین میں توقیت محض اتفاقی ہے اس لیے یہ
دونوں ضروری ہیں (کذا فی فتاوی رضویہ جلد ۹)

اگر کسی کو تعلیم دینا ہو تو ہر ایک کام کے لیے تاریخ مقرر کی جاتی ہے وہ ناجائز ہو
جائے گا جس نے یہ شریعت نے کوئی وقت مقرر نہیں کیا۔

پھر مدرسے میں وقت مقرر کرنا کہ تعلیم بیس منٹ یا پندرہ منٹ ہوگی یہ بھی ناجائز ہوگا
کیونکہ شریعت سے ان سب کی قید نہیں کافی عرصہ سال ختم ہونے کے بعد امتحان ہوتے
ختم کا وقت مقرر کیا جاتا ہے یہ سب ہی نیک کاموں کے لیے مقرر کیا جاتے۔

اسی طرح ختم وغیرہ کو دن کے لیے دن اور وقت کا تعین کرنا عرف اور عادت ہے جیسا کہ ہم
ہیں کہ دعا وغیرہ بھی عرف کی وجہ سے جائز ہو جاتے ہیں کیونکہ شریعت نے ان
سب کے لیے کوئی خاص دن مقرر نہیں کیا یہ تعین ہماری طرف سے ہیں۔ چنانچہ احادیث
اس بات کی شاہد ہیں کہ خود نبی اکرم ﷺ نے بھی بعض کام معین وقت میں کیے تھے اور
صحابہ کرام بھی بعض نیک کاموں کے لیے وقت مقرر فرمایا کرتے تھے۔

قباء جانے کے لیے ہفتہ کے دن کو مقرر فرمانا

حدیث نمبر (۱)

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ	حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
کان یاتی قباء کل سبت وکان	روایت ہے کہ نبی کریم رسول اللہ ﷺ
یاتیہ راکبا وماشیا قال ابن دینار و	ہفتہ کے روز قباء شریف تشریف لے جاتے

كان ابن عمر يفعله

(مسلم كتاب الحج ٤٤٨)

تھے آپ بھی ہر ہفتہ کو وہیں جاتے اور ابن دینار نے کہا ہر شنبہ ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۲)

عن عبد الله بن دينار ان ابن عمر كان يأتي قباء كل سبت وكان يقول رأيت رسول الله ﷺ يأتيه كل سبت

(مسلم كتاب الحج ٤٤٩)

حضرت عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر ہر ہفتہ کے دن قباء شریف لے جاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہر ہفتے کے روز تشریف لاتے دیکھا ہے۔

روزہ کے لیے سوموار (بطور یوم ولادت) کا دن مقرر کرنا۔

حدیث نمبر (۳)

عن قتادة ان رسول الله ﷺ سئل عن صوم يوم الاثنين فقال فيه ولدت وفيه انزل علي وفي رواية كان رسول الله ﷺ يصوم الاثنين والخميس

حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوموار کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس دن میری ولادت ہوئی اور اسی دن مجھ پر قرآن نازل کیا گیا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔

(مسلم کتاب الصیام ۱/۳۶۸ ابو داؤد ۱/۳۳۲ ترمذی ۱/۹۳ مشکوۃ ۱۷۹ مسند احمد ۵/۲۹۹ و سنن الکبریٰ ۴/۲۹۳)

حضرت ﷺ کا جمعرات کے دن کو پسند فرمانا۔

حدیث نمبر (۴)

ان النبی ﷺ خرج یوم الخمیس فی غزوۃ تبوک و کان یحب ان یخرج یوم الخمیس

حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ جمعرات کے روز غزوہ تبوک کے لیے نکلے اور آپ ﷺ جمعرات کے روز نکلنا پسند فرماتے تھے۔

(بخاری کتاب [illegible] مشکوۃ ۳۳۹ [illegible] کنز العمال ۳ [illegible])

حضرت عبداللہ بن مسعود کا وعظ کے لیے جمعرات کا دن مقرر کرنا۔

حدیث نمبر (۵)

عن ابی وائل قال کان عبد اللہ یذکر الناس فی کل خمیس فقال لہ یا ابا عبدالرحمن لوددت انک ذکرتنا کل یوم قال اما انہ یمنعنی من ذلک انی اکرہ ان املکم وانی اتخولکم بالموعظۃ کما کان النبی ﷺ یتخولنا بہا مخافۃ

حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر جمعرات کو لوگوں میں وعظ کرتے تھے ان سے ایک شخص نے کہا اے ابو عبدالرحمن میری خواہش ہے کہ آپ ہمیں ہر روز وعظ کریں فرمایا روزانہ وعظ میں یہ امر مانع ہے کہ تمہیں تھکا نہ دوں اور میں تمہاری

السلام علینا [illegible] بخاری کتاب العلم [illegible]

[illegible] سے [illegible] طرح [illegible] جس طرح رسول ﷺ نے لوگوں وعظ کے لیے وقت مقرر کیا ہوا تھا کہ کہیں ہم اکتا نہ جائیں۔

سال میں ایک دن شہدائے احد کے مقابر پر آپ ﷺ کا تشریف لے جانا۔

حدیث نمبر (۶)

عن انس بن مالک ان رسول الله ﷺ کان یاتی احد کل عام فاذا تفوه الشعب سلم علی قبور الشهداء فقال سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ ہر سال احد شریف لاتے جب [illegible] آپ ﷺ تو شہیدوں کی قبروں پر [illegible] اور فرماتے تمہیں سلامتی ہو تمہارے صبر کے [illegible] دار آخرت کیا ہی عمدہ گھر ہے۔

[illegible] در منثور [illegible] سلام علیکم

حدیث نمبر (۷)

عن محمد بن ابراهیم قال کان النبی ﷺ یاتی قبور الشهداء علی راس کل حول فیقول السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار [illegible] وابو بکر و عمر و عثمان و

حضرت محمد بن ابراہیم نے فرمایا کہ نبی ﷺ ہر سال کے آخر پر شہداء کی قبور پر تشریف لاتے پھر فرماتے سلام علیکم [illegible] ابو بکر و عمر و عثمان اور [illegible] بھی [illegible]

فی [illegible] ولخلفاء الاربعة هدا کہ حضور اور چاروں خلفاء کرتے تھے
کانو یفعلون

[illegible]

ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھنے کا حکم فرمانا جن کو پیر یا جمعرات کو شروع کرنا۔

حدیث نمبر (۸)

کان رسول اللہ ﷺ یامرنی ان اصوم ثلثة ایام من کل شهر اولها الاثنین والخمیس

ابوداؤد [illegible] و مشکوٰۃ [illegible]

ام المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے فرمایا کرتے تھے کہ میں ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھا کروں اور ان روزوں کو پیر سے شروع کروں یا جمعرات سے۔

ہر مہینہ میں تین روزے تیرھویں۔ چودھویں۔ پندرھویں رکھنے کا حکم۔

حدیث نمبر (۹)

اذا صمت من الشهر ثلاثة ایام فصم ثلث عشرة و اربع عشرة و خمس عشرة

ترمذی [illegible] و مشکوٰۃ [illegible]

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ اگر تو روزہ رکھنا چاہے تو مہینہ میں تین دن کے روزے رکھ۔ مہینہ کی تیرھویں۔ چودھویں اور پندرھویں کو۔

رکھتے تھے قربانی حضرت ذات اقدس میں آپ ﷺ کا تشریف لے جانا۔

حدیث نمبر (۱۰)

عن عائشة انها قالت كان رسول الله ﷺ كلما كان ليلتها من رسول الله ﷺ يخرج من آخر الليل الى البقيع فيقول السلام عليكم دار قوم مؤمنين

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب میری باری میں تشریف لاتے تو رات کے آخری [illegible] میں جنت البقیع میں تشریف لے جاتے اور [illegible] مومنین۔

([illegible] ۲۸۰)

[illegible] سے ثابت [illegible] سے قبرستان [illegible] کا ثبوت ملتا ہے [illegible] ایصال ثواب کے لئے بھی [illegible] مقرر [illegible] [illegible] جو [illegible] سمجھا جاتا ہے [illegible] چاہیے۔

اعتراض نمبر (۱)

رب تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے!

وان ليس للانسان الا ما سعى — اور یہ کہ آدمی نہیں پائے گا مگر اپنی کوشش سے۔

اس آیت [illegible] عمل کا [illegible] کے اعمال کا اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

اس [illegible] جواب [illegible] ہیں

پہلا جواب!

انہ منسوخة بقوله تعالى والذين [illegible] یہ آیت [illegible] والذین

امنوا واتبعتهم ذريتهم بايمان امنوا واتبعتهم الآية سے منسوخ
الحقنا بهم ذريتهم الاية أدخل ہے۔ اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد
الآباء الجنة بصلاح الابناء نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم
نے ان کی اولاد ان سے ملا دی اور ان کے
عمل میں انہیں کچھ کمی نہ دی سب آدمی
اپنے کئے میں گرفتار ہیں۔

اس آیت کریمہ سے واضح ہوا کہ باپ کی نیکیوں کی وجہ سے ان کی اولاد کو بھی
جنت میں داخل کر دیا جائے گا جبکہ ان کے اپنے اعمال میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

دوسرا جواب!

انها خاصة بقوم ابراهيم و موسى اس آیت کریمہ کا حکم قوم ابراہیم علیہ السلام
عليهما الصلوة والسلام فاما هذه اور قوم موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے
الامة فلها ما سعت وما سعي لها انہیں صرف اپنے ہی عمل کا فائدہ ہوتا تھا
قاله عكرمة لیکن امت مصطفی ﷺ کو اپنے اعمال کا بھی
فائدہ ہوتا ہے دوسرے لوگ جو اپنی
عبادات کا ثواب انہیں پہنچائیں اس کا
فائدہ بھی انہیں حاصل ہوتا ہے۔ جیسا کہ
امام عکرمہ نے فرمایا

تیسرا جواب!

ان المراد بالانسان [illegible]

للمومن ما سعی و سعی غیرہ فلہ [illegible] وہو قول الربیع بن انس

[illegible] شخص سے عمل کا وہ فائدہ حاصل نہیں ہوگا لیکن مومن کو اپنے اعمال کا فائدہ بھی ہوگا اور دوسروں کے اعمال کا بھی جن کا ثواب اسے پہنچایا گیا جو حضرت ربیع بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی قول ہے۔

چوتھا جواب!

لیس للانسان الا ما سعی من طریق العدل فاما من باب الفضل فجائز ان یزیدہ اللہ ما شاء قالہ الحسین بن فضل

آیت [illegible] میں [illegible] انسان صرف اسی بات کا جو اس نے خود کوشش کی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے نظام میں صرف عدل کی بات ہوتی تو یہ شخص کسی دوسرے کے عمل کا فائدہ حاصل نہ کر سکتا لیکن نظام قدرت میں فضل کو بھی دخل ہے اس لیے وہ اپنے فضل سے انسان کو اس کے اپنے اعمال کا فائدہ بھی دے گا اور دوسروں سے پہنچائے گئے ثواب کا فائدہ بھی دے گا وہ اپنے فضل سے جتنا چاہے انسان کے مراتب کو زیادہ کرے یہ قول حضرت حسین بن فضل رضی اللہ عنہ کا ہے۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

پانچواں جواب:

ان اللام في الانسان بمعنى على اي ليس على الانسان الا ما سعى (مرقاة [illegible])

للانسان میں لام بمعنی علی ہے تب اب آیت کریمہ کا معنی یہ ہوگا کہ انسان کو نقصان صرف اپنے برے عمل کا ہوگا کسی دوسرے کی بداعمالیوں کا اسے نقصان نہیں ہوگا۔

اور اسی آیت کے تحت ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

وسئل عن قوله تعالى (وان ليس للانسان الا ما سعى) وقوله ﷺ اذا مات ابن آدم انقطع عمله الا من ثلاث صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له فهل يقتضي ذلك اذا مات لا يصل اليه شيء من افعال البر فاجاب الحمد لله رب العالمين ليس في الآية ولا في الحديث ان الميت لا ينتفع بدعاء الخلق له و بما يعمل عنه من البر انتهى

اللہ تعالیٰ کا قول ہے: نہیں ملتا انسان کو مگر وہی جو وہ کوشش کرتا ہے۔ اور حضور نبی اکرم ﷺ کا قول ہے: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے مگر تین عمل صدقہ جاریہ، وہ علم جس سے نفع حاصل ہو یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔ تو کیا یہ آیت اور حدیث تقاضا کرتی ہیں کہ انسان کی وفات کے بعد اس کو نیک اعمال میں سے کوئی چیز نہیں پہنچتی۔ پس جواب دیا تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو پروردگار ہے تمام

الاسلام متفقون على انتفاع الميت بذلك وهذا مما يعلم بالاضطرار من دين الاسلام وقد دل عليه الكتاب والسنة والاجماع فمن خالف ذلك كان من اهل البدع

قال الله تعالى الذين يحملون العرش ومن حوله يسبحون بحمد ربهم ويؤمنون به ويستغفرون للذين آمنوا ربنا وسعت كل شيء رحمة وعلما فاغفر للذين تابوا واتبعوا سبيلك وقهم عذاب الجحيم ربنا وادخلهم جنات عدن التي وعدتهم ومن صلح من آبائهم وازواجهم وذرياتهم انك انت العزيز الحكيم وقهم السيئات ومن تق السيئات يومئذ فقد رحمته، فقد اخبر سبحانه ان الملائكة يدعون للمؤمنين

پہنچنے والا ہے تمام جہانوں کا۔ بے شک اس آیت اور کسی حدیث میں نہیں ہے کہ میت کو مخلوق کی دعا سے اور اس نیک کام سے جو اس کی طرف سے کیا جائے نفع نہیں پہنچتا۔ بلکہ تمام اہل اسلام اس سے میت کو نفع پہنچنے پر متفق ہیں اور یہ حکم ان میں سے ہے جو اضطرار کے ساتھ دین اسلام سے جانے جاتے ہیں اور بے شک اس پر کتاب و سنت اور اجماع دلالت کرتا ہے۔ تو جو شخص اس کی مخالفت کرے گا وہ اہل بدعت میں سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جو فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں عرش کو اور وہ جو عرش کے گرد (حلقہ زن) ہیں وہ تسبیح کرتے ہیں حمد کے ساتھ اپنے رب کی اور ایمان رکھتے ہیں اس پر اور استغفار کرتے ہیں ایمان والوں کے لیے (کہتے ہیں) اے ہمارے رب تیری رحمت و علم میں ہر چیز سمائی ہے پس بخش دے انہیں جنہوں نے توبہ کی اور چلے تیری

المغفرة ووقاية العذاب ودخول الجنة ودعاء الملائكة ليس عملاً للعبد

وقال تعالى (واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات) وقال الخليل عليه السلام (رب اغفر لي ولوالدي وللمؤمنين يوم يقوم الحساب)

وقال نوح عليه السلام (رب اغفر لي ولوالدي ولمن دخل بيتي مؤمناً وللمؤمنين والمؤمنات) فقد ذكر استغفار الرسل للمؤمنين امراً بذلك واخباراً عنهم بذلك ومن السنة المتواترة التي من جحدها كفر صلاة المسلمين على الميت ودعاؤهم له في الصلاة وكذلك شفاعة النبي ﷺ يوم القيامة فان السنن فيها متواترة بل لم ينكر شفاعته لاهل الكبائر الا

راستوں اور بچا لے انہیں عذاب جہنم سے اے ہمارے رب داخل فرما انہیں سدا بہار باغوں میں جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور جو قابل بخشش ہیں ان سب باپ دادا کی بیویوں اور ان کی اولاد سے بیشک تو بڑی عزت والا اور حکمت والا ہے اور بچا لے انہیں برائیوں سے اور جس کو تو بچا لے سزاؤں سے اس دن تو بے شک تو نے اس پر بڑی رحمت فرمائی۔ تو بے شک ملائکہ نے تیری دعا کی۔ بے شک ملائکہ مومنین کے لیے مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں اور عذاب سے بچاؤ اور دخول جنت۔ ملائکہ کا دعا کرنا آدمی کا عمل نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے عرض کی اے پروردگار بخش دے مجھے اور میرے ماں باپ کو اور سب مومنین کو جس دن حساب

من البدع بل قد ثبت انه ينفع [illegible]

لاهل الكبائر و شفاعة دعوة [illegible]

وسؤال الله تبارك وتعالى [illegible]

لهم او مثاله من القرآن و سنن [illegible]

المتواترة وحديث ذلك كثير [illegible]

نعم قد ثبت لصحة عليه والاحاديث [illegible]

الصحيحة في هذا الباب كثيرة [illegible]

مثل ما في الصحيح عن ابن عباس [illegible]

رضي الله تعالى عنهما ان رجلا قال [illegible]

للنبي ﷺ ان امي توفيت فهل [illegible]

ينفعها ان تصدقت عنها قال نعم [illegible]

لي مخرفا اي بستانا فاشهدك اني [illegible]

تصدقت به عنها وفي الصحيحين [illegible]

عن عائشة رضي الله عنها ان رجلا [illegible]

قال للنبي ﷺ ان امي افتلتت [illegible]

نفسها ولم توص واظنها لو [illegible]

تكلمت تصدقت فهل لها اجر ان [illegible]

تصدقت عنها قال نعم وفي صحيح [illegible]

مسلم عن ابي هريرة رضي الله [illegible]

عنها ان رجلا قال للنبی ﷺ ان امی ماتت ولم توص اینفعها ان تصدقت عنها قال نعم وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان العاص بن وائل نذر فی الجاھلیۃ ان ینحر مائۃ بدنۃ وان ھشام بن العاص نحر حصتہ خمسین وان عمرو سأل النبی ﷺ عن ذالک فقال اما ابوک فلو اقر بالتوحید فصمت عنہ وتصدقت عنہ نفعہ ذالک۔

وفی سنن دار قطنی ان رجلا سأل النبی ﷺ فقال یا رسول اللہ ان لی ابوین وکنت ابرھما حال حیاتھما فکیف بالبر بعد موتھما فقال النبی ﷺ ان من البر ان تصلی لھما مع صلاتک وان تصوم لھما مع صیامک وان تصدق لھما مع صدقتک

[illegible] فرمایا کہ ہاں تو اس نے عرض کیا کہ میں [illegible]

[illegible] بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ [illegible]

[illegible]

عبدالله بن بريدة بن حصيب عن [illegible]

ابيه ان امرأة أتت رسول الله [illegible]

صلى الله عليه وسلم فقالت ان امي ماتت و عليها [illegible]

صوم شهر أفيجزئ عنها ان اصوم [illegible]

عنها قال نعم فهذه الأحاديث [illegible]

الصحيحة صريحة في انه يصام [illegible]

عن الميت [illegible]

[illegible]

ذالك [illegible] هذه الاحاديث [illegible]

الصحيحة الصريحة [illegible]

[illegible]

حديث عمرو بانهم اذا صاموا عن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وفي الصحيحين عن ابن [illegible]

عباس رضي الله عنهما ان امرأة من [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فحجی عنها ارایت لو کان علی
امک دین اکنت قاضیه عنها
اقضوا الله فالله احق بالوفاء وفی
روایة للبخاری فاحجی عنها
تحج وفی صحیح مسلم عن بریدة
ان امرأة قالت یا رسول الله ﷺ
ان امی ماتت ولم تحج افیجزی
او یقضی ان احج عنها قال نعم ففی
هذه الاحادیث الصحیحة انه امر
بحج الفرض عن المیت وبحج
النذر کما امر بالصیام وان المأمور
تارة یکون ولدا وتارة یکون اخا
وشبه النبی ﷺ ذلک بالدین
یکون علی المیت والدین یصح
قضاؤه من کل احد فدل علی انه
یجوز ان یفعل ذلک من کل احد
لا یختص ذلک بالولد کما جاء
مصرحا به فی الاخ فهذا الذی
ثبت بالکتاب والسنة والاجماع

اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور
ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی فوت ہو
جائے اس حالت میں کہ اس پر روزے
ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزہ
رکھے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے صحیحین میں روایت ہے کہ ایک
عورت بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی اور عرض
کیا یا رسول اللہ ﷺ میری ماں فوت ہو گئی
اور اس پر نذر کے روزے تھے آپ ﷺ
نے فرمایا اگر تیری ماں پر قرض ہوتا
اسے ادا کرتی تو کیا وہ اس کی طرف سے ادا
[illegible] آپ ﷺ [illegible]
[illegible] کی طرف سے
ادا [illegible] اور حضرت عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے ہی مسلم شریف میں روایت ہے
کہ ایک عورت بارگاہ نبوت
میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ
میری ماں اس حالت میں فوت ہوئی کہ
اس پر مسلسل دو ماہ کے روزے تھے

[illegible]

فمن لم يستطع عنه ولا من ثلاث لم
يفعل أنه لم ينتفع بعمل غيره وإذا
دعا له ولده كان هذا من عمله
الذي لم يعمل وإذا دعا له غيره
لم يكن من عمله لكنه ينتفع به
وأما الآية فللناس عنها أجوبة
متعددة كما قيل إنها تختص
بشرع من قبلنا وقيل إنها
مخصوصة وقيل إنها منسوخة
وقيل إنها تنال لشيء مباشرة وسببا
والإيمان من سعيه الذي تسبب فيه
ولا يحتاج إلى شيء من ذلك بل
ظاهر الآية حق لا يخالف بقية
النصوص فإنه قال (ليس للإنسان
إلا ما سعى) وهذا حق فإنه إنما
يستحق سعيه فهو الذي يملكه و
يستحقه كما أنه إنما يملك من
المكاسب ما اكتسبه هو وأما سعي
غيره فهو حق وملك لذلك
الغير لا له لكن

ثبت حضرت عمرو کی حدیث سے [illegible]
مسلمان کی مسلمان کی طرف سے [illegible]
[illegible] سے نفع حاصل ہوگا
اور جب [illegible]
(دوسرے کی طرف سے) جو [illegible] اور
اسی جواز میں شدید اختلاف ہے اور
صحیحین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص
قبیلہ [illegible] عورت نبی ﷺ کے پاس
آئی اور عرض کیا کہ [illegible] میری والدہ
نے حج کرنے کی منت مانی تھی لیکن حج
کرنے سے پہلے ہی وہ فوت ہو گئی ہے تو کیا
میں اپنی والدہ کی طرف سے حج کروں
جواب میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تو اپنی
والدہ کی طرف سے حج کر اگر تیری والدہ
پر قرض ہوتا تو کیا تو اس کی طرف سے ادا
کرتی [illegible] اللہ کا قرض [illegible]
زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے
اور

[illegible]

أما ... بمنزلة ... السعي الذي ينفع به المؤمن أخاه يثيبه الله عليه ويرحمه هذا وإن ليس للإنسان إلا ما سعى وليس كل ما ينتفع به الميت أو الحي أو يرحم به يكون من سعيه بل أطفال المؤمنين يدخلون الجنة مع آبائهم بلا سعي فالذي لم تجز لأنه أخص من كل انتفاع لئلا يطلب الإنسان الثواب على غير عمله وهو كالدين يوفيه الإنسان عن غيره فتبرأ ذمته لكن ليس له ما وفي به الدين وينبغي له أن يكون هو الموفي له والله أعلم (فتاوى ابن تيمية ج ٢٤ ص ٣١٢)

ساتھ خاص نہیں ہوگا جس طرح [illegible] بھائی کے [illegible] ہیں۔ [illegible] علم نے جو بات کہ [illegible] انسان [illegible] عمل نہیں ہے۔ [illegible] معلوم ہوا کہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے قول [illegible] نبی اکرم ﷺ نے [illegible] منقطع [illegible] ہے بلکہ یہ بات حق ہے [illegible] بہرحال حدیث میں جو رسول ﷺ نے فرمایا کہ منقطع ہو جاتا ہے اس کا عمل مگر صدقہ جاریہ [illegible] علم جس سے نفع حاصل ہو یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعا [illegible] میت کے لیے [illegible] جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ما اغنیٰ عنہ مالہ وما کسب۔ علماء نے کہا کہ کسب سے مراد اس کی اولاد ہے اور جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ [illegible]

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

حدیث شریف میں ہے کہ جس مرنے [illegible] بھائی پر رحم فرماتا ہے اور [illegible]
والے مسلمان پر مسلمان نماز جنازہ پڑھتیں [illegible] ان کے لیے [illegible]
دعا ان کی قبول [illegible] ایک سو ہو اور ایک روایت [illegible] یا تو جس عمل سے میت کو [illegible]
میں ہے چالیس اور ایک روایت میں تین [illegible] رحم فرماتا ہے تو وہ اس کا [illegible]
[illegible] اور وہ اس کی [illegible] عمل تو نہیں ہے بلکہ مومنین کے [illegible]
[illegible] آباؤ اجداد کے ساتھ بھی عمل کے [illegible]
اس کو [illegible] ہے [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] کوشش کا [illegible] سے [illegible]
ثواب [illegible] اور میت پر [illegible] بعض وقت [illegible]
[illegible] عمل سے ثواب طلب کرتا ہے جیسا کہ [illegible]
طرف سے صدقہ کرنے اور روزہ [illegible] اور [illegible] کسی دوسرے کی طرف سے [illegible]
حج کرنے سے اور صحیح بخاری میں روایت [illegible] کرتا ہے تو وہ مقصود اس سے [illegible]
ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کے حق میں دعا [illegible] اس کے [illegible] نہیں [illegible]
کرتا ہے تو [illegible] ایک فرشتہ [illegible] چاہتے کہ وہ اس کی طرف سے [illegible]
کرتا ہے جب بھی وہ اپنے بھائی کے لیے [illegible]

دعا کرتا ہے تو وہ فرشتہ کہتا ہے آمین اور
تیرے لیے اس کی مثل ہو اور یہ اس سعی کا
نتیجہ ہے جس سے مومن اپنے بھائی کو نفع
دیتا ہے اور غیر کی کوشش [illegible]

مانعین و معترضین ایصال ثواب کا ایک اہم اعتراض

یہ نذر و نیاز چونکہ غیر اللہ کے نام سے منسوب ہوتی ہے اس لیے حرام ہے جیسے گیارہویں کہ یہ غوث اعظم کے نام سے منسوب کی جاتی ہے اور یہ سب وما اھل به لغیر اللہ کی زد میں آنے کی وجہ سے حرام ہیں۔

[illegible] عقیدہ جاننا چاہیے کہ اس بارہ میں [illegible]۔

[illegible] ناموں کی طرف منسوب [illegible] [illegible] اور اللہ تعالیٰ سے تقرب [illegible] [illegible]

ایسا کہنا ہی حرام ہے۔

[illegible] وما اھل به لغیر اللہ [illegible] مفسرین کی تحقیق [illegible] وضاحت ہے وہ بھی ملاحظہ کریں۔

انما حرم علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر وما اھل به لغیر اللہ فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیه ان اللہ غفور الرحیم

(سورہ المائدہ پارہ چھ)

اہل کا معنی لغت کی کتابوں میں۔

نمبر (۱) لسان العرب!

اصل الاهلال رفع الصوت وکل [illegible] اہل [illegible] رفع صوته فهو مهل وكذلك [illegible] کا قوله عز وجل وما أهل به لغير الله [illegible] وما اہل به لغير الله [illegible] هو ما ذبح للآلهه وذالك لان [illegible] الذابح كان يسميها عند الذبح [illegible] فذلك هو الاهلال [illegible]

([illegible])

نمبر (۲) المنجد

أهل بالتسمية على الذبيحة [illegible]

(المنجد ۱۱۳۳ کراچی)

اہل کا معنی اہل تفاسیر کی نظر میں۔

نمبر ۱. تفسیر کبیر۔

و قوله وما أهل به لغير الله قال الاصمعي اصله رفع الصوت فكل [illegible] به لغير الله [illegible] رفع فهو مهل هذا معنى الاهلال

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

فی السمع ثم قیل للمحرم مهل لرفعه الصوت بالتلبیة عند الاحرام والذابح مهل لان العرب کانوا یسمون الاوثان عند الذبح ویرفعون اصواتهم بذکرها وکانوا یقولون عند الذبح باسم اللات والعزی فحرم الله تعالی ذلک

(تفسیر کبیر ۲۲۱)

[illegible] ... کو حرام فرما دیا۔

نمبر (۲) تفسیر انوار التنزیل

وما اهل به لغیر الله ای رفع به الصوت عند الذبح للصنم

یعنی وہ جس کے ذبح کے وقت آواز بلند کی جائے بت کے لیے۔

(تفسیر انوار التنزیل فی اسرار التاویل ۱ ...)

نمبر (۳) تفسیر روح البیان۔

ای وحرم ما رفع به الصوت عند ذبحه للصنم

یعنی وہ جانور حرام ہے جس پر ذبح کے وقت بت کا نام آواز بلند کی جائے (یعنی بت کا نام لیا جائے)

(تفسیر روح البیان ...)

نمبر (۴) تفسیر ابی سعود۔

وما اهل به لغير الله اي رفع به الصوت عند ذبحه للصنم

یعنی وہ جس کے ذبح کے وقت بت کے لیے آواز بلند کی جائے۔

(تفسیر ابی سعود المسمی ارشاد العقل السلیم الی مزایا القرآن الکریم بیروت)

نمبر (۵) تفسیر جلالین۔

وما اهل به لغير الله اي ذبح على اسم غيره والاهلال رفع الصوت وكانوا يرفعون عند الذبح لآلهتهم

(تفسیر جلالین ۲۴ کراچی)

یعنی وہ جو غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا اور اہلال کا معنی آواز بلند کرنا ہے اور (کافر) اپنے معبودوں کے لیے ذبح کرتے وقت آواز بلند کرتے تھے

نمبر (۶) تفسیر مظہری۔

او عند الذبح باسم اللات والعزى

(مظہری ۳/۲۰ کوئٹہ)

اور جس پر ذبح کرتے وقت لات وعزیٰ کا نام لیا گیا۔

نمبر (۷) تفسیر بیضاوی

اي رفع به الصوت عند ذبحه للصنم.

یعنی وہ جس پر بت کے لیے ذبح کرتے وقت آواز بلند کی گئی ہو۔

تفسیر بیضاوی ۱۲۷ کراچی

نمبر (۸) جامع البیان فی تفسیر القرآن۔ (ابن جریر)

وما أهل به لغير الله فيه وما ذبح للآلهة و للأوثان يسمى عليه بغير اسمه	اور وہ جو ذبح کیا گیا ہو ان کے معبودان باطلہ اور بتوں کے لیے [illegible] وقت اللہ کا نام نہیں لیا گیا یا غیر کے نام سے
[illegible]	ساتھ ذبح کیا گیا۔

نمبر(۹) تفسیر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

وما أهل به لغير الله ما ذبح بغير اسم الله عمداً للأصنام	اور وہ جو اللہ کے نام کے علاوہ بتوں کے لیے عمداً ذبح کیا جائے۔

(تفسیر ابن عباس علی در منثور ۱/۸۱ ایران)

نمبر (۱۰) تفسیر در منثور فی التفسیر بالماثور

اخرج ابن المنذر عن ابن عباس في قوله وما أهل قال ذبح و اخرج ابن جرير عن ابن عباس في قوله وما أهل به لغير الله يعني ما أهل للطواغيت و اخرج ابن ابي حاتم عن مجاهد وما أهل قال ما ذبح لغير الله.	یعنی ابن منذر نے ابن عباس سے نقل کیا [illegible] اور ابن جریر نے ابن عباس سے نقل کیا [illegible] اور ابن ابی حاتم نے مجاہد سے روایت کیا [illegible] جائے۔

([illegible])

نمبر (۱۱) تفسیر القرآن العظیم ابن ابی حاتم

عن مجاهد (وما أهل به لغير الله) قال ما ذبح لغير الله و روي عن	مجاہد سے روایت ہے [illegible] ذبح کیا جائے [illegible]

الحسن وقتادہ والضحاک والزہری نحو ذلک۔

زہری وغیرہ نے بھی اس کی مثل روایت کیا۔

(تفسیر القرآن العظیم ۱/۲۸۳ مکۃ المکرمہ)

نمبر (۱۲) التفسیر الکبیر المسمی البحر المحیط

وما اھل بہ لغیر اللہ ای ما ذبح للاصنام والطواغیت قالہ ابن عباس ومجاھد وقتادہ والضحاک

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجاہد قتادہ اور ضحاک وغیرہ نے کہا کہ یعنی وہ جو ذبح کیا جائے بتوں اور شیاطین کے واسطے۔

(بحر المحیط ۱/۴۸۸ بیروت)

نمبر (۱۳) تفسیر خازن المسمی لباب التاویل فی معانی التنزیل

وما اھل بہ لغیر اللہ یعنی وما ذبح للاصنام والطواغیت

یعنی وہ جو ذبح کیا جائے بتوں اور طاغوت کے لئے۔

اور اسی میں ہے

یعنی ما ذکر علی ذبحہ غیر اسم اللہ وذلک ان العرب فی الجاھلیۃ کانوا یذکرون اسماء اصنامھم عند الذبح فحرم اللہ ذلک بھذہ الآیۃ۔

یعنی وہ جانور حرام ہے جس کے ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کے نام کے سوا کسی کا نام لیا گیا اور یہ اس لئے کہ عرب جاہلیت میں ذبح کے وقت اپنے بتوں کے نام لیتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت سے اس کو حرام فرما دیا۔

(تفسیر خازن ۱/۱۱۲ [illegible])

نمبر (۱۴) تفسیر مدارک التنزیل و حقائق التاویل

وما اهل به لغیر الله ای ذبح [illegible]

للاصنام فذکر علیه غیر اسم الله [illegible]

(تفسیر مدارک [illegible]) [illegible]

نمبر (۱۵) تفسیر روح المعانی

وما اهل به لغیر الله ای رفع الصوت [illegible]

لغیر الله تعالی عند ذبحه والمراد [illegible]

والاهلال هنا ذکر ما یذبح له [illegible]

کاللات و العزی [illegible]

(تفسیر روح المعانی [illegible] بیروت)

نمبر (۱۶) تفسیر معالم التنزیل

ای ما ذکر علی ذبحه غیر اسم [illegible]

الله ذکر کیا جائے۔

(معالم التنزیل [illegible] ملتان)

نمبر (۱۷) تفسیر کمالین.

یعنی ما ذبح للاصنام وهو قول مجاهد و الضحاک و قتاده

(کمالین علی الجلالین ۲۳ کراچی)

نمبر (۱۸) جامع البیان.

ما ذكر اسم غير الله عند ذبحه — [illegible] کے علاوہ ذکر کیا گیا۔

جامع البیان علی الجلالین ۲۳ کراچی

نمبر (۱۹) علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں۔

وهو ما ذبح لغير اسمه تعالى من — [illegible]
الانصاب والانداد و الازلام و — [illegible]
نحو ذلك مما كانت الجاهلية — [illegible]
ينحرون له

(تفسیر ابن کثیر ۱/۲۰۵ لاہور)

نمبر (۲۰) حضرت امام جصاص حنفی فرماتے ہیں۔

ولاخلاف بين المسلمين ان المراد — مسلمانوں [illegible]
به الذبيحة اذا اهل بها لغير الله — [illegible]
عند الذبح فمن الناس من يزعم ان — [illegible]
المراد بذلك ذبح عبدة الاوثان — [illegible]
الذين كانوا يذبحون لاوثانهم — [illegible]
كقوله تعالى وما ذبح على — [illegible]
النصب واجاز ذبيحة النصراني — [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بیروت، [illegible] العیر للہ [illegible]

[illegible]

[illegible] آیات [illegible]

مجموں کے ساتھ۔ پس یہ آیات طعام الذین اوتو الکتاب حل لکم۔ [illegible] علیہ اللہ۔ اس سے مراد یہ کہ ذبح کرتے وقت [illegible]

نمبر (۲۱) [illegible] فرماتے ہیں

[illegible] ذکر [illegible] اللہ [illegible] لاحل [illegible] [illegible] کے نام [illegible]

[illegible] کے لیے۔

مفردات القرآن [illegible] المکتبۃ المرتضویہ

نمبر (۲۲) [illegible] فرماتے ہیں۔

[illegible] ذکر [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

وھی [illegible] المجوسی [illegible] [illegible]

[illegible] والمجوسی للنار [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] آگ کے لیے۔

نمبر (۲۳) صفوة التفاسیر محمد علی الصابونی

[illegible]

[illegible]

والعزى. وہ لات وعزی کا نام لیتے تھے۔

(صفوة التفاسیر ۱ ۱۲۵ بیروت)

نمبر (۲۴) تفسیر حسینی

[illegible]

بردارند در وقت ذبح لغیر الله آواز بلند کریں [illegible]

[illegible]

پیغمبراں بکشند پیغمبروں کے نام پر۔

تفسیر حسینی فارسی ۲ ۵ لاہور)

نمبر (۲۵) ترجمہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔

وآنچه آواز بلند کرده شود در [illegible]

ذبح وے بغیر خدا اللہ تعالیٰ کے آواز بلند کی جائے۔

(ترجمہ فارسی شاہ ولی اللہ ۱۳۳ لاہور)

نمبر (۲۶) شاہ عبد القادر دہلوی فرماتے ہیں۔

[illegible]

[illegible]

(موضح القرآن ۲ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور)

نوٹ

[illegible]
گیا بلکہ بدلا ہوا ہے۔

نمبر (۲۷) تفسیر مواہب الرحمٰن۔

[illegible]

نمبر (۲۸) علامہ شبیر عثمانی دیوبندی لکھتے ہیں۔

[illegible] اللہ کے نام پر ذبح کرکے فقراء کو کھلائے [illegible] یا کسی مردہ کی طرف سے قربانی [illegible]

نمبر (۲۹) تفسیر روحی۔

[illegible]
کرتے ہیں۔

[illegible]

آگے آرہی ہیں) آگے مزید لکھا ہے کہ

[illegible] حلال ہے۔

[illegible] دی ہے۔

[illegible]

[illegible]
[illegible]
ایسا کہتے ہیں اور پھر چڑھا کر کھاتے ہیں۔

[illegible]

نمبر (۳۰) غیر مقلدین کے پیشوا صدیق حسن بھوپالی اپنی تفسیر فتح البیان میں لکھتے ہیں۔

وما اهل به لغير الله [illegible] وما اهل به لغير الله [illegible]
[illegible]
ذبح لغير الله [illegible]

(تفسیر فتح البیان [illegible])

نمبر (۳۱) درس قرآن۔

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

نمبر ۳۲ تفسیرات الاحمدیہ [illegible]

وما اهل به لغير الله [illegible] وما اهل به لغير الله کے معنی یہ ہیں
[illegible] غیر خدا کے نام پر [illegible]
[illegible]

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

فإن ذبح باسم غير الله أو ذكر مع اسم الله غيره بأن يقول باسم الله ومحمد رسول الله تحرم الذبيحة وإن ذكر معه موصولا غير معطوف بأن يقول باسم الله محمد رسول الله كره ولا يحرم وإن ذكر مفصولا بأن يقول قبل التسمية وقبل أن يضجع الذبيحة أو بعده لا بأس به هكذا في الهداية ومن ههنا علم أن البقرة المنذورة للأولياء كما هو الرسم في زماننا حلال طيب لأنه لم يذكر اسم غير الله عليها وقت الذبح وإن كانوا ينذرونها له

(تفسیرات احمدیہ ص [illegible] پشاور)

[illegible]

نمبر ۳۳ ۔ تفسیر ضیاء القرآن ۔

[illegible]

[illegible]

دلائل کی بے سروپائی آپ پر واضح ہو چکی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] مسلم ذبح شاة المجوسی لبیت نارهم [illegible] لا یؤکل لانه سمی الله ویکره للمسلم

(فتاوی عالمگیری کتاب الذبائح)

[illegible]

اختلاف جہت اور سند بے آپ ارشاد فرماتے ہیں۔

[illegible] اليهود و النصارى يهلون [illegible] [illegible]

[illegible] قرآن کا [illegible]

[illegible]

[illegible] معنی [illegible]

(فتح البیان جلد اول ۲۲۳) [illegible] ہے جو کچھ وہ کہتے ہیں۔

[illegible] قول میں یہلون بمعنی یذبحون مستعمل ہے [illegible] میں مستعمل نہیں [illegible] آواز بلند [illegible] وقت آواز بلند [illegible] معنی میں مستعمل [illegible] تحقیق نقل [illegible]

قال الاصمعي الاهلال اصله رفع الصوت فكل رافع صوته فهو مهل وهذا معنى الاهلال في اللغة ثم قيل للمحرم مهل لرفعه الصوت بالتلبية عند الاحرام والذابح مهل لان العرب كانوا يسمون الاوثان عند الذبح و يرفعون اصواتهم بذكرها

اصمعی نے کہا [illegible] اصل میں آواز بلند [illegible] کہتے ہیں [illegible] اہلال کا لغوی معنی ہے [illegible] محرم کو مہل کہتے ہیں [illegible] وقت بلند [illegible] آواز سے اپنے بتوں کا نام [illegible] تھے۔

[illegible]

[illegible] رقمطراز ہیں۔

واصل الاهلال رفع الصوت وكل رافع صوته فهو مهل وكذلك قوله عز وجل وما اهل لغير الله به هو ما ذبح للآلهة وذلك لان الذابح كان يسميها عند الذبح فذلك هو الاهلال

صاحب تفسیر خازن لکھتے ہیں۔

اصل الاهلال رفع الصوت [illegible] حتى قيل لكل ذابح مهل وان لم يجهر بالتسمية

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تحقیق کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

قال [illegible] والاهلال [illegible] حتى قيل لكل ذابح مهل وان لم يجهر [illegible]

[illegible]

پھر مسلمانوں کا ماأهل لغیر الله به کا یہ معنی بیان کرنا کہ غیر اللہ کے نام سے کسی جانور کو ذبح کرنا تحریف ہے یہ بھی درست نہیں۔ کیونکہ علامہ نووی شارح مسلم نے حدیث شریف سے ان الفاظ لعن الله من ذبح لغیر الله کے یہ معنی کیے ہیں اما الذابح لغیر الله ان یذکر اسم الله یعنی جس کو اللہ کے نام کے سوا کسی نام سے ذبح کیا جائے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے فارسی ترجمہ قرآن میں اس آیت کا یہی معنی کیا ہے وآنچہ آواز کردہ شدہ نام غیر خدا بر ذبح وے۔ یعنی ذبح کے وقت جس پر غیر خدا کا نام ذکر کیا جائے۔ کیا اس تحریف کا الزام یہ حضرات آپ پر بھی عائد کرنے کی جسارت کر سکتے ہیں۔

اس تفصیل سے یہ بات پایہ تکمیل کو پہنچ گئی کہ آیت کا معنی وہی ہے جو علماء و مفسرین نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے جو ابتداء بحث میں نقل ہو چکا ہے۔

بخاری و مسلم کی صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کے مطابق اپنی والدہ کے لیے جو کنواں کھدوایا تھا اس کا نام تھا ہذہ لام سعد یعنی یہ کنواں سعد کی ماں کا ہے۔ اگر کسی غیر اللہ کی طرف نام منسوب ہونے سے کوئی چیز حرام ہو جاتی تو اس کنویں کا پانی بھی ناپاک ہو جاتا تو پینا اس سے وضو یا غسل کرنا اس کے پانی سے حرام یا ممنوع قرار پاتا۔

حضور رحمت عالم ﷺ ہر سال عید پر اپنی طرف سے قربانی دیا کرتے اور ایک اپنی امت کی طرف سے۔ کیا قربانی کی نذر مانتے ہیں کیا اس طرح وہ چیز حرام ہو جاتی ہے یہیں تو اس سے متعلق مختصر عرض ہے کہ

[illegible]

[illegible]

امر کی خوبی میں کچھ شک وشبہ نہیں۔

[illegible]

بہانے (اراقۃ الدم) [illegible] قربت [illegible] تب بھی [illegible]
[illegible] علامہ [illegible] سے جب [illegible]
حق میں پہنچا [illegible] اعلیٰ حضرت شاہ [illegible]
رحمۃ [illegible] اپنے فتاویٰ میں متعدد بار اس مسئلہ کی تحقیق فرمائی اور ایسے جانوروں کی حلت
[illegible] کا فیصلہ [illegible] کے لیے یہی معیار مقرر فرمایا۔ آپ لکھتے ہیں:

فمتى كان اراقة الدم للتقرب الى غير الله حرمت الذبيحة ومتى كان اراقة الدم لله تعالى والتقرب الى الغير بالاكل والانتفاع حلت الذبيحة لان الذبح عبارة عن الاراقة لا عن المذبوح الذى يحصل بعد الذبح من اللحم وعلى هذا قلنا لو اشترى لحما من السوق او ذبح بقرة او شاة لاجل ان يطبخ مرقا و طعاما ليطعم الفقراء و يجعل ثوابها لروح فلان حلت بلا شبهة

(فتاوی عزیزیہ جلد اول صفحہ [illegible])

یعنی [illegible] کا خون [illegible] غیر اللہ [illegible] حرام ہے اور جب اس خون بہانے سے [illegible] اللہ [illegible] حلال [illegible] خون اللہ [illegible] کے لیے بہایا [illegible] ذبح کی [illegible] مقصود ہو [illegible] ذبح کا معنی خون بہانا ہے [illegible] اسی لیے ہم نے [illegible] کسی نے بازار سے گوشت خرید لیا [illegible] بکری ذبح کی تاکہ اسے پکا کر فقیروں کو کھلائے اور اس کا ثواب کسی کی روح کو پہنچائے تو یہ (گوشت کھانے کی چیز) [illegible] حلال ہوگی۔

[illegible]

(نمبر ۳۳)

[illegible]

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

کسی کی طرف نسبت کرنا احادیث کی روشنی میں

حدیث نمبر (۱)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے!

فاتی بکبش فذبحه رسول الله ﷺ بیده وقال بسم الله والله اکبر هذا عنی وعمن لم یضح من امتی.

نبی ﷺ کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو اپنے ہاتھوں سے ذبح فرمایا اور کہا بسم اللہ اللہ اکبر یہ میری طرف سے اور میری امت میں سے اس کی طرف سے جس نے قربانی نہیں کی۔

اخرجہ الترمذی فی الجامع [illegible] و ابو داؤد فی السنن [illegible] و احمد فی مسندہ [illegible] و الحاکم فی المستدرک [illegible] و الدارقطنی [illegible] و [illegible]

اس حدیث مبارکہ میں نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے مینڈھا کی نسبت [illegible] کے فوراً بعد اپنی امت میں سے ہر اس شخص کی طرف کی جس نے قربانی نہیں کی [illegible] جانور کی نسبت غیر اللہ کی طرف ہونے سے وہ حرام ہو جاتا تو شارع ﷺ کبھی بھی ایسا نہ فرماتے۔

حدیث نمبر (۲)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔

نبی ﷺ نے ایک مینڈھا [illegible] فرمایا

اللهم تقبل من محمد وآل محمد [illegible]
ومن امة محمد [illegible]

[illegible] بیہقی فی السنن الکبریٰ [illegible] المستدرک [illegible]
[illegible] (الحکم المسلط [illegible])

اس حدیث [illegible]
امت کی طرف بعد از ذبح نسبت فرمائی۔

حدیث نمبر (۳)

[illegible]
یا رسول اللہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بکری کا بچہ زیادہ دو پکڑا اور اس کو ذبح کیا۔

[illegible] الاوسط [illegible]
الصحیح ۸ ۳۴۴)

اس حدیث [illegible]
[illegible]

[illegible] ﷺ نے [illegible] کی [illegible] سے ان کو منع فرمایا اور [illegible]
[illegible] غیر خدا کی طرف نسبت سے [illegible] حرام ہو جاتا تو صحابی رسول ﷺ کبھی بھی
ایسا نہ کرتے اور آپ ﷺ بھی اس کو کھانے سے منع فرماتے۔

حدیث نمبر (۴)

عن جابر قال خرج رسول الله ﷺ وانا معه فدخل علی امراة من الانصار فذبحت له شاة

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں باہر نکلا تو آپ ﷺ ایک انصاری عورت کے گھر تشریف لے گئے تو اس نے آپ کے لیے بکری ذبح کی۔

(اخرجه الترمذی فی الجامع [illegible] والبغوی فی شرح السنة [illegible] وابن ابی عاصم فی کتاب السنة ۲/ ۲۲۴ برقم (۳۱۵۳))

حدیث نمبر (۵)

عن مجاهد ان عبدالله بن عمرو ذبحت له شاة فی اهله

مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی [illegible] [illegible] نے اپنے گھر میں ایک بکری ذبح کی۔

(اخرجه الترمذی فی الجامع ۲/ ۱۶)

[illegible] عورت نے آپ ﷺ [illegible]
اور راوی نے بھی اس کی نسبت آپ کی طرف ہی کی۔

[illegible] اپنے گھر میں بکری [illegible]
[illegible] بھی ایسے فعل سے [illegible]

حدیث نمبر (۶)

[illegible]

جائے گا۔

[illegible]
اور وقت ذبح اس پر اللہ کا نام ذکر کرے تو وہ جانور حرام نہیں ہوتا اور جو مہمان کے لیے
[illegible] لیے ہے لیکن بوقت ذبح اللہ کا نام ہی لیا
[illegible]

حدیث نمبر (۷)

[illegible]
تھی کہ میں ایک قربانی آپ ﷺ کی
طرف سے کیا کروں لہذا میں ایک [illegible]
[illegible]

(اخرجه ابو داود في السنن ۲: ۲۹ و احمد في مسنده ۱: ۱۵۰ و حاكم في المستدرك ۴: ۲۳۰)

طرف سے کرتا ہوں۔

حديث نمبر (۸)

عن بريدة قال من ضحى عن والديه او عن ابويه مسلمين فله اجره كاملا واجر ميت ويقال لروحه فلان ضحى عنك او تصدق عنك

(اخرجه موفق مدني في مرسله ... في فرر الاسرار ۱: ۱۷۱)

جس نے اپنے فوت شدہ والدین یا ماں باپ کی طرف سے قربانی کی اس کو پورا اجر ملے گا اور میت کو بھی اور اس کی روح کو کہا جاتا ہے کہ فلاں نے تیری طرف سے قربانی یا صدقہ کیا۔

حديث نمبر (۹)

عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان امرأة اتت النبي ﷺ فقالت يا رسول الله ﷺ اني نذرت ان اضرب على راسك بالدف قال اوفي بنذرك قالت اني نذرت ان اذبح بمكان كذا وكذا مكان كان يذبح فيه اهل الجاهلية قال لصنم قالت لا قال لوثن قالت لا

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے نذر مانی ہے کہ آپ ﷺ کے سامنے دف بجاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنی نذر پوری کر۔ عورت نے عرض کیا میں نے نذر مانی ہے کہ فلاں جگہ ذبح کروں ... فرمایا بت کے لئے؟ عرض کیا نہیں ...

قال ابو عیسیٰ ہذا حدیث [illegible] — [illegible] آپ ﷺ نے فرمایا [illegible] [illegible]

اس حدیث میں دوسری نذر [illegible] بشرطیکہ اس جگہ بت [illegible] (یعنی جو اس طرف پتھر [illegible]) نہ ہو تو جائز ہے۔

حدیث نمبر (۱۰)

عن محمد بن سیرین حدثنا سلمان بن عامر الضبی قال سمعت رسول الله ﷺ یقول مع الغلام عقیقته فاهریقوا عنه دما واميطوا عنه الاذى

حضرت سلمان بن عامر ضبی [illegible] فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے [illegible] کا عقیقہ کا ہونا ہے تو اس کی طرف سے عقیقہ کرو اور اس سے تکلیف دور کرو۔

(اخرجہ البخاری [illegible] والحاکم فی المستدرک [illegible] وابو داؤد [illegible] والترمذی [illegible]

[illegible]

دارمی فی السنن [illegible]

حدیث نمبر (۱۱)

عن سمرة [illegible] قال رسول الله ﷺ [illegible] حضرت [illegible] سے روایت

كل غلام رهينة بعقيقته تذبح عنه يوم سابعه ويسمى فيه ويحلق رأسه

[illegible] رسول ﷺ نے فرمایا ہر بچہ اپنے عقیقہ کے ساتھ گروی ہوتا ہے [illegible] اس کی طرف سے اس کو ذبح کیا جائے اور اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر منڈایا جائے۔

(اخرجه الترمذي [illegible] وابو داؤد [illegible] والنسائي [illegible] وابن ماجه [illegible] واحمد في مسنده [illegible] والطبراني في الكبير [illegible] والحاكم في المستدرك [illegible] والطحاوي في شرح مشكل الآثار [illegible] برقم [illegible] وعبد الحق في احكام الشرعية [illegible] وابن قيم في زاد المعاد [illegible] وابن ابي شيبة [illegible] في كنز العمال [illegible] برقم [illegible])

حدیث نمبر (۲)

ان عمران ابن حصين لما احتضر قال اذا انا مت فشدوا على سريري بعمامة فاذا رجعتم فانحروا واطعموا

جب عمران بن حصین کی وفات کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے کہا میری چارپائی پر [illegible] (جنازہ سے) لوٹو تو [illegible]

اخرجه ابن ابي شيبة في [illegible]

حدیث نمبر (۱۳)

عن عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالی عنہ [illegible]
[illegible]
حتی سمنت وصلحت فجاء [illegible]
یوما ففقدها من الغنم فسألها عنها [illegible]
[illegible]
مومنة

[illegible]

گیا تھا اور مجھے پر قابو نہ پا سکا پس رسول اللہ ﷺ پر یہ معاملہ دشوار گزرا اور فرمایا کہ شاید وہ لونڈی ایماندار ہو۔

حدیث نمبر (۱۴)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ان کی توبہ قبول ہوئی [illegible] محمد ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں عرض کیا

یا رسول اللہ ﷺ ان من توبتی ان [illegible] یا رسول اللہ ﷺ میری توبہ [illegible]

انخلع من مالی صدقہ الی اللہ و [illegible] کہ میں اپنے سارے مال سے [illegible]

الی رسولہ ﷺ [illegible] اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے سب صدقہ

[illegible]

أخرجه البخاري في الصحيح كتاب [illegible] برقم [illegible] وكتاب المغازي برقم [illegible] ومسلم في الصحيح برقم [illegible] وأبو داود كتاب الأيمان والنذور برقم [illegible] والنسائي [illegible] برقم [illegible] والترمذي كتاب التفسير برقم [illegible] وأحمد في مسنده [illegible] والبيهقي في السنن الكبرى [illegible] وابن أبي شيبة في المصنف [illegible] برقم [illegible] والبغوي في شرح السنة [illegible] برقم [illegible] والطبراني في المعجم الكبير [illegible] برقم [illegible] وعبد الرزاق في المصنف [illegible] برقم [illegible] وعن أبي [illegible] برقم [illegible] والبيهقي دلائل [illegible] والطبراني في الأوسط [illegible] برقم [illegible] وابن حبان في الصحيح [illegible] برقم [illegible]

حدیث نمبر (۱۵)

[illegible]

میں بھاری بھاری کنگن ہوتے تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اتعطین زکوۃ هذا
کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ عرض کی نہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

ایسرک ان یسورک اللہ بهما یوم القیامۃ سوارین من نار فخلعتهما فالقتهما الی النبی ﷺ فقالت هما للہ ورسولہ

کیا تجھے یہ بات پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے بدلے تجھے آگ کے دو کنگن پہنائے اس نے فوراً وہ اتار کر ڈال دیے اور عرض کرنے لگی کہ یہ دونوں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہیں۔

(اخرجہ ابو داود فی السنن ۱۰۹۲ والنسائی ۲۰۴ وابن حزم فی المحلی ۲۲ والبیہقی فی السنن الکبریٰ ۱۴۰/۴ ومعرفۃ السنن والآثار ۲۹۶/۳)

حدیث نمبر (۱۹)

حضرت ابو لبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توبہ قبول ہوئی تو انہوں نے سید عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔

یا رسول اللہ ان اهجر دار قومی التی اصبت بها الذنب وان انخلع من مالی صدقة للہ ولرسولہ فقال رسول اللہ ﷺ یجزی عنک الثلث

یا رسول اللہ ﷺ میں اپنی قوم کا محلہ جس میں مجھ سے خطا سرزد ہوئی چھوڑتا ہوں اور اپنے مال سے اللہ و رسول کے نام پر تصدق کرتا ہوں۔ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا اے ابو لبابہ تہائی مال کافی ہے انہوں نے ثلث مال اللہ و رسول کے لیے صدقہ

(أخرجه الطبراني في المعجم الكبير [illegible] برقم [illegible] وأحمد في مسنده [illegible] والحاكم في المستدرك [illegible] والبيهقي في السنن الكبرى [illegible] وعبد الرزاق في المصنف [illegible] برقم [illegible] وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني [illegible] برقم [illegible] والبغوي في شرح السنة [illegible] ومالك في الموطأ كتاب النذور والأيمان باب جامع الأيمان)

حدیث ۳ ([illegible])

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال بينما نحن في المسجد خرج النبي ﷺ فقال انطلقوا إلى يهود فخرجنا حتى جئنا بيت المدراس فقال أسلموا تسلموا واعلموا أن الأرض لله ورسوله وإني أريد أن أجليكم من هذه الأرض فمن يجد منكم بماله شيئا فليبعه وإلا فاعلموا أن الأرض لله ورسوله.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں تھے کہ نبی کریم ﷺ مسجد سے باہر تشریف لائے اور ہم سے فرمایا یہودیوں کی طرف چلو پس ہم چل پڑے یہاں تک کہ بیت المدراس پہنچے پس آپ نے یہودیوں سے فرمایا اسلام لے آؤ محفوظ ہو جاؤ گے ورنہ اچھی طرح جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہے اور بے شک میں تمہیں اس جگہ سے نکال دینا چاہتا ہوں پس جس کے پاس مال ہے وہ اسے فروخت کر دے ورنہ معلوم ہو جانا چاہیے کہ بے شک زمین اللہ کی اور اس کے رسول کی ہے

(أخرجه البخاري في الصحيح [illegible] برقم [illegible] ومسلم في الصحيح)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شرح مشكل الآثار [illegible])

[illegible]

[illegible]

ہوتی۔

[illegible] کی نظر میں۔

نمبر(۱) امام نووی

[illegible]

قوله تعالى وما أهل به لغير الله أي رفع الصوت عند ذبحه لغير ذكر الله	[illegible] کے علاوہ آواز بلند کرنا۔

(مسلم مع نووی [illegible])

نمبر(۲) امام نووی فرماتے ہیں

من ذبح لغير الله [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ولا للكعبة ونحو ذلك [illegible]

فكل هذه حرام ولا تحل هذه الذبيحة سواء كان الذابح مسلما او نصرانيا او يهوديا بنص عبارة الشافعي اتفق عليه اصحابنا فلو قصد مع ذلك تعظيم المذبوح له غير الله تعالى والعبادة له كان ذلك كفرا فان كان الذابح مسلما قبل ذلك صار بالذبح مرتدا وذكر الشيخ ابراهيم المروزي من اصحابنا ان ما يذبح عند استقبال السلطان تقربا اليه افتى اهل بخارا بتحريمه لانه مما اهل به لغير الله تعالى قال الرافعي هذا انما يذبحونه استبشارا لقدومه فهو كذبح العقيقة لولادة المولود ومثل هذا لا يوجب التحريم

یعنی عیسیٰ علیہ السلام اور کعبہ وغیرہ کی شکل کے لئے ہیں یہ سب حرام ہے اور یہ ذبیحہ حلال نہیں ہے چاہے ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا نصرانی یا یہودی اس پر امام شافعی نے نص قائم کی ہے اور اس پر ہمارے اکابر نے اتفاق کیا ہے اور اگر اس کے ساتھ قصد عبادت کا کیا تو یہ کفر ہے ذبح کرنے والا اس سے پہلے مسلمان تھا وہ مرتد ہو گیا اور شیخ ابراہیم مروزی نے کہا جو جانور سلطان کی طرف سے قرب حاصل کرنے کے لئے ذبح کیا اہل بخارا نے اس کی حرمت کا فتویٰ دیا اس لئے کہ وہ ما اہل بہ لغیر اللہ ہے۔ رافعی نے کہا کہ اگر ان کو سلطان کے آنے کی خوشخبری کے طور پر تو وہ مثل عقیقہ کے بچے کی ولادت کے وقت ہے یہ حرام نہیں ہے۔

واللہ اعلم.

(مسلم ج نووی ۲ ص ۱۳۸۔۱۳۹)

نمبر (۳) شارح بخاری علامہ بدر الدین عینی فرماتے ہیں

وقال ابن زيد ما ذبح على النصب وما اهل به لغير الله ذكر اسم غير الله من اسماء الاوثان التي كانوا يعبدونها وكذلك المسيح وكل اسم سواه عزوجل

(عمدۃ القاری [illegible])

اور ابن زید نے کہا کہ جو نصب پر ذبح کیا جائے اور جو غیر اللہ کے لیے پکارا جائے دونوں ایک ہی چیز ہیں اور وہ حکم بغیر اللہ کا حکم ہے کہ جو ذبح کرتے وقت بغیر ان بتوں کا نام لے کر ذبح کیا جائے جن کی وہ لوگ عبادت کرتے تھے اور ایسے ہی مسیح کا نام اور جو بھی حق تعالیٰ کے سوا نام لے کر ذبح کیا جائے حرام ہے۔

نمبر (۴)

وما اهل به لغير الله اي ما ذكر اسم غير الله عند ذبحه كما تفعله عبدة الاوثان.

([illegible] شریف)

وہ جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لیا جائے (جیسے) بت پرست ایسا کرتے تھے۔

نمبر (۵) امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں

انما كلفنا بالظاهر لا بالباطن فاذا ذبحه على اسم الله وجب ان يحل ولا سبيل لنا الى الباطن

ہمیں شریعت نے ظاہر پر عمل کرنے کا حکم دیا باطن کی تکلیف نہیں دی جب اس نے اللہ کا نام لے کر ذبح کیا تو جانور کا حلال ہونا واجب ہے کیونکہ باطن کی طرف ہمیں کوئی راہ نہیں۔

نمبر (۲) امام ابن عابدین شامی فرماتے ہیں۔

قال البزازي ومن ظن انه لا يحل لانه ذبح لاكرام ابن آدم فيكون أهل به لغير الله تعالى فقد خالف القرآن والحديث والعقل فانه لا ريب ان القصاب يذبح للربح ولو علم انه بخس لا يذبح فيلزم لهذا ان لا يأكل ما ذبحه القصاب وما ذبح للولائم والاعراس والعقيقة

(رد المحتار على الدر المختار ج ۵ ص ۲۰۹ كوئٹه)

امام بزازی نے کہا کہ جو اس مہمان کے ذبیحہ کو یہ گمان کرے گا کہ یہ اس وجہ سے حلال نہیں کہ بنی آدم کے اکرام کے لیے ذبح کیا گیا ہے پس اھل بہ لغیر اللہ میں داخل ہو گیا تو یہ گمان کرنے والا قرآن، حدیث و عقل کا مخالف ہے کیونکہ اس میں شک نہیں قصاب نفع حاصل کرنے کیلئے جانور ذبح کرتا ہے پس اس گمان کرنے والے پر لازم ہے کہ قصاب کے ذبیحہ کو اور ان ذبیحوں کو جو ولیموں اور شادیوں اور عقیقوں کے لیے کیے جاتے ہیں نہ کھائے۔

نمبر (۳) فتاوی عالمگیری

مسلم ذبح شاة المجوسي لبيت نارهم او الكافر لآلهتهم تؤكل لانه سمى الله تعالى كذا في التاتارخانية ناقلا عن جامع الفتاوى

(فتاوی عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۶)

مسلمان نے آتش پرست کی بکری ان کے آتشکدہ کے لیے یا کسی کافر کی بکری ان کے بتوں کے لیے ذبح کی تو وہ (حلال ہے) کھائی جائے گی کیونکہ مسلمان نے ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا ہے یہ تاتارخانیہ میں جامع الفتاوی سے منقول ہے

نمبر (۸) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

وما اهل به لغير الله اى ذكر اسم غير الله عند ذبحه

یعنی اس کے ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام ذکر کیا۔

(مسوی شرح موطا ۲/۱۶۳)

نمبر (۹) امام ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ۔

النذر لغير الله ان قصد بالنذر التقرب الى غير الله وظن انه يتصرف فى الامور كلها دون الله فنذره حرام باطل وارتداده ثابت وان قصد بالنذر التقرب الى الله و ايصال الثواب للاولياء ويعلم انه لا يتحرك ذرة الا باذن الله ويجعل الاولياء وسائل بينه وبين الله فى حصول مقاصده فلا حرج فيه و ذبيحة حلال طيب فتاوى ابى الليث.

(بحوالہ گیارہویں شریف)

غیر اللہ کی نذر ماننے والے نے اگر اپنی نذر سے غیر اللہ کی طرف تقرب عبادت کا ارادہ کیا اور یہ گمان کیا کہ تمام امور میں یہی متصرف ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ تو اسکی نذر حرام و باطل ہے اور اسکا مرتد ہونا ثابت ہے اور اگر اس نے نذر سے تقرب الی اللہ کا ارادہ کیا اور اولیاء اللہ کو ثواب پہنچانے کی نیت کی اور وہ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر کوئی ذرہ متحرک نہیں ہوتا اور وہ اولیاء اللہ کو اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان وسائل قرار دیتا ہے تاکہ اس کے مقاصد حاصل ہو جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اسکا ذبیحہ حلال وطیب ہے۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

مخالفین کی نظر میں

نمبر (۱۰) محمد شفاق الرحمٰن کاندھلوی دیوبندی اسکی شرح میں لکھتے ہیں۔

قال مالک والغضوف الذبح	امام مالک نے کہا ورفسوق ذبح لانصاب
للانصاب جمع نصب نصبتی	جمع نصب پتھر (بت) جن کو کھڑے کرتے تھے
حجارۃ تنصب وتعبد اللہ اعلم	اور پوجتے تھے واللہ اعلم۔

(کشف المغطا عن وجہ الموطا ۲۱۱ کراچی)

نمبر (۱۱) مولوی وحید الزمان غیر مقلد۔

وما اهل به لغیر الله مخصوص	وما اهل به لغیر الله حیوان کے ساتھ
بالحیوان ثم اختلفوا فقال البعض	مخصوص ہے پھر اس میں اختلاف ہے اور
المراد به ما نودی علیه باسم	بعض حضرات نے کہا اس سے مراد ذبح
غیر الله عند ذبحه فلو ذکر علی	کے وقت غیر اللہ کا نام اس پر پکارنا ہے پس
حیوان اسم غیر الله کما یقال بقرة	اگر حیوان پر غیر اللہ کا نام ذکر کیا جائے جیسے
السید احمد الکبیر او تیس الشیخ	کہتے ہیں کہ سید احمد کبیر کی گائے یا شیخ
صدر الدین او دیک او دجاجة او شاة	صدر الدین کا مینڈھا یا مرغ پھر اللہ کے
ثم ذبح علی اسم الله فهو حلال"	نام پر ذبح کیا جائے پس وہ حلال ہے۔

(ہدیۃ المہدی ۳۹ جمعیت اہل سنت لاہور)

نمبر (۱۲) علامہ محمد عبدالحی لکھنوی

درتفسیر درمنثور میں ہے اخرج ابن المنذر عن ابن عباس وما اهل قال ذبح واخرج ابن ابی حاتم عن مجاهد وما اهل قال ما ذبح لغیر الله

اسی طرح صاحب تفسیر (درمنثور) نے ابن منذر کے حوالے سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے
وما اهل فرمایا ذبح اور ابن ابی حاتم کے حوالے سے مجاہد کا قول نقل کیا کہ وما اہل بہ جو ذبح
کیا جائے غیر اللہ کے لیے۔ آگے لکھتے ہیں۔

جان عزیز شیخ سدو وغیرہ کا کرنا غیر خدا کے واسطے جان دینا کہیں منظور ہوتا
ہے [illegible] مقصود ہوتا ہے [illegible] فاتحہ بزرگان کے
[illegible] اللہ تعالیٰ کے واسطے ہوتا ہے اور مقصود ایصال ثواب ہوا کرتا ہے اور جو
جانور کہ منت چھوڑ دیتے ہیں وہ آیت میں داخل نہیں اور حرمت انکی اس آیت سے
ثابت نہیں [illegible] ہوتا ہے باقی رہی آیت [illegible]
[illegible] تفصیل [illegible] تحلیل تحریم [illegible]
[illegible] بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اور اس کا دودھ کسی کو
نہیں دیتے تھے [illegible] جو بتوں کے نام پر
چھوڑ دیے [illegible] جل شانہ نے
اس حکم [illegible] آیت سے
[illegible] ثابت ہوتا ہے [illegible] مرحبہ ہو چکی
[illegible] بتوں کے نام پر چھوڑے جاتے
ہیں [illegible] وہ اصل میں بغیر اللہ میں داخل
[illegible]
[illegible] اس کا حکم
[illegible] اسوقت

تو بسم اللہ کہہ کے ذبح کرنا اور اس کو کھانا درست ہوگا اور حرمت قطعیہ اور نیست شنیعہ رکھنے والے سے حکم حرمت کا نہ ہوگا۔ (مجموعہ فتاوی ۸۹۔۹۰ فاروقی کتب خانہ)

نمبر (۱۳) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

اگر مالیدہ و شیر برنج بنابر فاتحہ بزرگے بقصد ایصال ثواب بروح ایشاں پختہ بخورانند مضائقہ نیست جائز است (فتاوی عزیزی ۱/ ۳۹ دارالاشاعت اعظم پبلیکیشنز) یعنی اگر مالیدہ اور دودھ کسی بزرگ کی فاتحہ کے لیے اس کی روح کو ثواب پہنچانے کے ارادے سے پکا کر کھلائیں تو کچھ مضائقہ نہیں جائز ہے۔ اسی صفحہ پر شاہ صاحب لکھتے ہیں:

اگر فاتحہ بنام بزرگے دادہ شد پس اغنیاء را ہم خوردن ازاں جائز است۔

(فتاوی عزیزی ۱/ ۳۹)

یعنی اگر کسی بزرگ کے نام پر فاتحہ دی گئی تو مالداروں کو بھی اس میں سے کھانا جائز ہے۔
اور بھی شاہ صاحب آگے چل کر لکھتے ہیں۔

طعامیکہ ثواب آں نیاز حضرت امامین نمایند و بر آں فاتحہ و قل و درود خواندن تبرک میشود خوردن بسیار خوب است

یعنی وہ کھانا جس کا ثواب حسنین کریمین کو پہنچایا جائے اور اس پر فاتحہ قل شریف اور درود شریف پڑھا جائے وہ متبرک ہو جاتا ہے اور اس کا کھانا بہت اچھا ہے۔

(فتاوی عزیزی ۱/ ۷۱)

نمبر (۱۴) شاہ رفیع الدین محدث دہلوی۔

بجائے اینکہ برائے اولیاء اللہ باشد کہ ایک جماعت ہوئے جو دیوبندی ہے۔ حق تعالی حسن نامیدن و ایصال بجائے فاتحہ کی بنا و دائمی (برکات) ہیں

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

ثواب با ینها پسندیده میدارد و ازان جماعة امید مکافات بهتر ازیں متوقع ست که عندالله قرب دارند و مورد عنایت اوبند. و دوم برائے عامه مومنین که استغفار برائے ایشان و تصدق برائے ایشان و لباس و طعام دادن برائے ثواب ایشان نیز در جناب الهی پسندیده است چنانچه در باب تصدق عن المیتة حدیثے وارد شده.

ایصال ثواب کرنا خدا تعالیٰ کو پسند ہے اور اس جماعت اولیاء سے اس سے بہتر بدلے کی امید متوقع ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے قرب خاص کے سزاوار ہیں اور انکی عنایات کے وارد ہونے کا محل ہیں اور دوسرا عام مومنوں کے لیے ہے کہ جنکے لیے استغفار کرنا اور انکے لیے صدقہ دینا اور ثواب پہنچانے کے لیے لباس و طعام خیرات کرنا بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پسندیدہ ہے جیسا باب الصدقہ عن المیت میں ایک حدیث شریف وارد ہوئی ہے۔

(مجموعہ رسائل ۱/۲۷۰ مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ)

نمبر (۱۲) فتاوی دار العلوم دیوبند۔

الجواب! اگر غرض اس کی یہ ہے کہ اس بکری کو اللہ کے نام پر ذبح کر کے صدقہ کروں گا اور ثواب اس کا بروح پر فتوح حضرت پیر صاحب پہنچاوں گا تو وہ حلال ہے اور بعد ذبح کرنے کے اللہ کے نام پر کھانا اس کا فقراء کو درست ہے اور اگر یہ نیت نہیں ہے بلکہ پیر کے نام پر بطور تقرب ذبح کرتا ہے تو جائز نہیں۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند ۱۲/۱۳۰ دار الاشاعت کراچی)

نمبر (۱۶) مولوی خرم علی بلہوری۔

شریعت کے مطابق فاتحہ کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ کھانا پکوا کر محتاجوں اور غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے اور یوں کہا جائے الٰہی یہ کھانا تیری نذر ہے اپنے کرم سے اس کا ثواب میری طرف سے پیغمبر علیہ السلام کی روح کو یا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح کو یا شیخ عبدالقادر جیلانی کی روح کو یا میرے باپ دادا کی روح کو پہنچا۔ کھانے کا ثواب کچھ درود اور الحمد کو پڑھنے پر موقوف نہیں ہے کھانے کا ثواب علیحدہ اور پڑھنے کا ثواب علیحدہ۔ (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان نصیحۃ المسلمین ۲۷۳ کارخانہ تجارت کتب کراچی)

بحمدہ تعالیٰ ہم نے آیات قرآنی اور احادیث نبوی اور اقوال و افعال امت سے حقیقت ایصال ثواب کو واضح کرنے کی کوشش کی جس سے یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی کہ جب کوئی مسلمان اس دار فانی سے دار بقاء کی طرف رخصت ہوتا ہے تو اس کے پسماندگان اس کے لیے اگر دعائے مغفرت کرتے ہیں تو اس کو نفع حاصل ہوتا ہے اور اگر صدقہ و خیرات اس کی طرف سے کرتے ہیں تو وہ بھی اس کے لیے باعث نفع ہوتا ہے اور اسی طرح حج۔ قربانی۔ تلاوت قرآن مجید اس کی طرف ہدیہ کرتے ہیں تو بھی وہ ان سے نفع حاصل کرتا ہے۔

اسی طرح ایصال ثواب کا کئی طرح سے جائز ہونا مستحسن ہونا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہونا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنت ہونا اور اسلاف کا طریقہ مبارکہ ہونا ثابت ہے اور جب یہ کام اصلاً ثابت ہے تو اگر کوئی تیسرے دن دسویں دن یا چالیسویں دن کرے تو بھی جائز ہے کیونکہ شرعاً کوئی پابندی نہیں۔

لہٰذا جن لوگوں کی قسمت میں دعا صدقہ و خیرات، حج، قربانی، تلاوت قرآن

مجید کا ثواب لکھا ہوتا ہے انہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس طرح عطا فرماتا ہے کہ اس کے پسماندگان اس کی طرف سے اعمال حسنہ کر کے اسے ہدیہ کرتے ہیں اور جن لوگوں کو رب تعالیٰ ثواب سے محروم رکھنا چاہتے ہیں ان کے پسماندگان کے دلوں میں یہ بات پختہ طور پر ڈال دی جاتی ہے کہ یہ سب کام ناجائز ہیں پس جو کسی کی قسمت میں ہوتا ہے وہی ملتا ہے۔ لہٰذا میں برادران اسلام کی خدمت میں مودبانہ گذارش کرتا ہوں کہ اگر کوئی دعا نہ کرے صدقہ وخیرات نہ کرے قرآن خوانی کی محافل (قل دسواں چالیسواں وغیرہ (جو قرآن کی تلاوت اور دعائے مغفرت اور میت کے لئے کچھ صدقہ وخیرات کرنے کے لئے منعقد ہوتی ہیں) نہ کرے تو اس سے جھگڑا کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ کسی کو بخشوانے یا اس کے درجات کی بلندی آپکے ذمہ نہیں اور یہی گذارش ان حضرات سے ہے کہ وہ بھی ان اعمال حسنہ کرنے والوں کو حرام کا مرتکب بدعتی یا مشرک کہہ کر اپنی عاقبت خراب نہ کریں۔

اہل اسلام کا کام لوگوں کو دین کی طرف بلانا ہے بھگانا نہیں اگر موجودہ دور میں کسی کے طریقہ اور عمل میں غیر شرعی کام ہو تو اس کو ناجائز قرار دینا چاہیے نہ کہ کسی اچھے عمل کو رد کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اور اس حقیری کاوش کو میرے اور میرے والدین اساتذہ اور معاونین کے لیے ذریعہ نجات اور کفارہ سیئات بنائے آمین ثم آمین۔

بحرمة النبی الامین المکین علیه افضل الصلوة و اکمل
التسلیم آمین یا رب العالمین۔

خادم مناظر اسلام وخاکپائے گلستان چشتیہ بالخصوص آستانہ عالیہ بھیرہ ضلع
سرگودھا۔

قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی غفرلہ۔
بروز جمعرات ۲۹ مارچ ۲۰۰۱ بوقت ۱۵-۴ بجے۔